الشياطين و فساد الجن و ان الملئكة الذين
في الهوى و سكان الله ليصلون لصلوته الخ
وهو متن طويل ساقه صاحب اللآلي وفيه
نكارة شديدة والفاظ يعرف من نظرها انها
موضوعة وقد قال العقيلي انه باطل لا اصل
له ثم فيه الكديمي وهو وضاع وقال ابن الجوزي
لا يصح والمتهم به داؤد بن يحيى الكرماني قال
ابن معين داؤد الذي روى حديث القرآن ليس
بشيء واخرجه الحرث في مسنده من طريق
داؤد المذكور واخرجه ابن ابي الدنيا من
طريقه ايضا وكذلك محمد بن نصر في كتاب
الصلوة كلهم عن عبادة بن الصامت مرفوعا
واخرجه العقيلي والبزار في مسنده عن معاذ
مرفوعا **حديث** من قرأ ثلث القرآن
اعطي ثلث النبوة ومن قرأ ثلثيه اعطي ثلثي
النبوة ومن قرأ القرآن فكانما اعطي النبوة كلها الخ
في اسناده بشر بن نمير قال يحيى بن سعيد
كذاب يضع وتعقبه في اللآلي بان بشرا من
رجال ابن ماجة وبانه قد اخرجه ابن الانباري
والبيهقي وهذا التعقب لا طائل تحته فانه اذا
صح ما قاله يحيى بن سعيد لم يفد كونه من
رجال ابن ماجة ولا اخراج من اخرجه من
طريقه ثم ذكر له شواهد منها عن ابن عمر
مرفوعا عند الخطيب بنحوه وفي اسناده قاسم
بن ابراهيم الملطي يروي الاباطيل قال الخطيب

شیطان اور مفسد جن بہاگتے ہین اور ہوا کے فرشتے اور گہرون
کے رہنے والے اوسکی نماز کے واسطے رحمت بہیجتے ہین الخ یہ بڑا لمبا
متن ہے صاحب لآلی نے اسکو ذکر کیا ہے اور اسمین ایسی سخت نکارت
اور الفاظ ہین جو شخص انکی طرف نظر کرے جان لیتا ہی کہ یہ موضوع
ہے اور کہا عقیلی نے یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین - پہر اوس
مین کدیمی ہے اور وہ وضاع ہے اور کہا ابن جوزی نے یہ صحیح نہین ہے
اور متہم ساتہہ اسکے داؤد بن یحیے الکرمانی ہی اور ابن معین نے داؤد
جسنے یہ حدیث بیان کی ہے وہ کچھ شے نہین ہے اور حاکم نے
اسکو مسند مین طریق داؤد مذکور سے روایت کیا ہی اور ابن
ابی الدنیا نے بھی اسکے طریق سے روایت کی ہی اور ایسا
محمد بن نصر نے کتاب الصلوة مین سب نے عبادہ بن صامت سے مرفوعا
روایت کی ہے اور عقیلی اور بزار نے مسند مین معاذ
سے مرفوعا روایت کی ہے **حدیث** جو شخص تہائی
قرآن کی پڑہے تہائی نبوت کی دیا جاتا ہے اور جو شخص
دو تہائی اوسکی پڑہے دو تہائی نبوت سے دیا جاتا ہی اور
جو شخص تمام قرآن پڑہے گویا وہ پوری نبوة دیا گیا الخ اسکی
اسناد مین بشر بن نمیر ہے کہا یحیے بن سعید نے کذاب وضاع ہے
اور لآلی مین اسکا تعقب کیا ہے کہ بشر راویان ابن ماجہ سے
ہے - اور بھی اسکو انباری اور بیہقی نے روایت کی ہے اور
اس تعقب مین کچھ فائدہ نہین ہے اسلیے کہ جب قول یحیے
بن سعید کا صحیح ہو چکا تو اوسکو راوی ابن ماجہ کا ہونا کچھ فائدہ
نہین دیتا اور نہ کسی اور شخص کا روایت کرنا جسنے اس حدیث
کو اس طریق سے روایت کیا ہو پہر اوسے اسکے لیے شواہد ذکر کیے
ہین بعض اونمین سے ابن عمر سے مرفوعا خطیب مین اسکی مثل ہے
اور اسکی اسناد مین قاسم ابن ابراہیم الملطی ہے جہوٹی حدیثین روایت کرتا ہی کہا خطیب نے

روی عن لوین عن مالک عجائب من الاباطیل
وقد رواه سعید بن منصور فی سننه عن الحسن
مرسلا ورواه الطبرانی عن ابن عمر مرفوعا من
طریق اخر **حدیث** حملة القرآن
عرفاء اهل الجنة رواه الخطیب عن علی مرفوعا
وفی اسناده قائد المدنی قیل متروک و
تعقبه فی اللآلی بانه قد اخرج حدیثه اهل
السنن وان الذهبی قال فی المیزان وثقه ابن
معین وقد اخرجه الضیا فی المختارة عن انس
مرفوعا وصححه ورواه ابو نعیم عن ابی هریرة
وابی سعید مرفوعا **حدیث** من حفظ
القرآن نظرا خفف عن ابویه العذاب وان
کانا کافرین رواه ابن حبان عن ابن عمر مرفوعا
وقال موضوع وفی اسناده محمد بن المهاجر یضع
علی الثقات وقد قال فی المیزان انه وضاع
وکذبه غیره **حدیث** من علمه الله
القرآن ثم شکی الفقر کتب الله عزوجل الفقر
والقاه بین عینیه الی یوم القیمة رواه
العقیلی عن ابن عباس مرفوعا وهو موضوع و
فی اسناده داؤد بن المحبر وسلام وجویبر
متروکون **حدیث** من قرا القرآن
فله مائتا دینار فان لم یعطها فی الدنیا
اعطیها فی الاخرة رواه ابن عدی عن علی
مرفوعا وفی اسناده جویبر وعمرو بن جمیع کذابان
وتعقبه صاحب اللآلی وسبقه الی ذلک

لوین سے اونسنے مالک سے عجائب باطیل روایت کیے ہین اور
اسکو سعید بن منصور نے سنن مین حسن سے مرسلا روایت کی ہی اور
طبرانی نے ابن عمر سے مرفوعا دوسرے طریق سے روایت کی ہے
حدیث قرآن کے اٹھانیوالے عریف اہل جنت کی ہونگے
اسکو خطیب نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد
مین قائد المدنی ہی کہا گیا ہی وہ متروک ہی اور لآلی مین اسکا
اسطرح تعقب کیا ہی کہ اسکی حدیث کو اہل سنن نے روایت
کیا ہی اور ذہبی نے میزان مین کہا ہے کہ ابن معین نے اسکی
توثیق کی ہے اور ضیا نے اسکو مختارہ مین انس سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور تصحیح بھی کی ہی اور ابو نعیم نے ابی ہریرہ سے اور ابی سعید
سے مرفوعا روایت کی ہے **حدیث** جو شخص دیکھہ کر قرآن
یاد کرے اوسکے ماں باپ سے عذاب کی تخفیف کیجاتی ہی اگرچہ وہ دونون
کافر ہون اسکو ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے
اور کہا موضوع ہے اور اسکی اسناد مین محمد بن مہاجر ہے جو ثقون کے
ذمہ حدیثین بنا کر لگاتا ہے اور کہا میزان مین یہ وضاع ہی اور غیر نے
بھی اسکی تکذیب کی ہی **حدیث** جسکو اللہ تعالی قرآن سکھلائے
پھر فقر کا شکوہ کرے اللہ تعالی اوسکو فقیر لکھتا ہی اور قیامت کے
دن تک اوسکو خواری مین رکھتا ہے اسکو عقیلی نے ابن عباس سے
مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے اور اسکی اسناد
مین داؤد بن المحبر اور سلام اور جویبر ہین سب متروک
ہین **حدیث** جو شخص قرآن پڑھے اوس کے
واسطے دوسو دینار ہے اگر وہ دنیا مین نہ دیا جائے
تو آخرت مین دیا جائیگا اسکو ابن عدی نے علی سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور اسکی اسناد مین جویبر اور عمرو بن جمیع کذاب ہین
اور صاحب لآلی نے اسکا تعقب کیا ہی اور ابن حجر لسان مین

ابن حجر فی اللسان بانہ قد وثق عمرو بن جمیع
ابو داؤد وذکرہ ابن حبان فی الثقات وھذا
التعقب باطل فھذا موضوع لا یشک فیہ صغار
المبتدی فی ھذا الفن وتوثیق احد الرجلین
لا یستلزم توثیق الآخر **حدیث** انہ قال
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم لمن قرأ فی اذن
مصروع (افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم
الینا لا ترجعون) والذی بعثنی بالحق نبیا
لو قرأھا موقن علی جبل لزال رواہ العقیلی
عن ابن مسعود مرفوعا وھو موضوع اوردہ
فی ترجمۃ سلام بن رزین قاضی انطاکیۃ و
قد قال احمد انہ موضوع وانہ حدیث الکذابین
وتعقبہ صاحب اللآلی بانہ اخرجہ ابو یعلی باسناد
رجالہ رجال الصحیح سوی ابن لھیعۃ وحنش
الصنعانی وحدیثھما حسن واخرجہ ابو نعیم فی
الحلیۃ **حدیث** ابی اللہ ان یصح الا فی
کتابہ قال فی المقاصد لا اعرفہ **حدیث**
من تعلم القرآن وحفظہ ادخلہ اللہ الجنۃ
وشفعہ فی عشرۃ من اھل بیتہ کل قد وجب
النار قال الخطیب لیس بثابت **حدیث**
لیس لاحد حق بالحدۃ من حامل القرآن فی
جوفہ قال فی الذیل فیہ من یکذب **حدیث**
الحدۃ تعتری حملۃ القرآن فی اجوافھم قال فی
الذیل آفتہ من وھب بن وھب ابی البختری
حدیث اکرموا القرآن ولا تکتبوہ علی

اور سے سبقت ہو گیا ہے کہ عمرو بن جمیع کی ابو داؤد نے توثیق کی
ہے اور ابن حبان نے اسکو ثقون مین ذکر کیا ہے اور یہ تعقب
باطل ہے یہ موضوع ہے اسکے موضوع ہونے مین جو اس فن مین
مبتدی ہو وہ بھی شک نہین کرتا اور دونون سے ایک کی توثیق
کرنی دوسرے کی توثیق کو لازم نہین پکڑتی **حدیث** رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مرگی والے کے کان مین
یہ آیت پڑھے (کیا تمنے گمان کیا ہے کہ ہمنے تمکو عبث پیدا کیا ہے اور
تم ہماری طرف نہ لوٹو گے) قسم ہے مجھے اوس ذات کی جسنے مجھے سچا
نبی کرکے بھیجا ہے اگر اوسکو یقین کرنیوالا پہاڑ پر پڑھے البتہ
وہ بھی دور ہو جاوے اسکو عقیلی نے ابن مسعود سے مرفوعا روایت کیا اور یہ
موضوع ہے اوسکو ترجمہ سلام بن رزین قاضی انطاکیہ مین لایا ہے اور
کہا احمد نے یہ موضوع ہے اور یہ حدیث کذابون کی ہے اور صاحب لآلی
نے اسکا تعقب اسطرح کیا ہے کہ اسکو ابو یعلی نے ساتھ اسناد کے ایسے
راویون کے جسکے راوی صحیح کی ہین سوا ابن لہیعہ اور حنش الصنعانی کے روایت کیا ہے
اور حدیث ان دونون کی حسن ہے اور ابو نعیم اسکو حلیہ مین لایا ہے **حدیث**
اللہ تعالی نے سوائی اپنی کتاب کے صحیح کرنے سے انکار کیا ہے
کہا مقاصد مین مین اسکو نہین پہچانتا **حدیث** جو شخص
قرآن سیکھے اور اوسکو یاد کرے اوسکو اللہ تعالی جنت مین داخل کرتا
ہے اور شفاعت اوسکی دس اہل بیت کے لیے جو ہر ایک آگ کے لائق
ہو قبول کرتا ہے کہا خطیب نے یہ ثابت نہین ہے **حدیث**
کوئی شخص پیٹ مین قرآن اٹھانیوالے سے زیادہ تیزی کے لائق
نہین کہا ذیل مین اسمین کذاب ہے **حدیث** تیزی پیٹ
مین قرآن جمع کرنیوالون پر چڑھتی ہے کہا ذیل مین آفت
اس کی وہب بن وہب ابی البختری ہے **حدیث**
قرآن کی تعظیم کرو۔ اور + + + + + +

بحر و لا مدح الخ قال فی الذیل فی اسنادہ وضاع +
حدیث لا یحرق قاری القرآن قال فی الذیل
فی اسنادہ کذاب لو یخلق مثلہ فی الکذابین +
حدیث اذا ختم احدکم فلیقل اللہم آنس
وحشتی فی قبری فی اسنادہ وضاع **حدیث**
اذا ختم القرآن العبد صلی علیہ ستون الف ملک
فی اسنادہ کذاب و وضاع **حدیث** انہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال یا ابن عباس اذا قرأت
القرآن فرتلہ ترتیلا و بینہ تبیینا الخ فی اسنادہ
اربعۃ کذابون **حدیث** انہ قال لمن مدمن
ادم النظر فی المصحف فی اسنادہ من لا یحتج بہ
حدیث فضل حملۃ القرآن علی الذی
لم یحملہ کفضل الخالق علی المخلوق و قال ابن حجر
ہو کذب **حدیث** حملۃ القرآن اولیاء
اللہ فمن عاداہم فقد عادی اللہ ومن والاہم
فقد والی اللہ قال ابن حجر خبر منکر **حدیث**
من قرأ فی لیلۃ بالم تنزیل الکتاب و یٰس و اقتربت
الساعۃ و تبارک الذی بیدہ الملک کن لہ نورا
وحرزا من الشیطان فی اسنادہ کذاب **قول**
علی رضی اللہ عنہ لعبد الرحمن السلمی الما
قرأ علیہ القرآن فاخذ خمس آیات فقال
حسبک ہکذا انزل القرآن خمسا خمسا ومن
حفظہ ہکذا لم ینسہ الخ قال فی المیزان موضوع
حدیث من قرأ سورۃ
الواقعۃ کل لیلۃ لم تصبہ

اسکو تہیر اور اینٹھو نپر نہ لکھو الخ کہا ذیل مین اسکی اسناد مین وضاع
ہے **حدیث** قرآن پڑہنے والا نہین جلتا کہا ذیل اسکی اسناد
مین کذاب ہی اسکی مثل کذابون مین کوئی پیدا نہین ہوا **حدیث**
جب کوئی (قرآن) ختم کرے تو چاہیئے کہ کہے اے اللہ میری قبر مین میری
وحشت دور کر۔ اسکی اسناد مین وضاع ہے **حدیث** جب
آدمی قرآن ختم کرتا ہے اوسپر ساٹھ ہزار فرشتے رحمت بہیجتے ہین
اسکی اسناد مین کذاب اور وضاع ہی **حدیث** رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن عباس جب تو قرآن پڑہے اوسکو ترتیل سے
پڑہ یعنے (ٹہیر ٹہیر کر) اور اچہی طرح سے اسکو بیان کر الخ اسکی
اسناد مین چار کذاب ہین **حدیث** آنحضرت نے بیمار آنکہہ
والی کو فرمایا قرآن مین ہمیشہ نظر رکہہ اسکی اسناد مین وہ شخص ہے
جو حجت پکڑنے کی لائق نہین **حدیث** فضیلت قرآن اوٹھانیوالون
کی نہ اٹھانے والونپر مثل فضیلت خالق کی ہی مخلوق پر کہا ابن حجر
نے یہ کذب ہے **حدیث** قرآن اوٹھانیوالے اللہ کے دوست ہین جسنے
اونسے دشمنی کی اوسنے اللہ تعالے سے دشمنی کی اور جسنے اونسے دوستی
کی اوسنے اللہ تعالے سے دوستی کی کہا ابن حجر نے یہ خبر منکر ہے **حدیث**
جو شخص ایک رات مین الم تنزیل الکتاب اور یٰس اور اقتربت الساعۃ
اور تبارک الذی بیدہ الملک پڑہے یہ اوسکے لیے نور اور پناہ
شیطان سے ہوتی ہین۔ اسکی اسناد مین کذاب ہے۔ **قول** علی
رضی اللہ تعالے عنہ نے عبد الرحمان السلمی کو جب اوسنے اوسپر قرآن
پڑہا کہا اور پانچ آیتین پکڑین تبہی اسطرح کافی ہین پانچ پانچ کرکے
قرآن نازل ہوا ہے اور جو اسطرح یاد کرے وہ نہ بہولے
گا الخ کہا میزان مین موضوع ہے **حدیث**
جو شخص سورت واقعہ ہر رات مین
پڑہے + + + + + + + + + + +

فاقة ابدا ومن قرأ في كل ليلة لا اقسم بيوم
القيمة لقي الله بيوم القيمة ووجهه في صورة
القمر ليلة البدر وفي اسناده كذاب حديث
من قرأ سورة الواقعة وتعلمها لم يكتب من
الغافلين ولم يفتقر هو واهل بيته ومن قرأ
والفجر وليال عشر في ليال عشر غفر له في اسناده
عبد القدوس بن حبيب وهو متروك حديث
من قرأ سورة الكهف ليلة الجمعة اعطي نورا من
حيث قرأها الى مكة وغفر الى الجمعة الاخرى وفضل
ثلاثة ايام الخ وهو حديث طويل موضوع حديث
من قرأ اية الكرسي وكتب بزعفران على راحة
كفه اليسرى بيده اليمنى سبع مرات ويلحسها بلسانه
لم ينسا ابدا في اسناده وضاع حديث من قرأ
اية الكرسي لم يتول قبض نفسه الا الله تعالى
قال تقي الدين السبكي منكر ويشبه ان يكون
موضوعا حديث من قرأ اية الكرسي على اثر وضوئه
اعطاه الله ثواب اربعين عاما ورفع له اربعين درجة
وزوجه اربعين حوراء في اسناده مقاتل بن سليمان
كذاب حديث اقرؤا يس فان فيها عشر بركات
الخ في اسناده كذاب حديث اني فرضت على
امتي قراءة يس كل ليلة فمن داوم على قراءتها
كل ليلة ثم مات مات شهيدا في اسناده متهم قال
في الذيل حديث من قرأ شهد الله انه لا
اله الا هو الى قوله ان الدين عند الله الاسلام
عند منامه خلق الله منه سبعين الف ملك

اوسکو ہمیشہ فاقہ نہین پہونچتا اور جو شخص لا اقسم بیوم
القیمۃ ہر رات مین پڑہے اللہ تعالے کو قیامت کو دن
ایسی حالت مین ملیگا کہ منہ اوسکا چودہوین رات کو چاند
کی صورت پر (چمکتا) ہوگا۔ اسکی اسناد مین کذاب ہی حدیث
جو شخص سورت واقعہ پڑہے اور اوسکو سیکہے غافلون مین نہین لکہا
جاتا اور وہ اور اہل بیت اسکے محتاج نہین ہوتے اور جو شخص والفجر
ولیال عشر دس راتون مین پڑہے وہ بخشا جاتا ہے اسکی اسناد مین
عبد القدوس بن حبیب ہے اور وہ متروک ہی حدیث جو شخص
سورت کہف جمعرات مین پڑہا ہے جسجگہ اوسنے پڑہا ہے اوسجگہ سے
لیکر مکہ تک اوسکو نور دیا جاتا ہے اور (اوسکے گناہ) دوسرے
جمعہ تک بخشے جاتے ہین اور تین دن کا زیادہ ثواب ملتا ہی الخ اور یہ حدیث
لمبی ہے موضوع ہی حدیث جو شخص آیۃ الکرسی پڑہے اور داہنے ہاتھہ سے
بائین ہاتھہ کی ہتہیلی پر سات مرتبہ زعفران سے لکہے اور زبان سے اوسکو چاٹے
تو وہ کبھی نہ بہولیگا اسکی اسناد مین وضاع ہی حدیث جو شخص آیۃ الکرسی
پڑہے تو اوسکے نفس کا سوائے اللہ کے کوئی والی نہین ہوتا کہا تقی الدین
السبکی نے منکر ہی اور ممکن ہے کہ یہ موضوع ہو حدیث جو شخص وضو
کے بعد آیۃ الکرسی پڑہے اوسکو اللہ تعالی چالیس برس کا ثواب دیتا ہے
اور چالیس درجے اوسکے لیے بلند کرتا ہے اور چالیس حورین اوسکو
نکاح کر دیتا ہی اسکی اسناد مین مقاتل بن سلیمان کذاب ہے حدیث
یس پڑہو اسلیے کہ اسمین دس برکتین ہین الخ اسکی اسناد مین کذاب ہے
حدیث مینے اپنی امت مین ہر رات یس کا پڑہنا فرض کر دیا ہے پس جو شخص
ہر رات مین اسکے پڑہنے پر ہمیشگی کریگا پھر مرا تو شہید مریگا کہا ذیل
مین اسکی اسناد مین متہم ہے حدیث جو شخص سونے کے وقت
شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو تا ان الدین عند اللہ الاسلام
تک پڑہے اللہ تعالے اوس سے ستر ہزار فرشتے پیدا کرتا ہے

یستغفرون له الی یوم القیمة فی اسناده وضاع
حدیث انه صلی الله تعالی علیه واله و
سلم قال لمن شکی وجع ضرسه اقرأ علیه القرآن
وکل علیه التمر قال ابن حجر موضوع حدیث
انه صلی الله تعالی علیه واله وسلم قال لابن مسعود
لما قرأ علیه القرآن فبلغ الی قوله لو انزلنا هذا
القرآن علی جبل لرأیته خاشعا متصدعا من خشیة
الله وتلك الامثال ضع یدك علی رأسك فانها
شفاء من کل داء الا السام والسام الموت قال
الذهبی هو باطل ورواه الدیلمی باسنادین بلفظ
یا علی اذا صدع رأسك فضع یدك علیه و
اقرأ آخر سورة الحشر ولم یعرف کیف حال رجالهما
حدیث ان لکل شیء نسبا ونسبی قل هو الله احد
فی اسناده وضاع حدیث الفاتحة لما قرأت له
رواه البیهقی قال فی المقاصد واصله فی الصحیح حدیث
من قال القرآن مخلوق فقد کفر روی عن جابر
مرفوعا وفی اسناده محمد بن عبد عام السمرقندی
وضاع ورواه ابن عدی عن ابی هریرة مرفوعا
القرآن کلام الله لا خالق ولا مخلوق من قال غیر
ذلك فهو کافر وهو موضوع ورواه الخطیب بنحوه
عن ابن مسعود مرفوعا وفی اسناده مجاهیل وقال
فی المیزان موضوع وقد اورده صاحب اللآلی فی ذیل
کتابه وذکر له شواهد ثم اطال فی غیر طائل
فالحدیث موضوع تجاری علی وضعه من لا یستحی
من الله عز وجل عند حدوث القول فی هذه

قیامت کے دن تک اوسکے لیے بخشش مانگتے رہتے ہین اسکی اسناد
مین وضاع ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
فرمایا جسنے آپ کی طرف دانتون کے درد کا شکوہ کیا اوسپر قرآن
پڑھ کر (دم کر) اور پھر اوسپر کہجورین کہا۔ کہا ابن حجر نے موضوع
ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود کو فرمایا جب
اونسے آپکے روبرو قرآن پڑھا اور اس آیت پر پہونچا (اگر ہم اس قرآن
کو پہاڑ پر اتارتے البتہ تو اوسکو دیکھتا خوف کرنیوالا عاجزی کرنیوالا
اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور یہ مثال) اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ اسلیے کہ اسمین
ہر درد سے شفا ہے مگر سام سے اور سام کے معنے موت کے ہین کہا ذہبی
نے یہ باطل ہے اور دیلمی نے دو اسنادوں سے ساتھ ان الفاظ کے روایت
کی ہے اے علی جب تیرا سر درد کرے اپنا ہاتھ اوسپر رکھ اور آخر سورت
حشر کا پڑھ اسکے راویون کے حال کی کیفیت معلوم نہین ہوئی
حدیث ہر شئے کی نسب ہے اور میری نسب قل ہو اللہ احد ہے
اسکی اسناد مین وضاع ہے حدیث فاتحہ کافی ہے اوسکیلیے
جسکے واسطے پڑھی جائے اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے کہا مقاصد مین
اصل اسکا صحیح مین ہے حدیث جسنے کہا قرآن مخلوق ہے وہ کافر
ہوا یہ جابر سے مرفوعا مروی ہے اور اسکی اسناد مین محمد بن عبد بن عام السمرقندی
وضاع ہے اور ابن عدی نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کی ہے قرآن
اللہ تعالیٰ کی کلام ہے نہ خالق ہے نہ مخلوق جسنے ماسوا اس کے
کچھ اور کہا وہ کافر ہے یہ موضوع ہے اور خطیب نے مثل اسکی ابن مسعود سے
مرفوعا روایت کی ہے اور اسکی اسنادون مین مجہول ہین اور کہا میزان مین
موضوع ہے اور صاحب لآلی اسکو ابتدا کتاب مین لایا ہے اور اوسنے
اسکے واسطے شواہد ذکر کیے ہین اور بے فائدہ اوسنے کلام لمبی کی
ہے پس حدیث موضوع ہے مامون کے زمانہ مین اس مسئلہ کی
حدوث کے وقت اسکے بنانے پر اوس شخص نے دلیری کی ہے جو اللہ بزرگ اور غالب

المسئله فی ایام المامون فصار بذلك على الناس
محنة كبيرة وفتنة عمياء صماء والكلام فی مثل
هذا بدعة ومنكر لم يرد به فی الكتاب العزيز
ولا فی السنة حرف واحد ولا صح عن السلف
فی ذلك شیء **حديث** ان كلام الله حول
العرش بالفارسية وان الله تعالى اذا اوحى امرا فيه
لين اوحاه بالفارسية واذا اوحى امرا فيه شدة
اوحاه بالعربية رواه ابن عدی عن ابی امامة
مرفوعا وهو موضوع وقد رواه ابن عدی عن
ابی امامة مرفوعا قال ابن حبان هذا الحديث
باطل لا اصل له انتهی وكل ما ورد فی هذا المعنى
فهو موضوع وقد تعسف من زعم غير هذا
حديث ان النبی صلى الله تعالى عليه وآله وسلم
قال فی قوله لا تدركه الابصار لو ان الانس والجن
والشياطين والملئكة منذ خلقوا الى يوم القيمة
صفوا صفا واحدا ما احاطوا بالله ابدا رواه
ابن عدی عن ابی سعيد مرفوعا وهو موضوع قال
فی اللآلی اخرجه ابن ابی حاتم وابو الشيخ وابن مردويه
فی تفاسيرهم **فائدة** قال احمد بن حنبل ثلاثة
كتب ليس لها اصل المغازی والملاحم والتفسير
قال الخطيب هذا محمول على كتب مخصوصة فی هذه
المعانی الثلاثة غير معتمد عليها لعدم عدالة
ناقليها وزيادة القصاص فيها فاما كتب التفسير
فمن اشهرها كتابان للكلبی ومقاتل بن سليمن
قال احمد فی تفسير الكلبی من اوله الى آخره كذب

اور بسبب اسکے آدمیون پر بڑی محنت اور اندھا بہرا فتنہ پڑ گیا
اور ایسی باتون مین کلام کرنی بدعت اور منکر ہے قرآن مجید
اور سنت مین کوئی حرف اسطرح کی کلام کا وارد نہین ہوا اور
نہ سلف سے اسمین کوئی شے صحیح ہوئی ہے **حدیث**
عرش کے گرد اللہ تعالے کی کلام فارسی زبان مین ہوتی
ہے اور جب اللہ تعالے کسی امر مین جسمین نرمی ہو وحی کرنا
چاہتا ہے تو فارسی زبان مین وحی کرتا ہے اور جب ایسے امر مین
وحی کرتا ہے جسمین شدت ہو تو عربی زبان مین وحی کرتا ہے
اسکو ابن عدی نے ابی امامہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے
کہا ابن حبان نے یہ حدیث باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین انتہی اور جو حدیث
اس معنی مین وارد ہوئی ہے وہ موضوع ہے اور جسنے ماسوی اسکے کہا اوسنے
تعسف کیا **حدیث** نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت
کی تفسیر مین فرمایا ہے (اسکو آنکھیں نہین معلوم کر سکتیں) کہ
اگر آدمی اور جن اور شیطان اور فرشتے اپنی ابتدا پیدایش
سے لیکر قیامت کے دن تک ایک صف بناوین تو اللہ تعالے کو ہمیشہ
نہ گھیر سکین گے ۔ اسکو ابن عدی نے ابی سعید سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور یہ موضوع ہے کہا لآلی مین اسکو ابن ابی حاتم اور
ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیرون مین روایت کیا ہے
فائدہ کہا احمد بن حنبل نے تین قسم کی کتابون کا کچھ
اصل نہین مغازی اور ملاحم اور تفسیر کہا خطیب نے یہ (کہنا) انکا
کتب مخصوصہ پر محمول ہے جو ان تینوں علموں مین بسبب عدم
عدالت ناقلین کے اور بسبب زیادہ ہونے قصون کے
معتبر نہین ہین لیکن کتب تفسیر سے پس مشہور تر انمین سے
دو کتابین ہین کلبی اور مقاتل بن سلیمان کی کہا
احمد نے تفسیر کلبی کی اول سے آخر تک کذب ہے

متن

لا يحل النظر فيه وقد حمل هذا على الاكثر لا
على الكل ومن هذا تفاسير المبتدعة المشهورين
بالدعاء الى بدعتهم فانه لا يحل النظر في تفاسيرهم
لانهم يدسون فيها بدعتهم فتنفق على كثير من الناس
ذكر معنى ذلك السيوطي قال واما تفسير الصوفية
فليس بتفسير كتفسير السلمي المسمى بحقائق التفسير
فان اعتقد ان ذلك تفسير فقد كفر واقول لا
شك ان كثيرا من كلام الصوفية على الكتاب
العزيز هو بالتحريف اشبه منه بالتفسير بل غالب
ذلك من جنس تفاسير الباطنية وتحريفاتهم ومن
جملة التفاسير التي لا يوثق بها تفسير ابن عباس فانه
مروي من طريق الكذابين كالكلبي والسدي ومقاتل
ذكر معنى ذلك السيوطي وقد سبقه الى معناه ابن
تيمية ومن كان من المفسرين تنفق عليه الاحاديث
الموضوعة كالثعلبي والواحدي والزمخشري فلا
يحل الوثوق بما يرويه عن السلف من التفسير لانه
اذا لم يتهم الكذب على رسول الله صلى الله تعالى عليه
واله وسلم لم يتهم الكذب على غيره وهكذا ما
تذكره الرافضية في تفاسيرهم من الاكاذيب كما
تذكرونه في تفسير انما وليكم الله ورسوله وفي
تفسير قوله ولكل قوم هاد وقوله وتعيها اذن
واعية انها في علي فان ذلك موضوع بلا
خلاف وهكذا ما تذكرونه في تصدق علي رضي الله
عنه بخاتمه وفي تفسيرهم مرج البحرين بعلي و
فاطمة واللؤلؤ والمرجان الحسنان وكذا قوله

ترجمہ

اسمین نظر کرنی حلال نہین یہ بات اکثر پر محمول ہی کل پر نہین
اور اسی قسم کی ہین تفسیرین بدعتیون کی جو اپنی بدعت کی
طرف بلانے مین مشہور ہین اونکی تفسیرون مین نظر کرنی حلال
نہین اسلیے کہ وہ اونمین اپنی بدعتین پوشیدہ رکھتے ہین پھر وہ
بدعتین بہت لوگون مین مروّج ہو جاتی ہین اسکے معنے سیوطی نے
ذکر کیے ہین کہا اونے لیکن تفسیر صوفیون کی وہ تفسیر نہین مثل
تفسیر سلمی کی جو مسمے بحقائق التفسیر ہے جسنے اوسکے تفسیر ہونیکا
اعتقاد کیا وہ کافر ہے مین کہتا ہون اسمین شک نہین کہ
بہت کلام صوفیون کی قران مجید پر تفسیر سے تحریف کو ساتھ زیادہ
مشابہت رکھتی ہی بلکہ اکثر وہ باطنی تفاسیر کی جنس سے اور اونکی تحریفات
ہین اور اون تفسیرون سے ہی جنکا اعتبار نہین تفسیر ابن عباس کی ہی
اسلیے کہ یہ طریق کذابون سے مروی ہی مثل کلبی اور سدی اور مقاتل
کی معنے اسکے سیوطی نے ذکر کیے ہین اور اسکے معنی کیطرف ابن تیمیہ
اس سے سبقت لے گیا ہی اور وہ شخص مفسرون سے جسپر احادیث موضوع
رواج پائی ہین مثل ثعلبی اور واحدی اور زمخشری کی اسکی تفسیر کا
جو سلف سے روایت کرتا ہے کچھ اعتبار نہین ہے اسلیے کہ جب وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کذب نہین سمجھتا تو غیر پر بطریق اولے
کذب سمجھیگا۔ اور اسیطرح سے جو رافضی اپنی کتابون مین کذب
بیان کرتے ہین جیسا کہ وہ ان آیتون کی تفسیر مین ذکر کرتے ہین
(انما ولیکم اللہ ورسولہ) اور (ولکل قوم ہاد) اور (تعیہا اذن
واعیہ) یہ سب آیتین علی کے حق مین نازل ہوئی ہین اسلیے
کہ یہ بلا خلاف موضوع ہے اور اسیطرح وہ جو علی کی انگوٹھی کے
صدقہ کرنیکی بابت ذکر کرتے ہین اور اونکی تفسیرون
مین سے مرج البحرین سے مراد علی اور فاطمہ ہین اور اللؤلؤ و
المرجان سے حسنین مراد ہین اور اسیطرح یہ آیت

وکل شئی احصینه فی امام مبین فی علی وکذا
ماذکره بعض المفسرین ان المراد بالصابرین رسول
الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم والصدقین ابوبکر
والقانتین عمر والمنفقین عثمان والمستغفرین علی
وان محمد رسول الله والذین معه ابوبکر اشداء
علی الکفار عمر رحماء بینهم عثمان تریهم رکعا سجدا
علی وامثال هذه الاکاذیب **حدیث**
من فسر القرآن برایه فاصاب کتبت علیه خطیئة
لو قسمت بین العباد لوسعتهم وان اخطأ فلیتبوأ
مقعده فی النار قال فی الذیل فی سناده ابوعصمة
مشهور بالوضع **حدیث** من فسر القرآن
برایه وهو علی وضوء فلیعد وضوءه قال فی الذیل
فی سناده من یروی الموضوعات **حدیث**
ان المراد بقوله یوم تبیض وجوه وهم اهل السنة و
المراد بقوله ویوم تسود وجوه هم اهل الاهواء و
البدع قال فی الذیل هو موضوع **حدیث**
ما من زرع علی الارض ولا ثمر علی الاشجار الا
علیها مکتوب بسم الله الرحمن الرحیم هذا
رزق فلان بن فلان وذلك قوله تعالی وما
تسقط من ورقة الا یعلمها الآیة قال فی المیزان
هو باطل **حدیث** تفسیر حم عسق بان
الحاء حرب علی ومعاویة والمیم ولایة المروانیة و
العین ولایة العباسیة والسین ولایة السفیانیة
والقاف قدرة المهدی ولکن اما قیل فی تفسیره
ان العین عذاب والسین السنة الجماعة والقاف

وکل شئے احصیناہ فی امام مبین علی کے حق مین نازل ہوئی
ہے اور ایسا ہی ہے جو بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے مراد بالصابرین
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور الصادقین سے ابوبکر اور
القانتین سے عمر اور المنفقین سے عثمان اور المستغفرین سے علی اور
محمد رسول اللہ ہین اور الذین معہ سے مراد ابوبکر ہے اشداء علی
الکفار سے عمر اور رحماء بینہم سے عثمان تریہم رکعا سجدا سے علی
اور امثال ان اکاذیب کے **حدیث** جو شخص اپنے فکر سے
قرآن کی تفسیر کرے اور صواب کو بھی پہونچا تو بھی اوسپر اتنا گناہ
لکھا جاتا ہے کہ اگر وہ درمیان بندون کے تقسیم کیا جاوے البتہ اونکو
شامل ہو جاے اور اگر خطا کرے تو اپنی جگہہ آگ مین ڈھونڈھ رکھے ذیل
مین اسکی اسناد مین ابوعصمہ مشہور بالوضع ہے **حدیث** جو شخص
قرآن کی تفسیر اپنی راے سے کرے حالانکہ وہ وضو سے ہو تو چاہیئے کہ وضو کا
اعادہ کرے۔ کہا ذیل مین اسکی اسناد مین وہ شخص ہے جو موضوعات روایت
کرتا ہے **حدیث** مراد اس آیت سے (جسدن سفید ہونگے منہ) اہل سنت
اور مراد اس آیت سے (جسدن سیاہ ہونگے منہ) اہل اہوا اور بدعتی ہین
کہا ذیل مین یہ موضوع ہے **حدیث** جو کھیتی زمین پر
ہے اور جو میوہ زمین پر ہے اوسپر یہ لکھا ہوا ہے بسم اللہ الرحمن
الرحیم یہ رزق فلان بن فلان کا ہے اور یہ اسواسطے
کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کوئی پتا نہین گرتا مگر اللہ اوسکو
جانتا ہے الخ۔ کہا میزان مین یہ باطل ہے **حدیث**
تفسیر حم عسق کی اس طرح سے کہ مراد حا سے جنگ علی اور
معاویہ کا ہے اور میم سے ولایت مروانیہ کی اور عین سے
ولایت عباسیہ اور سین سے ولایت سفیانیہ اور قاف سے قدرت مہدی
مراد ہے اور اسیطرح جو اوسکی تفسیر مین کہا گیا ہے کہ عین سے
مراد عذاب ہے اور سین سے اہل السنۃ والجماعۃ اور قاف سے

قوم يقذفون اخر الزمان كله باطل موضوع
لا يصح وكذلك تفسير كثير من الحروف الواردة
على هذه الصفة فانه لم يثبت بنقل صحيح +
حديث تفسير قوله تعالى واذا لقوا
الذين امنوا قالوا امنا نزلت في عبد الله بن
ابى بن سلول واصحابه حين خرجوا ذات يوم
فاستقبلهم نفر من الصحابة فقال ابن ابى انظروا
كيف ارد هولاء السفهاء عنكم واخذ بيد الصديق
وقال مرحبا بالصديق سيد بنى تميم واخذ
بيد عمر ثم اخذ بيد على الخ قال ابن حجر اثار الوضع
عليه لائحة واسناده مسلسل بالكذابين **حديث**
تفسير تاتون فى ناديكم المنكر بالضراط فى اسناده
روح بن عطيف قيل لا يحل كتب حديثه وقيل
لم يتهم بوضع وقد اخرجه البخارى فى تاريخه
ابن جرير وابن المنذر والنسائى وابن ابى حاتم
وابن مردوية فى تفاسيرهم من طريقه عن
عائشة موقوفا **حديث** تفسير قوله تعالى وفرش
مرفوعة بان غلظ كل فرش منها ما بين
السماء والارض قيل فى اسناده وضاع وقيل
قد ثبت بهذا اللفظ من حديث ابى سعيد وحسنه
الترمذى وسياتى بعض الاحاديث الواردة فى
التفسير فى الخاتمة المذكورة فى اخر هذا
الكتاب المشتملة على احاديث متفرقة لا يختص
بباب معين **باب** فضائل النبى صلى الله
عليه وآله وسلم **حديث** انا خاتم النبيين

وہ قوم مراد ہے جو آخر زمانہ مین قرآن کو ڈالین گے سب باطل
موضوع ہین صحیح نہین اور ایسا ہی تفسیر بہت حرفون کی جو اس
صفت پر وارد ہوئی ہے اسلیے کہ نقل صحیح سے (یہ تفسیر) ثابت
نہین ہوئی **حدیث** تفسیر اس آیت کی جب ملاقات مومنون
سے کرتے ہین کہتے ہین ہم ایمان لائے ہین عبد اللہ بن ابی بن
سلول اور اوسکے اصحاب کے حق مین نازل ہوئی ہے جب وہ نکلے
اور اونکو ایک گروہ اصحاب کا ملا کہا ابن ابی نے دیکھو مین
کسطرح ان بیوقوفون کو تمسے رد کرون اور اوسنے ہاتھ ابو بکر
صدیق کا پکڑا اور کہا مرحبا صدیق کو جو سردار بنی تمیم کا ہے اور ہاتھ
عمر کا پکڑا پھر اوسنے ہاتھ علی کا پکڑا الخ کہا ابن حجر نے وضع کی
علامتین اسپر چمکتی ہین اور اسناد اسکی کذابون سے مسلسل ہے
حدیث تفسیر اس آیت کی وہ تاتون فی نادیکم المنکر گوز سے کرنی
اسکی اسناد مین روح بن عطیف ہے کہا گیا ہی اسکی حدیث لکھنی
حلال نہین اور کہا گیا ہی یہ وضع سے متہم نہین اسلیے کہ اسکو بخاری نے
تاریخ مین اور ابن جریر اور ابن المنذر اور نسائی اور ابن ابی حاتم
اور ابن مردویہ اپنی تفسیرون مین اسکے طریق سے عائشہ سے موقوفا
روایت لائے ہین **حدیث** تفسیر اس آیت کی اور فرش بلند
رکھی گئے ہین) اسطرح سے کہ ہر فرش اسقدر موٹا کہا گیا ہی (جس قدر
مسافت) درمیان آسمان اور زمین کے ہی کہا گیا ہے اسکی اسناد مین وضاع
ہے اور کہا گیا ہی یہ حدیث ان لفظون سے ابی سعید سے ثابت ہوئی ہے
اور اسکو ترمذی نے حسن کہا ہے اور بعض احادیث جو تفسیر مین وارد
ہوئی ہین خاتمہ مین جو آخر اس کتاب مین مذکور اور احادیث
متفرقہ پر شامل ہے آئین گی وہ خاتمہ کسی باب معین سے مختص
نہین ہے **باب** فضائل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان
مین — **حدیث** مین خاتم نبیون کا ہون +

باب فضائل النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

لا نبی بعدی الا ان یشاء الله رواه الجوزقانی
عن انس مرفوعا والاستثنا موضوع وضعه احد
الزنادقة **حدیث** انه قیل للنبی صلی الله
علیه واله وسلم این کنت و ادم فی الجنة قال
فی صلبه واهبط الی الارض وانا فی صلبه و رکبت
السفینة فی صلب ابی نوح وقذف بی فی النار
فی صلب ابی ابراهیم لم یتفق لی ابوان قط علی
سفاح لم یزل ینقلنی من الاصلاب الطاهرة
الی الارحام النقیة مهذبا لا تتشعب شعبتان
الا کنت فی خیرهما فاخذ الله لی بالنبوة وفی التورٰیة
بشرنی وفی الانجیل شهر اسمی یشرق الارض لوجهی
والسماء لرؤیتی رقی فی سمائه وشق لی اسما من
اسمائه فذو العرش محمود وانا محمد وفی ذلك
یقول حسان بن ثابت رضی الله تعالی عنه
من قبلها طبت فی الظلال وفی * مستودع حیث
یخصف الورق * ثم هبطت البلاد لا بشر
انت ولا مضغة ولا علق * الابیات قال فحشت
الانصار فمه ونانیر هو موضوع وضعه بعض
القصاص قال فی اللآلی والابیات للعباس بلا
خلاف **حدیث** ان کل نسب و سبب ینقطع
یوم القیمة الا سببی ونسبی فجاء رجل ما نسبك
فقال العرب قال فما سببك قال الموالی یحل
لهم ما یحل لی ویحرم علیهم ما یحرم علی ان الله تعالی
اوحی الی ان لا اخرج فی سریة الا ومعی رجل من
العرب فان لم یکن فمن الموالی فان لم یکن

میرے بعد کوئی نبی نہین مگر اگر اللہ تعالی چاہے۔ اسکو جوزقانی نے
انس سے مرفوعاً کہا ہے اور استثنا موضوع ہے کسی زندیق نے
بنایا ہے **حدیث** نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپ
کہان تھے جب آدم علیہ السلام جنت مین تھے فرمایا اونکی پیٹھ
مین اور جب وہ زمین کیطرف نازل ہوگے مین اونکی پیٹھ مین تھا
اور کشتی مین اپنے باپ نوح علیہ السلام کی پشت مین سوار ہوا اور
اور باپ ابراہیم علیہ السلام کی پشت مین آگ مین گرایا گیا ہون
اور میرے مان باپ کا کبھی زنا پر اتفاق نہین ہوا ہمیشہ مجھے اللہ تعالی
پاک پیٹھون اور رحمون پاک کیطرف آراستگی سے نقل کرتا رہا
جسجگہ سے دو شاخین (نسب) کی ہوئی ہین مین ان دونون مین بہتر مین
ہوا ہون تاکہ اللہ تعالی نے مجھے نبوۃ دی اور تورات مین میری بشارت
دی اور انجیل مین میرا نام مشہور کیا بسبب چمکنے زمین کے میرے منہ سے
اور آسمان بسبب میرے دیکھنے کے اپنی بلندی مین بلند ہوا اور
(اللہ تعالی) نے میرا نام اپنے نام سے مشتق کیا پس صاحب عرش کا محمود ہے
اور مین محمد ہون اور اسی باب مین حسان بن ثابت کہا ہے
پہلے اس سے تو نے پیٹھون اور مستودع مین (مراد اس سے رحم ہے)
خوشی کی ہے جسجگہ پتون سے پردہ کیا گیا تھا یعنے بہشت مین
اوسجگہ آدم اور حوا علیہما السلام نے پتون سے پردہ کیا) پھر تو زمین
پر اترا اسحالت مین کہ نہ تو آدمی تھا اور نہ مضغہ اور نہ علق کہا
راوی نے انصار نے اسکے منہ کو دنانیر سے پر کردیا یہ موضوع ہے بعض
قصہ خوانون نے بنایا ہے کہا لآلی مین یہ بیت بلا خلاف عباس کے ہین
حدیث ہر نسب اور سبب قیامت کے دن قطع ہوگا۔ مگر میرا سبب اور
میرا نسب ایک آدمی آیا اور کہا آپکی نسب کیا ہے فرمایا عرب پوچھا
سبب آپکا کون ہے فرمایا میرے غلام حلال ہے میرے لیے جو اونکے لیے حلال
ہے اور حرام ہے اونکے لیے جو میرے لیے حرام ہے اللہ تعالی نے میری طرف وحی کی

فالناس قيام لا خير فيهم يا سلمان ليس لك
ان تنكح نساءهم ولا تأمرهم انما انتم الوزراء وهم
الائمة ولو ان الله علم شجرة خيرا من شجرتي
لاخرجني منها وهي شجرة العرب في اسناده خارجة
ابن مصعب قد تفرد به وليس بثقة قال في اللآلي
روى له الترمذي وابن ماجة وقال ابن عدي هو
ممن يكتب حديثه انتهى واقول في هذا المتن نكارة
لا يخفى على من له ممارسة لكلامه صلى الله تعالى
عليه وآله وسلم **حديث** هبط جبريل علي
فقال ان الله يقرئك السلام ويقول اني حرمت
النار على صلب انزلك وبطن حملك وحجر كفلك
اما الصلب فعبد الله واما البطن فامنة بنت
وهب واما الحجر فعبد يعني عبد المطلب وفاطمة
بنت اسد في اسناده مجاهيل وهو موضوع
حديث ذهبت لقبر امي فسالت الله ان يحييها
فاحياها فامنت بي وردها الله تعالى رواه الخطيب
عن عائشة مرفوعا ورواه ابن شاهين عنها
قال ابن ناصر هو موضوع في اسناده محمد بن زياد
النقاش ليس بثقة واحمد بن يحيى الحضرمي و
محمد بن يحيى الزهري مجهولان قال ابن حجر في
اللسان اما محمد بن يحيى فليس بمجهول بل معروف
وقال في الميزان في ترجمة احمد بن يحيى الحضرمي
وروى عن حرملة التجيبي وعنه ابن يونس
واما النقاش فقال الذهبي صار شيخ المقربين
في عصره على ضعف فيه وقد اطال في اللآلي

تو کہتی رہیں (یعنے جنگ نہ کریں) انہیں برکت نہیں اے
سلمان تجھے لائق نہیں کہ انکی عورتیں نکاح کریں اور نہ انپر حکم
کریں اسلیے کہ تم وزیر ہو اور وہ امام ہیں اگر اللہ تعالے کوئی درخت
میرے درخت سے بہتر جانتا اور وہ درخت عرب کا ہی تو مجھے اس سے پیدا کرتا
اسکی اسناد میں خارجہ بن مصعب ہے اور وہ اس سے متفرد ہوا ہی اور ثقہ نہیں
کہا لآلی میں اس سے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہی اور کہا ابن
عدی نے یہ ان شخصوں سے ہی جنکی حدیث لکھی جاتی ہی انتہے میں
کہتا ہوں اس متن میں نکارت ہی جو شخص کلام رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے ممارست کہتا ہی اسپر پوشیدہ نہیں ہے **حدیث**
جبرائیل میرے پاس آئی اور کہا اللہ تعالے آپکو سلام دیتا ہی اور فرماتا
ہی میں نے آگ اس پشت پر حرام کر دی ہے جسمیں تجھے نازل کیا ہی اور اس
پیٹ پر جسنے تجھے اٹھایا ہے اور اس بغل پر جو تیری خامن ہوئی ہے
لیکن پشت وہ عبد اللہ ہی اور بطن وہ آمنہ بیٹی وہب کی ہی اور
بغل وہ عبد المطلب اور فاطمہ بیٹی اسد کی ہی اسکی اسناد میں مجہول
ہیں اور یہ موضوع ہے **حدیث** میں اپنی ماں کی قبر کے پاس گیا میں نے
اللہ تعالے سے اوسکو زندہ کرنے کا سوال کیا اوسکو اللہ تعالے نے زندہ
کیا پہر میرے ساتھ ایمان لائی پہر اسکو اللہ تعالے نے (اوسی کان) میں
رد کر دیا اسکو خطیب نے عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی اور ابن شاہین
نے بھی اوس سے روایت کیا ہی کہا ابن ناصر نے یہ موضوع ہے اسکی اسناد میں
محمد بن زیاد النقاش ہے وہ ثقہ نہیں اور احمد بن یحیی الحضرمی اور محمد بن
یحیی الزہری وہ دونو مجہول ہیں کہا ابن حجر نے لسان میں لیکن محمد بن یحیی
وہ مجہول نہیں ہے بلکہ معروف ہی اور کہا میزان میں ترجمہ احمد بن یحیی
الحضرمی میں کہ اوسنے حرملۃ التجیبی یعنے ابن یونس سے روایت کی ہے
لیکن نقاش۔ کہا ذہبی نے باوجود ضعف کے اپنے زمانہ
میں شیخ مقربین کا ہو گیا تہا اور لآلی میں + +

الكلام على هذا الحديث وقال الصواب انه ضعيف [?]
لا بالوضع قال وقد الفت في ذلك جزءاً انتهى
وفي بعض الفاظ هذا الحديث ان النبي صلى
الله تعالى عليه وآله وسلم سال ربه ان يحيي ابويه
فاحياهما فامنا به ثم اماتهما وقد اخرج احمد من
حديث ابي رزين العقيلي قال قلت يا رسول الله
اين امي قال امك في النار قال فاين من مضى من
اهلك قال اما ترضى ان يكون امك مع امي
حديث شفعت في هؤلاء النفر في امي و
عمي ابي طالب واخي من الرضاعة يعني ابن السعدية
رواه الخطيب عن ابن عباس مرفوعا وقال باطل
حديث انه قصده صلى الله عليه وآله وسلم اربعون
رجلا من اليهود ونازعوه في المفاضلة بينه وبين
موسى واحتجوا عليه واحتج عليهم هو حديث موضوع
وقد ساقه في اللآلي بطوله **حديث** انه هبط
جبرئيل فقال يا محمد ان الله يقرأ عليك السلام و
يقول حبيبي اني كسوت حسن يوسف من نور
الكرسي وكسوت حسن وجهك من نور عرشي
وما خلقت خلقا احسن منك يا محمد رواه
الخطيب عن جابر مرفوعا وهو موضوع **حديث**
انه وفد الى النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم
اعرابي فقال ان تكن نبيا فما معي فاخبره بان
معه فرخي حمام وامهما فوقهما رواه الخطيب عن
زيد بن ارقم مرفوعا وقال هذا الحديث منكر
جدا عجيب الاسناد لم اكتبه الا من هذا الوجه

اس حدیث پر بہت لمبی کلام ہی اور کہا صواب یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے
موضوع نہیں کہا اوسنے مینے اسمین ایک جزو لکھی ہی انتہی
اس حدیث کی بعض الفاظ مین یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ
تعالے سے سوال کیا کہ میرے ماں باپ کو زندہ کر اللہ تعالے نے اونکو زندہ
کیا پس میرے ساتھ دونون ایمان لائے پھر اللہ تعالے نے اون دونونکو
فوت کر دیا اور احمد نے ابی رزین عقیلی سے روایت کی ہے کہا اوسنے
کہا اے رسول اللہ میری ماں کہاں ہے فرمایا ماں تیری آگ مین ہے کہا
اوسنے پھر کے اہل جو گذر گئے ہین وہ کہاں مین فرمایا کیا تو راضی نہین ہوتا
کہ تیری ماں میری ماں کے ساتھ ہو **حدیث** مینے ان نفرون کی بابت
شفاعت کی ہے اپنی ماں کی بابت اور چچا ابی طالب کی بابت و بھائی
رضاعی کی بابت یعنی ابن سعدیہ کی اسکو خطیب نے ابن عباس سے مرفوعاً
روایت کیا ہے اور کہا باطل ہے **حدیث** چالیس آدمی یہودی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت اور موسی علیہ السلام کے
درمیان فضیلت کا جھگڑا کیا انہون نے دلائل گذارے اور آنحضرت
نے بھی گذارے یہ حدیث موضوع ہے اور لآلی مین بطول مذکور ہے **حدیث**
جبرائیل اترے کہا اے محمد اللہ تعالے آپ کو سلام دیتا ہے اور کہتا ہے
میرے حبیب مینے یوسف کا نور کرسی کے نور سے جدا کیا تھا اور تیرے منہ
کا نور عرش کے نور سے جدا کیا ہے اور اے محمد تجھسے بہتر پیدا مینے
کوئی پیدا نہین کی اسکو خطیب نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور
موضوع ہے **حدیث** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایک اعرابی آیا اور کہا اگر تو نبی ہے تو (خبر دے) کہ میرے پاس
کیا ہے اوسکو آنحضرت نے خبر دی کہ تیرے پاس کبوتر کے
دو بچے ہین اور ماں اون دونون کی اوپر اون دونون کے ہے
اسکو خطیب نے زید بن ارقم سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور
کہا یہ حدیث بہت عجیب الاسناد ہے مینے اسکو نہین لکھا مگر اس وجہ سے

وما ابعد ان یکون من وضع محمد بن الفرحان
بن رورنة الدوری **حدیث** انه صلی الله
علیه واله وسلم اعطی رجلا عرق ذراعیه
وجعله فی قارورة حتی امتلات فکان
یتطیب به فیشم اهل المدینة منه ریحا
طیبة وسموه بیت المطیبین رواه الخطیب عن
ابی هریرة مرفوعا وهو موضوع **حدیث**
انه کان لرسول الله صلی الله علیه وسلم سیف
کان یسمی ذا الفقار وکانت له قوس یسمی
ذا السداد وکانت له کنانة تسمی ذا الجمع الخ
رواه ابن حبان عن ابن عباس مرفوعا قیل هو
موضوع وفی اسناده متروکون **حدیث**
لما فتح الله علی نبیه خیبر اصابه من سهمه
اربعة ازواج نعال واربعة ازواج خفاف و
عشرة اواق ذهب وفضة وحمار اسود فقال
للحمار ما اسمك فقال یزید بن شهاب الخ رواه ابن
حبان وهو موضوع **حدیث** ان جبریل اتی
النبی صلی الله تعالی علیه واله وسلم بقطف فقال
ان الله یقرئك السلام وبعثنی الیك بهذا
القطف لتاکله رواه ابن حبان عن ابن عباس
مرفوعا وقال لا اصل له ورواه الدارقطنی عن
انس مرفوعا قال فی المیزان هذا خبر منکر
حدیث انه لما نزل اذا جاء نصر الله و
الفتح قال محمد یا جبریل نفسی قد نعیت قال
جبریل الاخرة خیر لك من الاولی ولسوف

اور بعید نہین کہ بناوٹ محمد بن فرحان بن ورنہ الدوری
کی ہو **حدیث** نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اپنی دونون
بازؤن کا پسینہ دیا اوسنے ایک قارورہ مین رکھدیا تاکہ وہ پر ہوگیا
وہ اوس سے خوشبو لگاتا تھا۔ اور اہل مدینہ اوس سے خوشبو پاک لگاتے
تھے اور اوسکا نام خوشبوؤن کا گھر رکھتے تھے اسکو ابی ہریرہ نے
روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے **حدیث** رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک تلوار تھی آپ نے نام اوس کا
ذو الفقار رکھا تھا۔ اور آپ کی ایک کمان تھی نام اوسکا
ذو السداد تھا اور آپ کا ترکش تھا نام اوسکا ذوالجمع تھا
الخ اسکو ابن حبان نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہی
کہا گیا ہے یہ موضوع ہے۔ اور اسکی اسناد مین متروک
ہین **حدیث** جب اللہ تعالی نے اپنے نبی پر خیبر فتح کر دیا
آپکو اوسکے حصہ سے چار جوڑے جوتیون کے اور چار جوڑے موزون
اور دس اوقیہ سونے اور چاندی کے اور حمار سیاہ پہونچا۔
فرمایا حمار کو تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا یزید بن شہاب الخ اسکو
ابن حبان نے روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے **حدیث**
جبرائیل علیہ السلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس انگور لائے
اور کہا اللہ تعالے آپ کو سلام کہتا ہے اور مجھے یہ انگور دیکر
آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ اسکو کھائین۔ اسکو ابن حبان نے ابن عباس
سے مرفوعا روایت کیا ہی۔ اور کہا اس کا کچھ اصل نہین
اور اسکو دار قطنی نے انس رضہ سے مرفوعا روایت کیا ہے
کہا میزان مین یہ خبر منکر ہے **حدیث** جب یہ سورت
نازل ہوئی (جب آئی گی مدد اللہ کی اور فتح) کہا محمد صلے
اللہ علیہ وسلم نے ای جبرائیل میرا نفس روتا ہی کہا جبرائیل
نے آخرت آپ کے لیے بہتر ہے دنیا سے اور شتابی

یعطیک ربک فترضی فامر رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ والہ وسلم بلالا ان ینادی
بالصلوۃ جامعۃ فاجتمع المہاجرون والانصار
الی مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم
الخ رواہ ابو نعیم عن ابن عباس مرفوعا مطولا
نحو ثلاث ورق وھو موضوع افتہ من عبد
المنعم بن ادریس بن سنان **حدیث**
من صلی علیک فی الیوم واللیلۃ مائۃ مرۃ
وصلیت علیہ الفی صلاۃ ویقضی لہ الف
حاجۃ ایسرھا ان نعتقہ من النار رواہ
الخطیب عن ابن مسعود مرفوعا وقال باطل و
قال فی المیزان موضوع المتن والاسناد **حدیث**
من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی
نائیا وکل اللہ بہا ملکا یبلغنی وکفی امر دنیاہ
واخرتہ وکنت لہ شہیدا او شفیعا رواہ الخطیب
عن ابی ھریرۃ مرفوعا قال العقیلی لا اصل لہ
وقد اخرجہ البیہقی فی الشعب من الطریق الاول
وفی اسنادہ کذاب وقد اخرج لہ البیہقی شواھد
من **حدیث** ابن مسعود مرفوعا ان للہ ملئکۃ
سیاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام
ومن **حدیث** ابن عباس مرفوعا لیس احد من امۃ
محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم یصلی علیہ
صلوۃ الا وھی تبلغہ یقول الملک فلان یصلی
علیک واخرج ابو داود والبیہقی عن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

تجھے بہت سا دیگا اور تو راضی ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بلال کو اذان کہنے کا حکم دیا کہ نماز جامع ہے پس
مہاجر اور انصار مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع
ہوئے الخ اسکو ابو نعیم نے ابن عباس سے مرفوعا مطولا قریب تین
ورقوں کے روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے آفت اسکی
ابو المنعم بن ادریس بن سنان ہی **حدیث** جو شخص تجھپر دن
رات میں سو مرتبہ درود بھیجے میں اوسپر دو ہزار مرتبہ رحمت بھیجتا
ہوں اور ہزار حاجت اوسکی پوری کرتا ہوں آسان اون سے
یہ ہی کہ ہم اوسکو آگ سے آزاد کرینگے اسکو خطیب نے ابن مسعود سے
مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا باطل ہے اور کہا میزان میں
اسکا متن اور اسناد دونو موضوع ہیں **حدیث** جو شخص مجھپر
درود میری قبر کے پاس بھیجے میں اوسکو سنتا ہوں اور
جو شخص دور سے مجھپر درود بھیجے اللہ تعالی اوسکے ساتھہ
ایک فرشتہ موکل کرتا ہے وہ مجھکو پہونچاتا ہے اور دنیا
اور آخرت کے کام سے اوسکو کافی ہوتا ہے اور میں اوسکا
گواہ اور شفیع ہونگا اسکو خطیب نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے
کہا عقیلی نے اسکا کچھہ اصل نہیں اور بیہقی نے شعب میں پہلے طریق
سے روایت کی ہے اور اسکی اسناد میں کذاب ہے اور بیہقی نے اسکیلیے
شواہد ابن مسعود سے مرفوعا روایت کیے ہیں اللہ تعالی کے (چند)
فرشتے زمین میں سیر کرنیوالے ہیں مجھکو میری امت سے سلام
پہونچاتے ہیں اور ابن عباس سے مرفوعا مروی ہے نہیں کوئی
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اوسپر درود بھیجے مگر وہ درود
اوسکو نفع دیتا ہے فرشتہ کہتا ہے فلان تجھپر درود بھیجتا اور
ابو داؤد اور بیہقی نے ابی ہریرہ سے روایت
کی ہے کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ما من احد یسلم علی الا رد الله الی روحی حتی
ارد علیه السلام وقد ذکر له صاحب اللآلی
شواهد کثیرة **حدیث** ما من نبی
یموت فیقیم فی قبره الا اربعین صباحا حتی
ترد الیه روحه رواه ابن حبان عن انس مرفوعا
وقال باطل و ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات
وقال فی اللآلی هذا الحدیث اخرجه الطبرانی
وابو نعیم فی الحلیة وله شواهد یرتقی بها
الی درجة الحسن ورواه البیهقی ایضا فی کتاب
حیوة الانبیاء واخرجه عبد الرزاق فی مصنفه
عن سعید بن المسیب من قوله وقال ابن
حجر قد افرد البیهقی جزءا فی حیوة الانبیاء واورد
فیه عدة احادیث تؤید هذا فیراجع منه
حدیث لولاك لما خلقت الافلاك قال
الصغانی موضوع **حدیث** کنت اول النبیین فی
الخلق واخرهم فی البعث له شاهد صححه
الحاکم بلفظ کنت نبیا وادم بین الروح والجسد
وقال الصغانی هو موضوع وکذا قال ابن تیمیة
حدیث انا من الله والمؤمنون منی والخیر فی
وفی امتی الی یوم القیمة قال ابن حجر لا اعرفه
حدیث ما مات النبی صلی الله تعالی علیه وسلم
حتی قرأ وکتب قال الطبرانی منکر معارض للکتاب
العزیز **حدیث** اسمی فی القران محمد وفی
الانجیل احمد وفی التورية احید لان احید
امتی فاحبوا العرب بکل قلوبکم فی اسناده وضاع

جو شخص تم مین سے مجھپر سلام بھیجتا ہی اللہ تعالی اوسوقت
میریطرف میرا روح رد کرتا ہے تا کہ مین اوسپر سلام رد کر یا ہون
اور اسکے لیے صاحب لآلی نے بہت شواہد ذکر کیے ہین **حدیث**
جو نبی مرتا ہی اور اپنی قبر مین چالیس صبح گذارے اللہ تعالی اوسکا
روح اوسپر رد کرتا ہے اسکو ابن حبان نے انس سے مرفوعا روایت
کیا ہی اور کہا باطل ہے اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین ذکر کیا
ہے اور کہا لآلی مین اس حدیث کو طبرانی اور ابو نعیم نے حلیہ مین
روایت کیا ہی اور اسکے لیے شواہد ہین جو درجہ حسن کو اسکو پہونچاتی
ہین اور بیہقی نے بھی اسکو کتاب الحیوة مین روایت کیا ہی اور
عبد الرزاق نے مصنف مین سعید بن مسیب سے اسکا قول نقل
کیا ہی - اور کہا ابن حجر نے بیہقی نے ایک جزو حیوة الانبیا
مین لکھی ہے اور اوسمین کئی حدیثین لایا ہے جو اسکی تایید
کرتی ہین انکی طرف رجوع کر **حدیث** اگر تو اے محمد
نہوتا تو مین آسمانون کو نہ پیدا کرتا کہا صغانی نے موضوع
ہے **حدیث** مین سب نبیون سے پیدایش مین پہلے ہون اور
پھر اہو نمین سب سے پیچھے ہ اسکے لیے شاہد ہے اسکی حاکم نے ان الفاظ
سے تصحیح کی ہی مین نبی تھا حالانکہ آدم روح اور جسم مین تھا
اور کہا صغانی نے یہ موضوع ہے اور ایسا ہی ابن تیمیہ نے
کہا ہی **حدیث** مین اللہ سے ہون اور مومن مجھسے ہین اور بھلائی
مجھہ مین اور میری امت مین قیامت تک ہی کہا ابن حجر نے مین اسکو
نہین جانتا **حدیث** کوئی نبی نہین فوت ہوا تا کہ اوسنے پڑھا
اور لکھا کہا طبرانی نے منکر ہے قرآن مجید کی معارض ہے
حدیث میرا نام قرآن مین محمد ہے اور انجیل مین احمد اور
توریت مین احید اسلیے کہ مین امت کو اکیلا کرنیوالا ہون پس
عرب کو پورے دلون سے دوست رکھو اسکی اسناد مین وضاع ہے

حدیث تعبد رسول الله صلی الله
تعالی علیه وسلم قبل موته بشهرین و اعتزل النساء
حتی صار کالشن البالی فی اسناده متروک
حدیث المعرفة راس مالی والعقل دینی و
الحب اساسی والشوق مرکبی وذکر الله انیسی والثقة
کنزی والحزن رفیقی والعلم سلاحی والصبر ردائی
والرضا غنیمتی والفقر فخری والزهد حرفتی
والیقین قوتی والصدقة شفیعی والطاعة
حسبی والجهاد خلقی وقرة عینی الصلوة ذکره
القاضی عیاض واثار الوضع علیه لائحة حدیث
ادبنی ربی فاحسن تادیبی لا یعرف له اسناد
ثابت حدیث انا افصح من نطق بالضاد لا
اصل له ومعناه صحیح حدیث لعن الله
الداخل فینا بغیر نسب والخارج منا بغیر سبب لا
اعرف له اسنادا وقد بیض له ابن حجر حدیث
لا اعلم خلف جداری هذا قال ابن حجر لا اصل له
حدیث ان سبابة النبی صلی الله تعالی
علیه واله وسلم کانت اطول من الوسطی لم
یصح حدیث ولدت فی زمن الملک العادل
لا اصل له حدیث لا تجعلونی کقدح
الراکب قال الصغانی موضوع حدیث
اذا سمیتم الولد محمدا فعظموه ووقروه و
بجلوه ولا تذلوه ولا تحقروه ولا تجبهوه تعظیما
لمحمد فیه متهم بالوضع وفی معناه احادیث اخر
لا تصح حدیث اذا صلیتم علی فعمموا

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت سے پہلے دو مہینے
عبادت کی اور عورتون سے کنارہ کیا تاکہ پرانی مشک کیطرح ہوگئے
اسکے اسناد مین متروک ہی حدیث معرفت میرا راس
المال ہے اور عقل میرا دین ہے اور محبت میری بنیاد ہے
اور شوق میرا گھوڑا ہے اور اللہ تعالی کا ذکر میری انیس ہی اور
اعتبار میرا خزانہ ہے اور غم میرا رفیق ہی اور علم میرا ہتھیار ہے
اور صبر میری چادر ہے اور رضا میری غنیمت ہی اور فقر میرا
فخر ہے اور زہد میرا کسب ہے اور یقین میری قوت ہی اور صدقہ میرا
شفیع ہی اور عبادت میری حسب ہے اور جہاد میرا خلق ہی اور ٹھنڈک میری
آنکھون کی نماز ہی اسکو قاضی عیاض نے ذکر کیا ہی اور علامتین وضع کی
اوسپر روشن ہین حدیث اللہ تعالی نے مجھے ادب سکھلایا ہی بہت اچھا
ادب سکھلایا اسکی اسناد ثابت معلوم نہین ہوتی حدیث مین
زیادہ فصیح ہون اوس سے جو ضاد بولا ہے اسکا کچھ اصل نہین اور معنی اسکے
صحیح ہین حدیث اللہ تعالی اوسپر لعنت کرے جو ہم مین بغیر نسب کے
داخل ہوا اور اوسپر جو ہمسے بغیر سبب کے خارج ہو مین اسکی اسناد نہین جانتا
اسکے لیے ابن حجر نے سفیدی چھوڑ دی ہے حدیث مین اس دیوار کے
پیچھے کا حال نہین جانتا کہا ابن حجر نے اسکا کچھ اصل نہین حدیث
انگلی سبابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وسطی سے لمبی تھی صحیح نہین ہے
حدیث مین عادل بادشاہ کے زمانہ پیدا ہوا ہون اسکا کچھ اصل
نہین حدیث مجھکو سوار
کے قدح کی مثل نکرو۔ کہا صغانی نے موضوع ہی حدیث
جب تم لڑکے کا نام محمد رکھو تو اوسکی تعظیم اور عزت کرو اور
اوسکو روشن کرو اور ذلیل اور خوار نکرو واسطے بسبب تعظیم محمد کے اسکی
نالائقی کی طرف منسوب کرو اسمین متہم بالوضع ہی اور اسکے معنی
مین اور حدیثین بھی ہین صحیح نہین ہے حدیث جب تم مجھپر درود

قال فی المقاصد لم اقف علیه بهذا اللفظ و
یمکن ان یکون بمعنے صلوا علی و علی انبیاء الله
حدیث زینوا مجالسکم بالصلوة علی
فان صلوتکم علی نور لکم یوم القیمة قال فی
المقاصد سنده ضعیف **حدیث** الصلوة
علی افضل من عتق الرقاب قال ابن حجر هو کذب
مختلق **حدیث** الصلوة علی النبی لا ترد لم
یصح رفعه و مثله حدیث کل الاعمال فیها
المقبول والمردود الا الصلوة علی فانها مقبولة
غیر مردودة قال ابن حجر ضعیف جدا **حدیث**
من قال کل یوم ثلاث مرات صلوات الله علی
ادم غفر الله له الذنوب و ان کانت اکثر من زبد
البحر و کان فی الجنة رفیق ادم هو حدیث منکر
حدیث من صلی و هو مشتغل ناداه
ملك یا عبد الله استانف العمل و قد غفر الله
من ذنبك هو منکر ایضا **حدیث**
من قال اللهم صل علی محمد النبی عدد من صلی علیه
من خلقك و صل علی محمد النبی کما ینبغی
لنا ان نصلی علیه و صل علی النبی کما امرتنا
ان نصلی علیه فانه یرفع لقائله کلما اصبح عشر
مرات کعمل اهل الارض فی اسناده کذاب و
متروك **حدیث** من صلی علی فی کل یوم
جمعة اربعین مرة محی الله عز و جل عنه ذنوب
اربعین سنة و من صلی علی مرة واحدة
فتقبلت منه محی الله عنه ذنوب ثمانین سنة

کہا مقاصد مین مین اسپر ان الفاظ سے واقف نہین ہوا اور
ممکن ہے کہ اسکے معنے یہ ہون مجھپر درود بھیجو اور اللہ تعالی کے
نبیونپر **حدیث** اپنی مجلسون کو مجھپر درود بھیجنے سے روشن
کرو اسلیے کہ درود تمہارے قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہونگے
کہا مقاصد مین سند اسکی ضعیف ہے **حدیث** مجھپر درود
بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے کہا ابن حجر نے یہ کذب
بناوٹی ہے **حدیث** درود نبی پر رد نہین ہوتا ۔ اسکا
مرفوع ہونا ثابت نہین ہوا اور مثل اسکی ہے یہ حدیث ہر عملون مین
مقبول اور مردود ہین مگر درود مجھپر اسلیے کہ یہ مقبول ہی مردود
نہین ہوتا کہا ابن حجر نے بہت ضعیف ہے **حدیث**
جو شخص ہر دن تین مرتبہ یہ کہے رحمت ہو اللہ تعالی کی آدم
پر اللہ تعالے اوسکے گناہ بخشدیتا ہے اگرچہ دریا کی جھاگ سے
زیادہ ہون اور جنت مین آدم علیہ السلام کا رفیق ہوگا یہ حدیث
منکر ہے **حدیث** جو شخص مجھپر درود بھیجے حالانکہ وہ کسی کام
مین مشغول ہو اوسکو فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اے اللہ کے بندے نئے
سر کام شروع کر اور اللہ تعالے نے تیرے گناہ بخشدیے ہین یہ بھی منکر ہے
حدیث جو شخص کہے اے اللہ محمد نبی پر رحمت بھیج اس گنتی کے
موافق جو تیری خلقت کے لوگون نے اوسپر درود بھیجا ہے اور محمد نبی پر
رحمت اسطرح بھیج جسطرح ہمکو درود بھیجنا اوسپر لائق ہے اور نبی پر
رحمت بھیج جیسا کہ تو نے ہمکو درود بھیجنے کا حکم دیا ہے جو شخص کہے
اوسکو واسطے صبح ہوتے ہی اہل زمین کے عملون کے موافق دس مرتبہ عمل
(آسمان پر) چڑھتے ہین اسکی اسناد مین کذاب و متروک ہے **حدیث**
جو شخص ہر جمعہ مین مجھپر چالیس مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالے اوس سے چالیس برس
کے گناہ دور کرتا ہے اور جو مجھپر ایک مرتبہ درود بھیجے اور وہ اوس سے
قبول ہو جاوے تو اللہ تعالے اوس سے اسی برس کے گناہ دور کرتا ہے

في اسناده متهم بالوضع **حديث** اذا ذكر
الخليل وذكرت فصلوا عليه ثم صلوا علي واذا
ذكر الانبياء فصلوا علي ثم عليهم لا ادري كيف
اسناده ولا من رواه **حديث** من صلى علي
في كتاب لم تزل الملئكة تستغفر له ما دام
اسمي في ذلك الكتاب في اسناده من لا يحتج به و
قد روي من ترك ضعيفة جدا **باب**
مناقب الخلفاء الاربعة واهل البيت وسائر
الصحابة عموما وخصوصا ومناقب غيرهم من
الناس **حديث** ان النبي صلى الله عليه و
اله وسلم قال يا ابا بكر الا ابشرك قال بلى
فداك ابي وامي قال ان الله عز وجل يتجلى
للخلائق يوم القيمة عامة ويتجلى لك خاصة
رواه الخطيب عن انس مرفوعا وقال لا اصل له
وضعه محمد بن عبد بن عامر وله طرق منها
انه صلى الله عليه واله وسلم قال لابي بكر اعطاك
الله الرضوان الاكبر فقال له بعض القوم يا رسول
الله وما الرضوان الاكبر قال يتجلى الله في الاخرة
لعباده المؤمنين عامة ويتجلى لابي بكر خاصة
رواه ابو نعيم عن جابر مرفوعا وفي اسناده محمد بن
خالد الختلي وهو كذاب قال ابو نعيم بعد اخراجه
هذا حديث ثابت رواه اعلام تفرد به الختلي
عن كثير بن هشام انتهى قال في اللآلي وقد اخرجه
الحاكم في المستدرك من طريق الختلي وتعقبه
الذهبي فقال تفرد به الختلي وضعفه **حديث**

باب مناقب الخلفاء الاربعة

اسکی اسناد مین متہم بالوضع ہے **حدیث** جب حضرت
خلیل کا اور میرا ذکر کیا جائے تو پہلے اوسپر درود بھیجو پھر مجھپر بھیجو
اور جب دوسرے نبیون کا ذکر کیا جائے تو پہلے مجھپر بھیجو پھر اونپر
مین نہین جانتا اسکی اسناد کیسی ہے اور کسنے اسکو روایت کیا ہے
حدیث جو شخص مجھپر درود کتاب مین لکھے ہمیشہ اوسکے واسطے
فرشتے بخشش مانگتے رہتے ہین جب تک میرا نام اوس کتاب مین رہے
اسکی اسناد مین وہ شخص ہے جو حجت پکڑنے کے لائق نہین اور یہ اور طرق
سے ضعیفہ بھی مروی ہے **باب** خلفاء اربعہ اور اہل بیت اور تمام صحابہ عموماً
وخصوصاً کو مناقب مین اور غیر لوگون کے مناقب مین **حدیث**
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابا بکر کیا مین تجھکو خوشخبری نہ دون
فرمایا کیون نہین میرے مان باپ آپ پر قربان ہون۔ فرمایا اللہ تعالے
قیامت کے دن تمام خلقت کے لیے عموماً ظاہر ہوگا اور تیرے واسطے
خصوصاً ظاہر ہوگا اسکو خطیب نے انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور
کہا اسکا کچھ اصل نہین ہے اسکو محمد بن عبد بن عامر نے بنایا ہے اور اسکے
لیے اور طرق ہین بعض اونمین سے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابو بکر کو کہا اللہ تعالے نے تجھے رضوان اکبر دیا ہے بعض قوم
نے کہا یا رسول اللہ رضوان اکبر کیا ہے فرمایا اللہ تعالے
آخرت مین اپنے مومن بندون کے لیے عموماً تجلی کریگا اور ابو بکر
کے لیے خصوصاً۔ اسکو ابو نعیم نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے
اور اسکی اسناد مین محمد بن خالد الختلی ہے اور وہ کذاب
ہے اور کہا ابو نعیم نے بعد لانے اس حدیث کے یہ حدیث
ثابت ہے۔ اسکو بڑے بڑے عالمون نے روایت کیا ہے ختلی کثیر
بن ہشام سے ساتھ اسکے متفرد ہوا ہے انتہی کہا لآلی مین اسکو
حاکم نے مستدرک مین طریق ختلی سے روایت کیا ہے اور ذہبی
نے اسکا تعقب کیا ہے اور کہا ختلی اس سے متفرد ہوا ہے اور ضعیف کہا ہے

ان ابا بکر قال للنبی صلی الله تعالی علیه وآله وسلم
انی کنت معک فی الصف الاول فکبرت وکبرت
فاستفتحت بالحمد فقراتها فوسوس الی شئی من
الطهور فخرجت الی باب المسجد فاذا انا بهاتف
یهتف بی وهو یقول وراءک فالتفت فاذا انا
بقدس من ذهب مملوء ماء ابیض من الثلج واعذب
من الشهد والین من الزبد علیه مندیل اخضر
مکتوب علیه لا اله الا الله الصدیق ابو بکر
فاخذت المندیل فوضعته علی منکبی و
توضأت للصلوة واسبغت الوضوء ورددت
المندیل علی القدس ولحقتک وانت راکع الرکعة
الاولی فتممت صلوتی معک یا رسول الله قال
النبی صلی الله علیه وآله وسلم ابشر یا ابا بکر
الذی وضأک للصلوة جبریل والذی مندلک
میکائیل والذی مسک رکبتی حتی لحقت الصلوة
اسرافیل هو حدیث موضوع ومحمد بن زیاد
المذکور فی اسناده کذاب وقد روی نحو هذا علی
بن ابی طالب وفیه ذکر النطل والمندیل والکل
کذب موضوع **حدیث** ان الله لما خلق
الارواح اختار روح ابی بکر الصدیق من بین
الارواح فجعل ترابها من الجنة وماؤها
من الحیوان وجعل له قصرا فی الجنة من درة
بیضاء الی اخره رواه الخطیب عن عائشة مرفوعا
وقال لا یثبت وقد اتهم به هرون بن احمد
العلاف المعروف بالقطان وقد جزم الذهبی

ابا بکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مین آپکے ساتھ پہلی صف
مین تہا جب آپنے تکبیر کہی مینے بھی کہی پس مینے الحمد شروع کیا اور
اوسکو ختم کیا - پہر مجہے وضو مین وسوسہ پیدا ہوا - پہر جب مین
مسجد کے دروازے تک نکلا تو ہاتف نے مجہے آواز دی کہ پیچھے دیکھ
جب مینے دیکھا تو ایک پیالہ سونے کا بہرا ہوا پانی سے تہا وہ پانی بہت
سفید تہا برف سے اور میٹھا تہا شہد سے اور نرم تہا مکھن سے
اور پہر سبز رومال تھی اوس رومال پر یہ لکھا ہوا تہا نہین لائق
عبادت کی مگر اللہ صدیق ابو بکر ہے مینے وہ رومال پکڑا اور
اوسکو اپنے کندہو نپر ڈالا اور نماز کے لیے وضو کیا اور اچھی طرح
وضو کیا اور وہ رومال مینے پیالے پر رکہدی اور مین آپکے
ساتھ ملگیا - اور اوس وقت آپ پہلی رکعت کی رکوع مین تھے اور مینے
یا رسول اللہ اپنی نماز آپکے ساتھ تمام کی - فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے اے ابا بکر تجہے بشارت ہو جسنے تجھے وضو کرایا وہ جبرائیل تہا
اور جو تیرا رومال بنا وہ میکائیل تہا اور جسنے میرے ٹخنے کو پکڑ رکہا
تاکہ تو نماز سے مل گیا وہ اسرافیل تہا - یہ حدیث موضوع ہے اور
محمد بن زیاد جو سند مین مذکور ہے کذاب ہے - اور اسکی مثل علی بن
ابی طالب کے واسطے بھی مروی ہے اور اوسمین ذکر کوزی اور رومال کا
ہے سب کی سب کذب موضوع ہے **حدیث** اللہ تعالی نے
جب روحون کو پیدا کیا تو روحون سے روح ابو بکر کا پسند کیا پس
مٹی اسکی جنت سے اور پانی اوسکا نہر حیوان سے بنایا اور اوسکے لیے
ایک محل جنت مین سفید موتی سے بنایا الخ اسکو خطیب نے عائشہ
سے مرفوعا روایت کیا ہے - اور کہا ثابت نہین -
اور متہم سا تہا اس کے ہارون بن احمد العلاف
سے جو قطان کے مشہور ہے - اور ذہبی نے

فی المیزان فی ترجمته بان هذا باطل حدیث
ان یهودیا قال لابی بکر والذی بعث موسیٰ
کلمه تکلیما انی لاحبك فلم یرفع ابوبکر له
راسه تهاونا بالیهودی فهبط جبریل وقال یا
محمد ان العلی الاعلی یقرئك السلام ویقول
لك قل للیهودی الذی قال لابی بکر انی احبك
ان الله قد احاد عنه فی النار خلتین لا توضع
الانکال فی عنقه ولا الاغلال فی عنقه لحبه
ابا بکر الخ رواه ابن عدی عن انس مرفوعا وهو
موضوع فی اسناده وضاعان حدیث ان الله
اتخذ لابی بکر فی اعلی علیین قبة من یاقوتة
بیضاء معلقة بالقدرة رواه الخطیب عن البراء
مرفوعا وقال موضوع حدیث هبط جبرئیل
وعلیه طنفسة وهو متجلل بها فقال النبی صلی
الله تعالی علیه وآله وسلم یا جبریل ما نزلت الی
فی مثل هذا الزی فقال ان الله امر الملئکة ان
یتجلل فی السماء لتجلل ابی بکر فی الارض رواه الخطیب
عن ابن عباس وهو موضوع حدیث لما
ولد ابو بکر الصدیق اقبل الله علی جنة عدن فقال
وعزتی وجلالی لا ادخلك الا من یحب هذا المولود
رواه الخطیب عن ابن عمر مرفوعا وقال باطل
حدیث ان الله جعل ابا بکر خلیفتی علی دین
الله ووحیه فاسمعوا له تفلحوا واطیعوه ترشدوا
رواه الخطیب عن ابن عباس مرفوعا وهو موضوع
حدیث بینما النبی صلی الله علیه وآله وسلم

میزان مین اسکے ترجمہ مین جزم کیا ہے کہ یہ باطل ہے حدیث
ایک یہودی نے ابو بکر سے کہا قسم ہے اوس ذات کی جسنے موسیٰ
کو بھیجا ہی اور اوسکی ساتھہ کلام کی ہی مین تجھے دوست رکھتا ہون
ابو بکر نے یہودی کی ذلت کو واسطے سر نہ اوٹھایا اتنے مین جبرائیل
اترا اور کہا ای محمد اللہ تعالی بزرگ آپکو سلام دیتا ہی اور تجھے کہتا
ہے کہ اس یہودی کو جسنے ابو بکر کو کہا ہے کہ مین تجھے دوست
رکھتا ہون کہہ دو کہ اللہ تعالی نے اس سے دو خصلتیں آگ مین دور کر دیئے
ہین تیری گردن مین عذاب اور طوق بسبب محبت ابو بکر کے
نہ رکھا جائیگا الخ اسکو ابن عدی نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے
اور یہ موضوع ہے اسکی اسناد میں دو وضاع ہین حدیث اللہ تعالی
نے ابو بکر کے لیے اعلا علیین مین ایک قبہ یاقوت سفید سے بنایا ہے
وہ قدرت کی ساتھہ لٹکایا گیا ہے۔ اسکو خطیب نے براء سے مرفوعا
روایت کیا ہی اور کہا موضوع ہے حدیث جبرائیل اترا اور وہ
ایک لباس پہنے ہوئے تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
جبرائیل آگے تو کبھی میری طرف اس لباس مین نہین اترا کہا
اوسنے اللہ تعالی نے فرشتون کو آسمان مین بسبب لباس پہننے
ابو بکر کے زمین مین حکم دیا ہے کہ یہ لباس پہنین۔ اسکو خطیب نے
ابن عباس سے روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہے حدیث جب ابو بکر
صدیق پیدا ہوا اللہ تعالی جنت عدن کیطرف متوجہ ہوا اور فرمایا
قسم ہے میری عزت اور جلال کی تجہہ مین داخل نکرونگا مگر اوسکو
جو اس مولود کو دوست رکھیگا۔ اسکو خطیب نے ابن عمر سے مرفوعاً
روایت کیا ہے اور کہا باطل ہی حدیث اللہ تعالی نے ابو بکر کو اپنے
دین اور وحی پر خلیفہ بنایا ہے اوسکی بات سنو خلاصی پاؤ گے اور
اوسکی اطاعت کرو ہدایت پاؤ گے۔ اسکو خطیب نے ابن عباس سے مرفوعا
روایت کیا ہی اور موضوع ہی حدیث (ایک دفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مع جبريل اذ مر ابو بكر فقال هذا ابو بكر قال اتعرفه
يا جبريل قال نعم انه لفی السماء اشهر منه فی
الارض وان الملئكة لتسميه حليم قريش وانه
وزيرك فی حياتك وخليفتك بعد موتك
رواه ابن حبان عن ابی هريرة مرفوعا وفی اسناده
اسمعيل بن محمد بن يوسف كذاب وذكر له
صاحب اللالی طريقا اخر فيها وضاع وقال
الذهبی اسناده مظلم وتعقبه ابن حجر فی
اللسان بان رجاله معروفون بالثقة وليس فيهم
من ينظر فی حاله الا المعلی بن الوليد وقد
ذكره ابن حبان فی الثقات قلت بل فی اسناده
اسمعيل بن محمد كما ذكرناه وقد قال الحاكم انه يروی
الموضوعات **حديث** ومن مثل ابی بكر
كذبنی الناس وصدقنی وامن بی وزوجنی ابنته
وانفق ماله وجاهد معی فی جيش العسرة الا
انه يأتی يوم القيمة علی ناقة من نوق الجنة
قوائمها من المسك والعنبر ورحلها من الزمرد
الاخضر وزمامها من اللؤلؤ الرطب عليها حلتان
خضراوان من سندس واستبرق رواه ابن عدی
عن ابن عباس مرفوعا وفی اسناده اسحق بن
بشر بن مقاتل وضاع **حديث** اذا كان
يوم القيمة نصب لابرهيم منبرا امام العرش و
نصب لی منبرا امام العرش ونصب لابی بكر كرسی
فيجلس عليه الی اخره رواه الخطيب عن معاذ
مرفوعا وفی اسناده محمد بن احمد الحليمی قيل هو

جبرائیل کے ساتھ تھے ناگہ اوسجگہ سے ابو بکر گذرا فرمایا آنحضرت نے
یہ ابو بکر ہے فرمایا کیا تو ہمکو ای جبرائیل جانتا ہے کہا ہان یہ شخص آسمان
پر زمین سے زیادہ مشہور ہے اور فرشتے نام اسکا حلیم قریش رکھتے
ہین اور یہ زندگی مین آپکا وزیر ہی اور موت کے بعد آپکا خلیفہ ہے
اسکو ابن حبان نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد
مین اسمعیل بن محمد بن یوسف کذاب ہی اور صاحب لآلی نے اسکی
واسطے اور طریق ذکر کیا ہے اسمین وضاع ہے اور کہا ذہبی نے
اسناد اسکی مظلم ہے اور ابن حجر نے لسان مین اسکا تعقب اسطرح کیا
ہے کہ راوی اسکے ساتھ ثقاہت کے معروف ہین اور لائق حال دیکھنے
کے سوائے معلی بن الولید کے اور کوئی نہین ہے اور اسکو ابن حبان نے
ثقون مین ذکر کیا ہے مین کہتا ہون بلکہ اسکی اسناد مین اسمعیل بن
محمد ہے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے اور کہا حاکم نے یہ موضوع حدیثین
روایت کرتا ہے **حدیث** مذکور ہے مثل ابی بکر کی - لوگون نے
مجھے جھٹلایا اوسنے میری تصدیق کی اور میرے ساتھ ایمان لایا
اور اپنی لڑکی مجھے نکاح کردی - اور اوسنے اپنا مال خرچ کیا اور
جیش العسرہ مین میرے ساتھ جہاد کیا خبردار قیامت کے دن ایک اونٹنی پر
جنت کی اونٹنیون سے (سوار) ہوکر آئیگا - ٹانگین اس اونٹنی کی کستوری
اور عنبر سے ہونگی اور پاؤن اوسکے سبز زمرد سے اور باگ اوسکی موتیون
سے اوسپر دو لباس سبز سندس اور استبرق سے ہونگے - اسکو ابن عدی نے ابن
عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین اسحق بن بشر بن
مقاتل وضاع ہے **حدیث** جب قیامت کا دن ہوگا ابراہیم
علیہ السلام کے لیے منبر آگے عرش کے رکھا جائیگا اور میرے لیے منبر بھی
آگے عرش کے رکھا جائیگا - اور ابی بکر کے لیے کرسی رکھی جائیگی وہ
اوسپر بیٹھے گا الخ اسکو خطیب نے معاذ سے مرفوعا روایت
کیا ہی اور اسکی اسناد مین محمد بن احمد الحلیمی ہے کہا گیا ہے وہ

مجهول وقال الذهبي احاديثه منكرة بل باطلة
قال ابن ماكولا الحمل عليه في هذا الحديث
حديث عرج بي الى السماء فما مررت
بسماء الا وجدت فيها اسمي مكتوبا محمد رسول الله
وابو بكر الصديق من خلفي رواه ابن عدي عن ابي هريرة
مرفوعا وفي اسناده عبد الله بن ابرهيم الغفاري
وضاع قال في اللآلي الذي استخير الله فيه الحكم
على هذا الحديث بالحسن لا بالوضع ولا بالضعف
لكثرة شواهده ثم ذكره ابن عباس مرفوعا
رواه الخطيب في التاريخ وعن ابن عمر مرفوعا عند
البزار في مسنده ولكن من طريق الغفاري المذكور
ثم ذكر له شواهد غير ذلك كلها لا يخلو عن
مقال لا ينتهض معه للاستدلال وما كان هكذا
فلا يكون من الحسن لغيره وان كثرت طرقه
حديث لا ينبغي لقوم فيهم ابو بكر ان يؤمهم
غيره رواه ابن عدي عن عائشة مرفوعا قال
ابن الجوزي موضوع وفي اسناده عيسى بن
ميمون منكر الحديث والراوي عنه احمد بن بشير
وهو متروك قال في اللآلي الحديث اخرجه
الترمذي من هذه الطريق واحمد بن بشير
من رجال البخاري والاكثر على توثيقه و
عيسى بن ميمون قال فيه ابن معين مرة لا بأس به
وقال حماد بن سلمة ثقة ومن ضعفه لم يتهمه
بكذب فمن اين يحكم عليه بالوضع ويجاب عنه
بان من اسمه احمد بن بشير رجلان احدهما

مجہول ہی اور کہا ذہبی نے حدیثین اوسکی منکرہ ہین بلکہ باطلہ ہین
کہا ابن ماکولا نے اس حدیث کا بوجھہ اوسپر ہے **حدیث**
مین آسمان پر چڑہا جس آسمان پر مین گذرا اوسمین یہ لکہا ہوا پایا
محمد رسول اللہ اور ابو بکر الصدیق میرے پیچہے ہے اسکو ابن عدی نے
ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین عبد اللہ بن
ابراہیم الغفاری وضاع ہے کہا لآلی مین جسنے جو اللہ تعالی سے
استخارہ کیا ہے یہ ہی کہ اس حدیث پر حکم حسن کا ہے
اور نہ وضع کا اور نہ ضعف کا بسبب اوسکے کثرت شواہد کے پہر اسکو
ابن عباس نے مرفوعا ذکر کیا ہے اسکو خطیب نے تاریخ مین اور بزار
نے ابن عمر سے مرفوعا مسند مین روایت کیا ہی لیکن طریق غفاری
مذکور سے پہر اوسنے اسکے لیے اور شواہد سوای اسکے ذکر کیے ہین
سب کے سب مقال سی خالی نہین وہ دلیل کے قائم کرنیکی واسطے
نہین ہو سکتی اور جو اسطرح ہو وہ حسن لغیرہ نہین ہو سکتی اگرچہ
اوسکے طرق بہت ہین **حدیث** نہین لائق اوس قوم
کو کہ جنمین ابو بکر ہو اوسکے سوا کوئی اور امامت کرائے - اسکو
ابن عدی نے عائشہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا ابن
جوزی نے موضوع ہے اور اسکی اسناد مین عیسی بن میمون
منکر الحدیث ہی - اور اس سے راوی احمد بن بشیر ہے اور وہ متروک
ہے - کہا لآلی مین اس حدیث کو ترمذی نے اس طریق سے روایت
کیا ہے اور احمد بن بشیر بخاری کے راویون سے ہی اور اکثر لوگ اوسکی
توثیق کرتے ہین - اور عیسی بن میمون کہا ابن معین نے ایک مرتبہ
اسکا کچھہ خوف نہین اور کہا حماد بن سلمہ نے ثقہ ہے اور جسنے
اسکو ضعیف کیا ہے اوسنے اوسکو کذب کی تہمت نہین لگائی
پس کسطرح اوسپر وضع کا حکم لگایا جائے گا اور اسطرح اس سے
جواب دیا گیا ہے کہ احمد بن بشیر دو شخصون کا نام ہی ایک اون دونو سے

هذا والآخر متروك كما ذكره صاحب التقريب
وقال ابن كثير في مسند الصديق ان لهذا
الحديث شواهد يقتضي صحته ثم ذكر له
صاحب اللآلي شواهد **حديث** ان الله
في السماء يكره ان يخطئ ابو بكر الصديق رواه
الحرث في مسنده وهو موضوع وفي اسناده
محمد بن سعيد المصلوب في الزندقة و
كذلك في اسناده نصر بن حماد الوراق وهو
كذاب **حديث** لما عرج بي الى السماء
قلت اللهم اجعل خليفة بعدي علي بن ابي
طالب فارتجت السموات وهتف بي الملئكة
من كل جانب يا محمد اقرأ وما تشاؤن الا
ان يشاء الله قد شاء الله ان يكون من بعدك
ابو بكر الصديق رواه الجوزقي عن ابي سعيد
مرفوعا وهو موضوع **حديث** ان جبرئيل
قال كل امتك عليها حساب ما خلا
ابا بكر الصديق فاذا كان يوم القيمة قيل له
يا ابا بكر ادخل الجنة يقول ما ادخل حتى
ادخل معي من كان يحبني في الدنيا وهو موضوع
قول عمر كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يتكلم
مع ابي بكر وكنت بينهما كالزنجي قال ابن تيمية
موضوع **حديث** لو وزن ايمان ابي بكر
الصديق مع ايمان الناس لرجح ايمان ابي بكر
ذكره صاحب المقاصد وسنده موقوفا على
عمر صحيح ومرفوعا ضعيف **حديث**

یہہ اور دوسرا متروک ہے جیسا کہ صاحب تقریب نے ذکر کیا ہے
اور کہا ابن کثیر نے مسند صدیق مین اس حدیث کے لیے اسقدر شواہد
ہین جو اسکی صحت کو چاہتے ہین پہر اسکے لیے صاحب لآلی نے
شواہد ذکر کیے ہین **حدیث** اللہ تعالے آسمان مین ابو بکر کی
خطا کرنے کو مکروہ جانتا ہے۔ اسکو حارث نے مسند مین روایت
کیا ہے اور یہ موضوع ہے اور اسکی اسناد مین محمد بن سعید ہے جو
زندیقون مین سولی دیا گیا ہے اور اسیطرح اسکی اسناد مین نصر
بن حماد الوراق ہے اور وہ کذاب ہے **حدیث** جب مین
آسمان پر چڑہایا گیا کہا اے اللہ میرے بعد میرا خلیفہ علی بن ابیطالب
کو کر۔ پس سب آسمان کانپنے اور ہر طرف سے مجہے فرشتون نے
آواز دی اے محمد پڑہ اور تم نہین چاہتے مگر جو اللہ چاہے اللہ تعالے
نے یہ چاہا ہے کہ تیرے بعد ابو بکر صدیق (خلیفہ) ہوگا۔ اسکو جوزقانی
نے ابی سعید سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے۔
حدیث جبرائیل نے کہا ہے کہ تیری ساری امت
کا حساب ہوگا۔ سوائے ابا بکر صدیق کے جب قیامت کا
دن ہوگا اسکو کہا جائیگا اے ابا بکر جنت مین
داخل ہو وہ کہے گا مین نہین داخل ہوتا جب تک میرے
ساتہہ وہ شخص داخل نہو جو مجہے دنیا مین دوست
رکہتا تہا یہ ذیل مین مذکور ہے اور موضوع ہے **قول عمر** کا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم ابو بکر کے ساتہہ کلام کرتے تہے اور مین
انکے درمیان زنگی کی طرح ہوتا تہا کہا ابن تیمیہ نے موضوع ہے
حدیث اگر ایمان ابو بکر صدیق کا ساتہہ ایمان لوگون کے
وزن کیا جائے البتہ ایمان ابی بکر کا بڑہ جائے۔ اسکو صاحب
مقاصد نے ذکر کیا ہے۔ اور سند اسکی عمر پر موقوفا
صحیح ہے اور مرفوعا ضعیف ہے **حدیث**

ما صب الله فی صدری الا وصبته فی صدر
ابی بکر ذکره صاحب الخلاصة وقال موضوع
حدیث اول من یعطے کتابه بیمینه من هذه
الامة عمر بن الخطاب وله شعاع کشعاع الشمس
قیل فاین ابو بکر قال تزفه الملئکة الی الجنان
رواه الخطیب عن زید بن ثابت مرفوعا والمتهم
به عمرو بن خالد بن ابرهیم الکردی **حدیث**
لو لم ابعث فیکم لبعث عمر رواه ابن عدی عن
بلال مرفوعا وفی اسناده وضاع وروی من طریق
اخر فی اسناده متروکان هما عبد الله بن واقد
ومشرح بن عاهان قال فی اللآلی ویف الاول
ابن معین وذکر الثانی ابن حبان فی الثقات
حدیث انه صلی الله تعالی علیه وآله وسلم قال
لجبریل حدثنی بفضائل عمر فی السماء فقال
یا محمد لو حدثتك بفضائل عمر فی السماء ما لبث
نوح فی قومه الف سنة الا خمسین عاما ما
نفدت فضائل عمر وان عمر حسنة من حسنات ابی بکر
رواه الحسن ابن عرفه عن عمار مرفوعا قال احمد بن
حنبل انه موضوع قال فی اللآلی انه اخرجه ابو نعیم
فی فضائل الصحابة قلت اخرجه ابو نعیم فکان
ماذا فلیس بمثل هذا یتعقب قول من قال موضوع
حدیث لما اسری بی رایت فی السماء خیلا
موقوفة مسرجة ملجمة لا تروث ولا تبول ولا
تعرق رؤسها من الیاقوت الاحمر وحوافرها
من الزمرد الاخضر واذانها من العقیان الاصفر

جو اللہ تعالے نے میرے سینے مین ڈالا ہے مینے ابو بکر کے سینے
مین ڈالدیا ہے۔ اسکو صاحب خلاصہ نے ذکر کیا ہے اور کہا
موضوع ہے **حدیث** اس امت مین سے جس شخص کے داہنے ہاتہ
مین پہلی کتاب ملیگی وہ عمر بن الخطاب ہے اور اوسکا شعاع آفتاب
کے شعاع کی مثل ہوگا کہا گیا اسوقت ابو بکر کہان ہوگا فرمایا
اوسکو فرشتے جنت کی طرف لیے جائینگے۔ اسکو خطیب نے
زید بن ثابت سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور متہم ساتہہ اسکے عمر بن
خالد بن ابراہیم الکردی ہے **حدیث** اگر مین تم مین نہ اوٹھایا جاتا
تو عمر اوٹھایا جاتا۔ اسکو ابن عدی نے بلال سے مرفوعاً روایت کیا ہے
اسکی اسناد مین وضاع ہے اور دوسرے طریق سے مروی ہے اسکی اسناد
مین دو متروک ہین وہ دونو عبد اللہ بن واقد اور مشرح بن عاہان
ہین کہا لآلی مین پہلے کی ابن معین نے توثیق کی ہے اور دوسرے کو ابن حبان
نے ثقون مین ذکر کیا ہے **حدیث** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبرائیل ع کو آسمان مین کہا مجھسے فضائل عمر کے بیان کر کہا اوسنے
اے محمد اگر مین فضائل عمر کے آسمان مین جبتک نوح اپنی قوم مین
ہزار سال مگر پچاس ٹہرا ہے بیان کرون تب بھی فضائل عمر کے
تمام نہ ہونگے اور عمر ایک نیکی ہے ابو بکر کی نیکیون سے اسکو حسن بن عرفہ
نے عمار سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہا احمد بن حنبل نے موضوع
ہے کہا لآلی مین اسکو ابو نعیم نے ذکر کیا ہے پس شاذ ہوگئی ہے
ایسی حدیث سے قول اوس شخص کا جسنے اسکو موضوع کہا ہے
تعقب کرنا ممکن نہین **حدیث** جب مجھے سیر کرایا
گیا مینے آسمان پر ایک گھوڑا کہڑا ہوا دیکھا او سپر کاٹھی
تھی اور اسکو لگام دی ہوئی تہی نہ وہ لید کرتا تہا اور نہ بول
اور نہ اوسکو پسینا آتا تہا سر اور کا سرخ یاقوت سے تہا اور
پاؤن اوسکے سبز زمرد سے تھے اور کان اوسکے زرد عقیان سے

ذوات اجنحة فقلنا لجبريل لمن هذه فقال
هذه لمجئ ابي بكر وعمر رواه الخطيب عن انس مرفوعا
وهو موضوع **حديث** رايت النبي صلى
الله عليه واله وسلم متكئا على علي واذا ابوبكر
وعمر اقبلا فقال يا ابا الحسن احبهما فبحبهما
تدخل الجنة رواه الخطيب عن عبد الله بن ابي
اوفى مرفوعا وهو موضوع وقد روي عن ابي هريرة
ولا يصح **حديث** ان لله في كل ليلة جمعة
مائة الف عتيق من النار الا رجلين فانهما
يدخلان في امتي وليسا منهم وان الله لا
يعتقهما فيمن عتق منهم من اهل الكبائر في
طبقتهم متصدقين مع عبدة الاوثان مبغضين
ابي بكر وعمر وليس هم داخلين في الاسلام وانما
هم يهود هذه الامة ثم قال الا لعنة الله على
مبغضي ابي بكر وعمر وعثمان وعلي رواه الخطيب عن
انس مرفوعا وقال موضوع كذب قال في الميزان
هذا من موضوعات ميسرة بن عبد الله الخادم
حديث انه اخى النبي صلى الله تعالى عليه واله
وسلم بين كتفي ابي بكر وعمر فقال لهما انتما وزيراي
في الدنيا والاخرة مامثلي ومثلكما في الجنة
الا كمثل طائر يطير في الجنة فانا جؤجؤ الطائر
وانتما جناحاه وانا وانتما نسرح في الجنة وانا
وانتما نزور رب العلمين وانا وانتما نقعد في
مجالس الجنة الخ رواه ابن حبان عن انس مرفوعا
وهو موضوع **حديث** ان في السماء

صاحب پرون کا تہا ہمنے جبرائیل کو کہا یہ کسکے لیے ہے کہا
اوسنے یہ ابوبکر اور عمر کے آنے کے واسطے ہی۔ اسکو خطیب نے انس سے
مرفوعا روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہے **حدیث** مینے رسول الله
صلی الله علیه وسلم کو علی پر تکیہ لگائی ہوئی دیکہا ناگاہ ابوبکر اور عمر آئے
فرمایا آنحضرت نے ای ابا الحسن ان دونو کو دوست رکہہ انکی محبت
کے سبب تو جنت مین داخل ہوگا۔ اسکو خطیب نے عبد الله بن ابی اوفی
سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہی اور ابی ہریرہ سے بھی
مروی ہے اور صحیح نہین **حدیث** الله تعالی ہر جمعرات مین ایک لاکہہ
آدمی آگ سے آزاد کرتا ہے مگر دو مرد وہ دونو میری امت مین
داخل ہوتی ہین حالانکہ اونسے نہین ہین۔ اور الله تعالی اون دونو
کو ان شخصون مین آزاد نہین کرتا جو کبیرہ گناہون مین انکی برابر
طبقہ مین ہین اور بت پرستون سے تصدیق رکہتے ہین وہ دونو
وہ ہین جو ابوبکر اور عمر سے دشمنی رکہتے ہین اور وہ اسلام مین داخل
نہین وہ یہود اس امت کے ہین پہر فرمایا خبردار الله تعالی کی لعنت ہے
اوس شخص پر جو ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی سے بغض رکہے
اسکو خطیب نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور کہا موضوع کذب ہے
کہا میزان مین یہ موضوعات میسرہ بن عبد الله الخادم سے ہے
حدیث نبی صلی الله علیه وسلم نے ابی بکر اور عمر کے درمیان
برادری کرای فرمایا ان دونو کو تم دونو دنیا اور آخرت مین میرے
وزیر ہو میری اور تمہاری مثال جنت مین مثل جانور کی ہے
جو جنت مین اڑتی پس مین منہ جانور کا ہون اور تم دونو بازو
اوسکے مین اور تم دونو جنت مین خوش ہین گے اور مین اور
تم دونو رب العلمین کی زیارت کرینگے اور مین اور تم دونو جنت
کی مجلسون مین بیٹہین گے الخ اسکو ابن حبان نے انس سے مرفوعا
روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہے **حدیث** آسمان دنیا مین

الدنيا ثمانين الف ملك يستغفرون الله لمن
احب ابا بكر وعمر وفي السماء الثانية ثمانين الف
ملك يلعنون من ابغض ابا بكر وعمر رواه الخطيب
عن ابي هريرة مرفوعا وقال وضعه الحسن بن
علي العدوي وذكر صاحب اللآلي انه رواه
الديلمي وابو نعيم من طريقه وهذا لا يفيد
شيئا ورواه ابن شاهين من طريق اخر
فيه محمد بن عبد الله السمرقندي وهو وضاع
حديث رايت ليلة اسري بي في العرش جريدة
خضرا فيها مكتوب بنور ابيض لا اله الا الله
محمد رسول الله ابو بكر الصديق وعمر الفاروق
رواه الخطيب عن ابي الدرداء مرفوعا وهو موضوع
حديث من افترى على الله عز وجل كذبا
قتل ولا يستتاب ومن سبني قتل ولا يستتاب و
من سب ابا بكر وعمر قتل ولا يستتاب ومن سب
عثمان جلد الحد ومن سب عليا جلد الحد قال
لان الله خلقني وخلقهما من تربة واحدة وفيها
ندفن رواه ابن عدي مرفوعا
وهو موضوع قال ابن عدي البلاء من يعقوب بن
الجهم قال في الميزان هذا موضوع وقد ذكر
في اللآلي طرقا لقوله ما من مولود يولد الا وفي
سرته من تربته التي خلق منها فاذا ارد لى
ارذل العمر رد الى تربته التي خلق منها حتى يدفن
فيها **حديث** من شتم الصديق فانه
زنديق ومن شتم عمر فمأواه سقر ومن شتم

اسی ہزار فرشتے ہین جو اللہ تعالے سے اوس شخص کے لیے بخشش
مانگتے ہین جو ابا بکر او عمر کو دوست رکہے اور دوسرے آسمان مین
اسی ہزار فرشتے ہین وہ لعنت کرتے ہین اوس شخص پر جو ابا بکر
اور عمر سے بغض رکہے - اسکو خطیب نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور کہا اسکو حسن بن علی العدوی نے بنایا ہے اور صاحب
لآلی نے ذکر کیا ہے کہ اسکو دیلمی اور ابو نعیم نے اسی طریق سے
ذکر کیا ہے اور یہ بات کچہہ فائدہ نہین دیتی اور ابن شاہین نے
دوسرے طریق سے روایت کی ہے اسمین محمد بن عبد اللہ سمرقندی
ہے اور وہ وضاع ہے **حدیث** جس رات مجہے عرش کا سیر کرایا
گیا تہا اوسجگہ مینے ایک سبز شاخ دیکہی اوسپر نور سفید سے یہ لکہا
ہوا تہا نہین کوئی لائق عبادت کی مگر اللہ محمد رسول اللہ کا ہی
ابو بکر صدیق ہے عمر (حق اور باطل کے درمیان) فرق کرنیوالا ہے
اسکو خطیب نے ابی الدردا سے مرفوعا روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہے
حدیث جو شخص اللہ تعالی پر جہوٹ بولے قتل کیا جائے اور اوس سے توبہ نہ
کرائی جائے اور جو شخص مجہپر گالیان دے قتل کیا جائے اور اوس سے
توبہ نہ کرائی جائے اور جو شخص ابو بکر اور عمر کو گالیان دے قتل کیا جائے
اور توبہ نہ کرایا جاوے اور جو شخص عثمان کو گالیان دے حد مارا جائے
اور جو شخص علی کو گالیان دے وہ بھی حد لگایا جائے کہا یہ اسلیے کہ مجہکو
اور اون دونو کو اللہ تعالی نے ایک مٹی سے پیدا کیا ہی اور اوسی مین دفن
کیے جاوینگے اسکو ابن عدی نے مرفوعا روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہے
کہا ابن عدی نے آفت یعقوب بن الجہم سے ہی کہا میزان مین یہ موضوع
ہی اور لآلی مین اس قول کیلیے کئی طرق ہین جو مولود پیدا ہوتا ہی
اسکی ناف مین مٹی اسجگہ کی ہوتی ہی جس سے وہ پیدا ہوتا ہی جب نہایت بوڑہا
ہوتا ہے تو اوس مٹی کیطرف رد کیا جاتا ہی جس سے وہ پیدا ہوا ہے تاکہ وہ
اوسمین دفن کیا جاتا ہی **حدیث** جو شخص ابو بکر کو گالیان دے وہ زندیق

عثمان خصمه الرحمن عز وجل ومن شتم عليا
فخصمه النبي صلى الله عليه وآله وسلم هو
موضوع **حديث** انا الاول وابو بكر المصلي
وعمر الثالث والناس بعدنا على السبق الاول فالاول
رواه ابن عدي عن ابن عباس مرفوعا وهو موضوع
وضعه اصرم بن حوشب قال في اللآلي اخرجه
الطبراني وابو نعيم من طريقه قلت فلا فائدة
اذن في هذا الاستدراك على ابن الجوزي
حديث لما اسري بي الى السماء فصرت في السماء
الرابعة سقط في حجري تفاحة فاخذتها بيدي
فانفلقت فخرج منها حوراء تقهقه فقلت
لها تكلمي لمن انت قالت للمقتول شهيدا عثمان
بن عفان رواه الخطيب عن ابن عمر مرفوعا وهو
موضوع والمتهم به محمد بن سليمن بن هشام
الرزاق وروي من طريق اخر فيها من لا تقوم
به الحجة وقد ذكر له في اللآلي طرقا كثيرة لا
يصح منها شيء **حديث** انه ترك الصلوة
على رجل فقيل له ما رأيناك تركت الصلوة على
احد الا هذا فقال انه كان يبغض عثمان فابغضه الله
رواه ابو خيثمة عن جابر مرفوعا ومداره على
محمد بن زياد وهو متروك وكذبه يحيى وغيره
قال في اللآلي الحديث اخرجه الترمذي من هذا
الطريق وضعفه وقد صرح الذهبي في الميزان
ان هذا الحديث موضوع **حديث** ان لله
سيفا مغمودا في غمده ما دام عثمان بن عفان

عثمان کو گالیاں دے اسکا خصم رحمن ہے اور جو شخص علی کو گالیاں
دے اوسکا خصم نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ موضوع ہے **حدیث**
مین اول ہون اور ابو بکر مصلی ہے اور عمر تیسرا ہے اور باقی آدمی
ہمارے پیچھے ترتیب پر ہین - اول بعد اول کے - اسکو ابن عدی
نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے اسکو
اصرم بن حوشب نے بنایا ہے کہا لآلی مین اسکو طبرانی اور ابو نعیم نے
اسکے طریق سے روایت کیا ہے مین کہتا ہون اسوقت اس استدراک
مین ابن جوزی پر کچھ فائدہ نہین **حدیث** جب مجھے سیر کرایا
گیا اور مین آسمان چوتھے پر پہونچا میری بغل مین ایک سیب آ
پڑا مینے اسکو ہاتھ سے پکڑا وہ پھٹ گیا اوس مین ایک حور ہنستی
ہوئی نکلی مینے اوسکو کہا تو کسکے لیے ہے کہا اوسنے مین اوس
مقتول کیلیے ہون جو شہید ہوا ہے یعنے عثمان بن عفان
اسکو خطیب نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع
ہے اور متہم ساتھ اسکے محمد بن سلیمان بن ہشام الرزاق ہے
اور دوسرے طریق سے مروی ہے اوسمین وہ شخص ہے جس سے حجت
قائم نہین ہوتی اور لآلی مین اوسکے لیے بہت طرق مذکور ہین
اونسے صحیح کوئی نہین **حدیث** آنحضرت نے ایک شخص کی
نماز (جنازہ) ترک کی لوگون نے کہا ہمنے نہین دیکھا آپکو کسی
پر آپنے نماز ترک کی ہو سوا اسکے فرمایا یہ عثمان سے بغض رکھتا تھا
اس سے اللہ تعالی نے بغض رکھا - اسکو ابو خیثمہ نے جابر سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور مدار اسکا محمد بن زیاد پر ہے اور متروک ہے اور یحیی وغیرہ نے اسکو
تکذیب کی ہے کہا لآلی مین اس حدیث کو ترمذی نے اس طریق سے
روایت کیا ہے اور اسکو ضعیف کہا ہے اور ذہبی نے میزان مین تصریح
کی ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے **حدیث** اللہ تعالی نے اپنی تلوار
میان مین رکھی ہوئی ہے جب تک عثمان بن عفان

حيا فاذا اقتل خرج ذلك السيف فلم يغمد الى يوم القيمة رواه ابن عدى عن انس مرفوعا وهو موضوع والمتهم به عمرو بن قائد وفى اسناده كذاب آخر

حديث انه صلى الله عليه واله وسلم وصف ذات يوم الجنة فقام اليه رجل فقال يا رسول الله افى الجنة برق قال نعم والذى نفسى بيده ان عثمان ليتحول من منزل الى منزل فتبرق له الجنة رواه ابن عدى وهو موضوع قال فى الميزان هذا كذب انتهى وفى اسناده الحسين بن عبيد الله العجلى قال الدارقطنى كان يضع الحديث فقد اخرجه ابو نعيم فى فضائل الصحابة من طريقه اخرج الحاكم فى المستدرك وقال صحيح على شرط الشيخين وتعقبه الذهبى فقال بل موضوع

حديث ان النبى صلى الله عليه واله وسلم نهض الى عثمان فاعتنقه ثم قال انت وليى فى الدنيا والاخرة رواه ابو يعلى عن جابر مرفوعا وفى اسناده عبيدة بن حسان يروى الموضوعات وطلحة بن زيد ولا يحتج به قال فى اللآلى الحديث اخرجه ابو نعيم فى فضائل الصحابة والحاكم فى المستدرك وقال صحيح وتعقبه الذهبى فقال بل ضعيف فيه طلحة بن زيد وهو واه عن عبيدة بن حسان شويخ مقل وقد روى هذا الحديث البزار بلفظ اخذ رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بيد عثمان ثم قال هذا جليسى فى الدنيا ووليى

زندہ ہی جب قتل کیا جائیگا وہ تلوار نکلےگی پھر قیامت کے دن تک وہ میان مین نہ کی جائیگی اسکو ابن عدی نے انس سے مرفوعًا روایت کیا اور موضوع ہے اور متہم اس سے عمرو بن قائد ہے اور اسکی اسناد مین ایک اور کذاب ہی

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن جنت کی صفت کی ایک آدمی کھڑا ہوا کہا اوس نے یا رسول اللہ کیا جنت مین چمک ہی فرمایا ہان قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ مین میرا نفس ہے (جب) عثمان ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف جولان کرتا ہے اوسکے لیے جنت چمکتی ہے اسکو ابن عدی نے روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہی۔ کہا میزان مین یہ کذب ہے انتہے اور اسکی اسناد مین حسین بن عبد اللہ العجلی ہے کہا دارقطنی نے حدیثین بنایا کرتا تھا اسکو ابو نعیم نے فضائل صحابہ مین اسکی طریق سے روایت کیا ہے اور حاکم نے مستدرک مین نکالا ہی اور کہا شرط صحیحین پر ہے اور ذہبی نے اسکا تعقب کیا ہی کہا بلکہ موضوع ہے

حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم عثمان کیطرف کھڑے ہوئے اور اوس سے معانقہ کیا پھر کہا تو میرا دنیا اور آخرت مین دوست ہی۔ اسکو ابو یعلی نے جابر سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین عبیدہ بن حسان ہے موضوعات روایت کرتا ہے اور طلحہ بن زید وہ حجت کے لائق نہین۔ کہا لآلی مین اس حدیث کو ابو نعیم نے فضائل صحابہ مین اور حاکم نے مستدرک مین روایت کیا ہے اور کہا اوسنے صحیح ہے اور ذہبی نے اسکا تعقب کیا ہے اور کہا بلکہ ضعیف ہے۔ اس مین طلحہ بن زید ہے اور اوس نے اسکو عبیدہ بن حسان شویخ مقل سے روایت کیا ہے۔ اور بزار نے اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ عثمان کا پکڑا اور فرمایا یہ دنیا مین میرا جلیس ہے۔ اور آخرت مین

فی الاخرة وفی اسناده خارجة بن مصعب قال
ابن حبان یدلس عن الکذابین و وقع فی
حدیثه الموضوعات قال فی اللآلی روی له
الترمذی وابن ماجة واخرج هذا الحدیث
الاخر الحاکم وقال صحیح وتعقبه الذهبی بان
فی اسناده القسم بن الحکم بن ادریس الانصاری
وهو ضعیف وقد رواه عبد الله بن احمد فی
زوائد المسند من طریقه **حدیث** ان ابن
عباس قال رایت رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم فی منامی علی برذون ابلق فدنوت منه
علیه عمامة من نور معتجر بها وفی رجلیه نعلان
خضراوان شراکهما من لؤلؤ رطب بکفه قضیب
من قضبان الجنة اخضر فسلم علی فرددت علیه
وقلت یا رسول الله قد اشتد شوقی الیک فاین
انت قال ان عثمان اصبح عروسا فی الجنة وقد
دعیت الی عرسه رواه الازدی وقال فی اسناده
ابرهیم بن منقوش الزبیدی وکان یضع الحدیث
حدیث ان لکل نبی خلیلا من امته وان
خلیلی عثمان قال فی الذیل هو من اباطیل الملطی
حدیث ما فی الجنة شجرة الا مکتوب علی
کل ورقة منها لا اله الا الله محمد رسول الله
ابوبکر الصدیق وعمر الفاروق وعثمان ذو
النورین رواه الطبرانی عن ابن عباس مرفوعا
قال ابن حبان موضوع وکذا قال الذهبی **حدیث**
خلقت انا وهرون بن عمران ویحیی بن زکریا و

میرا دوست ہے۔ اور اسکی اسناد مین خارجہ بن مصعب ہے کہا ابن حبان
نے یہ کذابون سے تدلیس کرتا ہے اور یہ بہت حدیثین موضوعہ کا
راوی ہے۔ کہا لآلی مین اس سے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت
کی ہے اور اس حدیث دوسری کو حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا
صحیح ہے اور ذہبی نے اسطرح اسکا تعقب کیا ہے کہ اسکی اسناد
مین قاسم بن الحکم بن ادریس الانصاری ہے اور وہ ضعیف ہے اور
اسکو عبد اللہ بن احمد نے زوائد المسند مین بھی اس طریق سے
روایت کیا ہے **حدیث** ابن عباس نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو خواب مین ایک گھوڑی ابلق پر دیکھا مین آپ سے قریب
ہوا اور آپ پر دستار شریف نور کی بندھی ہوئی تھی اور پاؤن
مین دو جوتے سبز تھے تسمے انکے تر موتیون سے تھے اور انکے ہاتھ مین
جنت کی شاخون مین سے ایک سبز شاخ تھی مجھکو آپ نے سلام دیا
مینے اوسکا جواب دیا اور مینے کہا یا رسول اللہ مجھے آپکا شوق
بہت ہو گیا تھا آپ کہان تھے فرمایا عثمان نے آج صبح کے
وقت جنت مین شادی کی ہے اور ہمین اوسکے عرس مین
بلایا گیا تھا۔ اسکو ازدی نے روایت کیا ہے اور کہا اسکی اسناد مین
ابراہیم بن منقوش الزبیدی ہے۔ اور وہ حدیثین گھڑتا تھا
حدیث ہر نبی کے لیے اوسکی امت سے خلیل ہے اور میرا خلیل عثمان
ہے کہا ذیل مین یہ اباطیل ملطی سے ہے **حدیث** جو جنت
مین درخت ہی اوسکے ہر پتے پر یہ لکھا ہوا ہے نہین کوئی لائق
عبادت کی مگر اللہ محمد رسول اللہ کا ہے ابوبکر صدیق اور عمر (حق
باطل کے درمیان) فرق کرنے والا ہے اور عثمان ذو النورین ہے اسکو
طبرانی نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ کہا ابن حبان
نے موضوع ہے اور ایسا ہی ذہبی نے کہا ہے **حدیث**
مین اور ہارون بن عمران۔ اور یحیی بن زکریا اور

علی بن ابی طالب من طینۃ واحدۃ رواہ الخطیب عن علی مرفوعا وھو موضوع آفتہ من محمد بن خلف المروزی **حدیث** خلقت انا وعلی من نور وکنا علی یمین العرش قبل ان یخلق اللہ آدم بالفی عام ثم خلق اللہ آدم فانقلبنا فی اصلاب الرجال ثم جعلنا فی صلب عبد المطلب ثم شق اسماؤنا من اسمہ فاللہ محمود وانا محمد واللہ الاعلی وعلی علی وھو موضوع وضعہ جعفر بن احمد بن علی بن بیان وکان رافضیا وضاعا **حدیث** لقد صلت الملئکۃ علی وعلی علی سبع سنین فی ذلک انہ لم یصل معی رجل غیرہ فی اسنادہ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع منکر الحدیث قال فی اللآلی ھو من رجال ابن ماجۃ والحدیث اخرجہ ابن مردویۃ فی فضائل علی وقد رواہ ابن عدی بسند آخر عن انس مرفوعا قال فی المیزان ھذا الحدیث افک بین وقد رواہ ابن عساکر من حدیث ابی ذر **قول** علی انا الصدیق الاکبر انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یقولھا بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس بسبع سنین رواہ النسائی فی الخصائص وفی اسنادہ عباد بن عبد اللہ الاسدی وھو المتھم بوضعہ وقال ابن المدینی ضعیف الحدیث وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال فی المیزان ھذا الحدیث کذب علی علی وقد اخرجہ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط الشیخین وتعقبہ الذھبی بان عبادا ضعیف واخرجہ

علی بن ابیطالب ایک مٹی سے پیدا کیے گئے ہین اسکو خطیب نے علی سے مرفوعا روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہے آفت اسکی محمد بن خلف المروزی سے ہی **حدیث** مین اور علی نور سے پیدا کیے گئے ہین اور دو ہزار برس آدم علیہ السلام کی پیدایش سے پہلے ہم دونو داہنی طرف عرش پر تھے بعد اوسکے اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کیا پھر ہم آدمیون کی پیٹھیون مین لوٹتے چلے آئے پھر عبد المطلب کی پیٹھ مین کیے گئے پھر اللہ تعالی نے ہمارے نام اپنے نامون سے مشتق کیے پس اللہ محمود ہے اور مین محمد ہون اور اللہ اعلی ہی اور علی علی ہے یہ موضوع ہے اسکو جعفر بن احمد بن علی بن بیان نے بنایا ہے اور وہ رافضی وضاع تھا **حدیث** فرشتون نے مجھپر اور علی پر سات برس درود بھیجا ہی۔ اور میرے ساتھ سوا اوسکی اور کوئی درود نہین بھیجا گیا۔ اسکی اسناد مین محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع منکر الحدیث ہے کہا لآلی مین یہ راویان ابن ماجہ سے ہے اور اس حدیث کو ابن مردویہ نے فضائل علی مین ذکر کیا ہے اور ابن عدی نے اسکو دوسری سند سے انس سے مرفوعا روایت کیا ہی۔ کہا میزان مین یہ حدیث صریح جھوٹ ہی۔ اور ابن عساکر نے ابی ذر سے روایت کیا ہے۔ **قول** علی کا مین صدیق اکبر ہون مین عبد اللہ ہون اور اوسکے رسول کا بھائی ہون اسکو بعد میرے جھوٹا کہیگا مینے پہلے آدمیون سے سات برس نماز پڑھی ہے اسکو نسائی نے خصائص مین روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین عباد بن عبد اللہ الاسدی ہے اور وہ وضع سے متہم ہے اور کہا ابن مدینی نے ضعیف الحدیث ہی اور ابن حبان نے اسکو ثقون مین ذکر کیا ہی اور کہا میزان مین یہ حدیث علی پر کذب ہی۔ اور حاکم نے اسکو مستدرک مین نکالا ہی اور کہا شرط شیخین پر صحیح ہے اور ذہبی نے اسطرح اسکا تعقب کیا ہی کہ عباد ضعیف ہی اور

ابن ابی شیبة فی المصنف بدون قوله انا الصدیق
الاکبر من طریق زید بن وهب الجهنی مکان عباد
حدیث یا علی اخصمك بالنبوة ولا نبوة
بعدی وتخصم الناس بسبع لا یحاجك فیه احد من
قریش اولهم ایمانا بالله واوفاهم بعهد الله
واقومهم بامر الله واقسمهم بالسویة واعدلهم
فی الرعیة وابصرهم بالقضیة واعظمهم عند
الله مزیة رواه ابو نعیم عن معاذ مرفوعا و
هو موضوع آفته بشر بن ابرهیم الانصاری
وقد رواه ابو نعیم عن ابی سعید مرفوعا
حدیث انت اول من امن بی وانت اول
من یصافحنی یوم القیمة وانت الصدیق الاکبر
وانت الفاروق تفرق بین الحق والباطل وانت
یعسوب المومنین والمال یعسوب الکفار رواه
البزار عن ابی ذر مرفوعا وفی اسناده محمد بن
عبید الله بن ابی رافع متهم وعباد ضعیف رافضی
حدیث ستکون فتنة فان ادرکها احد منکم
فعلیه بخصلتین کتاب الله وعلی بن ابی طالب
فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
یقول فهو اخذ بید علی هذا اول من امن بی
وهو اول من یصافحنی یوم القیمة وهو فاروق
هذه الامة تفرق بین الحق والباطل وهو یعسوب
المؤمنین والمال یعسوب الظلمة وهو الصدیق
الاکبر وهو باب الذی اوتی منه وهو خلیفتی
من بعدی رواه العقیلی عن ابن عباس مرفوعا

ابن ابی شیبہ نے مصنف مین سوائے اس قول کو (مین
صدیق اکبر ہون) طریق زید بن وہب الجہنی سے مکان عباد
کے روایت کیا ہے **حدیث** اے علی مین نبوت کا تیرے ساتھہ
جھگڑا کرونگا حالانکہ میرے بعد نبوت نہین ہے اور تو لوگون سے سات
چیزون مین جھگڑا کریگا کوئی قریش سے تیرا مقابلہ نہ کرسکیگا
تو پہلے سب سے اللہ کے ساتھہ ایمان لایا ہے۔ اور بہت پورا کرنیوالا
اللہ تعالے کے عہد کو۔ اور بہت قائم ساتھہ امر اللہ کے۔ اور
بہت عمدہ قسمت کرنیوالا ساتھہ برابری کے اور رعیت مین بہت
عدل کرنیوالا۔ اور حادثہ مین بہت دیکھنے والا۔ اور رتبہ مین
نزدیک اللہ تعالے کے سب سے اعظم ہے اسکو ابو نعیم نے معاذ سے مرفوعا روایت
کیا ہے یہ موضوع ہے آفت اسکی بشر بن ابراہیم الانصاری ہے اور بھی اسکو ابو
نعیم نے ابی سعید سے مرفوعا روایت کیا ہے **حدیث** تو سب سے اول میرے ساتھہ
ایمان لایا ہے۔ اور تو سب سے اول قیامت کے دن میرے ساتھہ مصافحہ کریگا
اور تو صدیق اکبر ہے اور تو فاروق ہے حق باطل مین فرق کریگا
اور تو مومنون کا یعسوب ہے اور کافرونکا یعسوب مال ہے اسکو بزار نے ابی ذر
سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین محمد بن عبید اللہ بن ابی
رافع متہم ہے اور عباد ضعیف ہے رافضی ہے **حدیث** میرے بعد جلدی
فتنہ ہوگا اگر کوئی تم مین سے اوسکو پاوے تو دو خصلتونکو لازم پکڑے کتاب
اللہ اور علی بن ابی طالب کو اسلیے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہے فرماتے تھے جس حالت مین کہ وہ ہاتھہ علی کا پکڑے ہوئے
تھے یہ سب سے اول ایمان لایا ہے اور قیامت کے دن پہلے مجھسے یہی
مصافحہ کریگا اور یہ اس امت مین حق باطل کے درمیان فرق
کرنیوالا ہے اور یہ مومنون کا بادشاہ ہے اور کافرونکا بادشاہ مال ہے
اور یہ صدیق اکبر ہے اور یہ دروازہ ہے اوسکا جو مین دیا گیا ہون
اور یہی میرا خلیفہ ہے میرے بعد اسکو عقیلی نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا

وقال فی اسنادہ داھر بن یحییٰ الرازی کان
ممن یغلو فی الرفض ولا یتابع علی حدیثہ وابنہ
عبد اللہ بن داھر کذاب وھو الراوی عنہ و
قد اوردہ الحاکم من طریق اخر وقال اسنادہ
غیر صحیح وفی المیزان فی ترجمۃ اسحٰق بن بشر
الاسدی انہ کذاب وضاع واوردلہ ھذا
حدیث اما والذی نفسی بیدہ لئن
اطاعوہ یعنی علیا لیدخلن الجنۃ اجمعین
اکتعین رواہ الطبرانی عن ابن مسعود مرفوعا
وفی اسنادہ میناء مولی عبد الرحمن بن عوف
ولیس بثقۃ وقد اتہم بوضعہ وقد رواہ
الطبرانی ایضا من غیر طریقہ وذکر قصۃ
متعلقۃ بالاستخلاف قال فی اللآلی وقد
یقوی ھذا الحدیث حدیث علی قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سألت اللہ ان یقدمک
ثلاثا فابی علی الا تقدیم ابی بکر رواہ الدارقطنی
فی الافراد **حدیث** ان اخی ووزیری وخلیفتی
من اھلی وخیر من اترک بعدی یقضی دینی
ینجز موعدی علی رواہ ابن حبان عن انس مرفوعا
قال ابن الجوزی والذھبی انہ موضوع والمتہم بہ
مطر بن میمون الاسکاف **حدیث**
اولکم ورودا علی الحوض اولکم اسلاما
علی بن ابی طالب رواہ ابن عدی عن سلمان
مرفوعا وفی اسنادہ عبد الرحمن بن قیس الزعفرانی
وھو وضاع وتابعہ سیف بن محمد وھو شر منہ

اور کہا اسکی اسناد مین داہر بن یحییٰ الرازی ہے سو یہ رفض مین
بڑا غلو کرتا تھا اور اسکی حدیث پہ کوئی تابع نہین ہے اور بیٹا
اوسکا عبد اللہ بن داہر کذاب ہے اور وہی اپنے باپ سے راوی ہے اور
حاکم نے دوسرے طریق سے روایت کی ہے اور کہا اسناد اسکی صحیح
نہین ہے اور میزان کے ترجمہ اسحٰق بن بشر مین ہے کہ یہ کذاب وضاع
ہے اور یہ اسکے لیے حدیث لایا ہے **حدیث** خبردار قسم ہے
اوس ذات کی جسکے ہاتھ مین میرا نفس ہے اگر آدمی علی کی اطاعت
کرتے تو البتہ تمام جنت مین داخل ہوتے۔ اسکو طبرانی
نے ابن مسعود سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد
مین میناء غلام عبد الرحمان بن عوف کا ہے اور وہ ثقہ نہین ہے
اور وضع سے متہم ہے اور بھی طبرانی نے غیر اس طریق سے روایت
کی ہے اور بھی خلافت کو متعلق کا قصہ اوسنے ذکر کیا ہے کہا
لآلی مین اس حدیث کی تقویت حدیث علی کی کرتی ہے کہا
اوسنے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مینے اللہ
تعالے سے تیرے مقدم کرنے کا تین مرتبہ سوال کیا ہے اللہ نے
اوسے انکار کیا ہے مگر مقدم کرنا ابی بکر کا۔ اسکو دارقطنی نے
افراد مین روایت کیا ہے **حدیث** میرا بھائی اور میرا وزیر اور
میرا خلیفہ میرے اہل سے اور بہتر اوسسے جو مین اپنے پیچھے قرض ادا کرنے
کے لیے اور وعدے پورا کرنیکے لیے چھوڑون علی ہے۔ اسکو ابن حبان
نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے کہا ابن جوزی اور ذہبی نے
یہ موضوع ہے اور متہم ساتھہ اسکے مطر بن میمون الاسکاف ہے **حدیث**
تم مین سے حوض پر پہلے آنے والا وہ ہے جو اسلام پہلے لایا ہے وہ علی
بن ابی طالب ہے اسکو ابن عدی نے سلمان سے مرفوعا روایت کیا ہے
اور اسکی اسناد مین عبد الرحمان بن قیس الزعفرانی ہے اور وہ
وضاع ہے۔ اور سیف بن محمد اسکا تابع ہوا ہے اور وہ اس سے شریر ہے

وقد رواه يحيى بن هاشم السمسار متابعا
لهما وهو كذاب ورواه ابوبكر بن ابي عاصم من
طريق عبد الرزاق متابعا لهم لكن موقوفا على
سلمان قال في اللآلي وهذه متابعة قوية
جدا ولا يضر ايراده بصيغة الوقف لان لحكم
الرفع له فقد رواه كل واحد من هؤلاء الاربعة
عن سفيان الثوري ورواه ابن مردويه من طريق
محمد بن يحيى المازني عن سفيان فكان خامسا
لهم وعبد الرزاق لا يحتاج الى متابع **حديث**
من لم يقل علي خير الناس فقد كفر رواه الخطيب عن
علي مرفوعا وهو موضوع والمتهم به محمد بن
كثير الكوفي ورواه الحاكم عن ابن مسعود عن النبي
صلى الله عليه وآله وسلم عن جبريل انه قال لي
محمد علي خير البشر من ابى فقد كفر وفي اسناده محمد
بن علي الجرجاني وهو المتهم به ومحمد بن شجاع
البلخي وهو كذاب وعمر بن حفص الكوفي وليس بشيء
ورواه الخطيب عن جابر مرفوعا بهذا اللفظ
ولم يذكر جبريل وفي اسناده كذاب قال في
الميزان انه باطل **حديث** علي خير البرية
رواه ابن عدي عن ابي سعيد مرفوعا وفي
اسناده احمد بن سالم ابو سمرة ولا يحتج به وقال في
الميزان هذا الكذب قال ابن الجوزي موضوع
حديث انا دار الحكمة وعلي بابها رواه ابو نعيم
عن علي مرفوعا قال ابن الجوزي موضوع وفيه
ما سياتي في الحديث الذي بعده **حديث**

اور یحیی بن ہاشم نے دونو کا متابع ہوکر روایت کی ہے
اور وہ کذاب ہے اور ابوبکر بن ابی عاصم نے طریق عبدالرزاق
سے انکا متابع ہوکر روایت کی ہے لیکن سلمان پر موقوف ہے
اور کہا لآلی مین یہ بڑی قوی متابعت ہے اور موقوف ہونا
اسکا کچھ ضرر نہین دیتا اسلیے کہ اسکے لیے حکم رفع کا ہے انمین اور
ہر ایک نے ان چارون سے سفیان ثوری سے روایت کی ہے اور ابن
مردویہ نے طریق محمد بن یحیی المازنی سے اوسنے سفیان سے روایت
کی ہے پس یہ انکا پانچوان ہوگیا۔ اور عبدالرزاق متابع کی
حاجت نہین رکھتا۔ **حدیث** جس شخص نے علی کو خیر
الناس نہین کہا وہ کافر ہے۔ اسکو خطیب نے علی سے مرفوعا
روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے اور متہم ساتھ اسکے محمد بن
کثیر الکوفی ہے اور اسکو حاکم نے ابن مسعود سے اونہنے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے اونے جبرائیل علیہ السلام سے اسطرح روایت کی ہے کہ کہا
اونسے ای محمد علی سب لوگون سے بہتر ہے جسنے انکار کیا وہ کافر ہوا
اسکی اسناد مین محمد بن علی الجرجانی ہے اور وہ ساتھ اسکے متہم ہے اور محمد
بن شجاع البلخی ہے اور وہ کذاب ہے اور عمر بن حفص الکوفی ہے اور وہ
کچھ شے نہین ہے اور خطیب نے جابر سے مرفوعا انہی الفاظ سے روایت کی
اور ذکر جبرائیل کا نہین کیا اور اسکی اسناد مین کذاب ہے اور کہا
میزان مین یہ باطل ہے **حدیث** علی سب خلقت سے بہتر ہے
اسکو ابن عدی نے ابی سعید سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد
مین احمد بن سالم ابو سمرہ ہے اور وہ حجت پکڑنے کے لائق نہین ہے
اور کہا میزان مین یہ کذب ہے اور کہا ابن جوزی نے موضوع ہے
حدیث مین حکمت کا گھر ہون اور علی اوسکا دروازہ ہے
اسکو ابو نعیم نے علی سے مرفوعا روایت کیا ہے کہا ابن جوزی
نے موضوع ہے اور اسمین وہ شبہ ہے جو اگلی حدیث مین آئیگا **حدیث**

انا مدینة العلم وعلی بابها ومن اراد العلم
فلیات الباب رواه الخطیب عن ابن عباس مرفوعا
ورواه الطبرانی وابن عدی والعقیلی وابن حبان
عن ابن عباس ایضا مرفوعا وفی اسناد الخطیب
جعفر بن محمد البغدادی هو متهم وفی اسناد
الطبرانی ابو الصلت الهروی عبد السلام بن صالح
قیل هو الذی وضعه وفی اسناد ابن عدی احمد
ابن سلمة الجرجانی یحدث عن الثقات بالاباطیل
وفی اسناد العقیلی عمر بن اسمعیل بن مجالد کذاب
وفی اسناد ابن حبان اسمعیل بن محمد بن یوسف
ولا یحتج به وقد رواه ابن مردویه عن علی مرفوعا
وفی اسناده من لا یجوز الاحتجاج به ورواه ایضا
ابن عدی عن جابر مرفوعا بلفظ هذا یعنی علیا
امیر البررة وقاتل الفجرة منصور من نصره مخذول
من خذله انا مدینة العلم وعلی بابها فمن
اراد العلم فلیات الباب قیل لا یصح ولا اصل له
وقد ذکر هذا الحدیث ابن الجوزی فی الموضوعات
من طرق عدة وجزم ببطلان الکل وتابعه الذهبی
وغیره واجیب عن ذلک بان محمد بن جعفر
البغدادی الفیدی قد وثقه یحیی بن معین وان
ابا الصلت الهروی قد وثقه ابن معین والحاکم
وقد سئل یحیی عن هذا الحدیث فقال صحیح واخرجه
الترمذی عن علی مرفوعا واخرجه الحاکم فی
المستدرک عن ابن عباس مرفوعا وقال صحیح
الاسناد قال الحافظ ابن حجر والصواب خلاف

مین شہر علم کا ہون اور علی دروازہ اوسکا ہے اور جو شخص کہ
علم کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دروازہ سے آئے اسکو خطیب نے ابن عباس
سے مرفوعا روایت کیا ہے اور طبرانی اور ابن عدی و عقیلی اور ابن
حبان نے بھی ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ اور اسناد خطیب
مین جعفر بن محمد البغدادی ہے اور وہ متہم ہے اور اسناد طبرانی مین
ابو الصلت الہروی عبد السلام بن صالح ہے کہا گیا ہے اسی نے
اسکو بنایا ہے اور اسناد ابن عدی مین احمد بن سلمہ الجرجانی ہے
وہ ثقون سے جھوٹی حدیثین روایت کرتا ہے اور اسناد عقیلی مین
عمرو بن اسمعیل بن مجالد کذاب ہے اور اسناد ابن حبان مین
اسمعیل بن محمد بن یوسف ہے اور وہ حجت پکڑنے کی لائق نہین
اور ابن مردویہ نے بھی علی سے مرفوعا روایت کی ہے اور
اسکی اسناد مین وہ شخص ہے جس سے حجت پکڑنی جائز نہین ہے
اور بھی ابن عدی نے جابر سے ساتھ ان الفاظ کے روایت کی
ہے یعنی علی نیک آدمیون کا امیر ہے اور فاجرون کا قاتل ہے جو اسکو
مدد دے وہ منصور ہے اور جو اوسکو خوار کرے وہ خود خوار ہے مین شہر علم
کا ہون اور علی دروازہ اوسکا ہے پس جو شخص علم کا ارادہ کرے تو
چاہیے کہ دروازہ سے آئے کہا گیا ہے یہ صحیح نہین اور اسکا کچھہ اصل نہین بعد
ابن جوزی نے اس حدیث کو کئی طرق سے موضوعات مین روایت کیا
ہے اور تمام کے بطلان کا جزم کیا ہے اور ذہبی وغیرہ بھی اسی کے تابع ہوئے
ہین اور بعضون نے اسکا یون جواب دیا ہے کہ محمد بن جعفر البغدادی الفیدی
کی یحیی بن معین نے توثیق کی ہے اور ابا الصلت ہروی کی ابن معین اور
حاکم نے توثیق کی ہے اور یحیی سے یہ حدیث پوچھی گئی اونسے جواب
دیا یہ صحیح ہے اور ترمذی نے علی سے مرفوعا روایت کیا ہے اور حاکم نے
مستدرک مین ابن عباس سے مرفوعا روایت کی ہے۔ اور کہا
صحیح الاسناد ہے کہا حافظ ابن حجر نے صواب

قولهما معا يعني ابن الجوزي والحاكم وان الحديث من قسم الحسن لا يرتقي الى الصحة ولا ينحط الى الكذب انتهى وهذا هو الصواب لان يحيى بن معين والحاكم قد خولفا في توثيق ابي الصلت ومن تابعه فلا يكون مع هذا الخلاف صحيحا بل حسنا لغيره لكثرة طرقه كما بيناه وله طرق اخرى ذكرها صاحب اللآلي وغيره **حديث** كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يوحى اليه وراسه في حجر علي فلم يصل العصر حتى غربت الشمس فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم لعلي صليت قال لا قال اللهم ان كان في طاعتك وطاعة رسولك فاردد عليه الشمس قالت اسماء فرأيتها غربت ثم رأيتها طلعت بعد ما غربت رواه الجوزقاني عن اسماء بنت عميس وقال انه مضطرب منكر وقال ابن الجوزي موضوع وفضيل بن مرزوق المذكور في اسناده قال ابن حبان يروي الموضوعات ورواه ابن شاهين من غير طريقه وفي اسناده احمد بن محمد بن عقدة رافضي رمي بالكذب ورواه ابن مردويه عن ابي هريرة مرفوعا وفي اسناده داود بن فراهيج وهو ضعيف قال في اللآلي فضيل ثقة صدوق احتج به مسلم في صحيحه واخرج له الاربعة وابن عقدة من كبار الحفاظ وقد كذب الدارقطني من اتهمه بالوضع وقواه قوم وضعفه آخرون وداود بن فراهيج مختلف فيه وقد وثقه قوم

ان دونو کے برخلاف ہی یعنے ابن جوزی اور حاکم کی اور حدیث قسم حسن سے ہے صحت کی درجہ کو نہیں پہونچتی اور نہ کذب کی حد تک اسکا انحطاط ہوتا ہی انتہے اور یہی صواب ہی اسلیے کہ یحیٰے بن معین اور حاکم توثیق ابی الصلت مین اور جو اسکا تابع ہوا ہے خلاف کیے گئے ہین پس اس خلاف کی موجب صحیح نہ ہوئی بلکہ حسن لغیرہ ہوگی بسبب بہت طرق کے جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہے اور اسکے لیے اور طرق بھی ہین انکو صاحب لآلی وغیرہ نے ذکر کیا ہی **حدیث** ایکدفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف وحی آیا اور آپ کا سر مبارک علی کی گود مین تہا اوسنے نماز عصر کی نہ پڑہی تہی تا کہ آفتاب غروب ہوگیا۔ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے پوچہا کیا تو نے نماز پڑہی ہے کہا اوسنے نہین تب آنحضرت نے دعا کی ای اللہ یہ تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت مین تہا اسکے واسطے آفتاب لوٹا دے کہا اسمانے پہلے ہم نے آفتاب غروب ہوگیا دیکہا پہر ہمنے دیکہا کہ بعد غروب ہونے کے چڑہا ہے۔ اسکو جوزقانی نے اسما بنت عمیس سے روایت کیا ہی اور کہا یہ مضطرب منکر ہی اور کہا ابن جوزی نے موضوع ہی اور فضیل بن مرزوق جو اسناد مین مذکور ہے کہا ابن حبان نے یہ موضوعہ حدیثین روایت کرتا ہی اور ابن شاہین نے اسکو غیر اس طریق سے روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین احمد بن محمد بن عقدہ رافضی ہے اسکو کذب کی تہمت لگائی گئی ہی اسکو ابن مردویہ نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین داؤد بن فراہیج ہے اور وہ ضعیف ہے کہا لآلی مین فضیل ثقہ صدوق ہی اسکے ساتھ مسلم نے صحیح مین حجت پکڑی ہی اور اسکو چاروں نے اور ابن عقدہ عظیم القدر حافظوں سے روایت کیا ہی اور جسنے اسکو وضع کی تہمت لگائی ہی دارقطنی نے اسکی تکذیب کی ہی اور ایک قوم نے اوسکی تقویت کی ہی اور دوسری قوم نے اسکو ضعیف کہا ہی اور داؤد بن فراہیج مختلف فیہ ہے

وقد رواه الطحاوی فی مشکل الحدیث من
طریقین وقال هما ثابتان ورواتهما ثقات و
قد رواه الطبرانی وقد ذکر له صاحب اللآلی طرقا
والف فی ذلک جزءا **حدیث** انه قال رسول
الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم لعلی حین خرج
الی غزوة تبوک وخلف علیا بالمدینة فقال له
ان المدینة لا تصلح الا بی او بک وانت منی بمنزلة
هرون من موسی الا انه لا نبی بعدی رواه ابن حبان
عن سعد بن ابی وقاص مرفوعا وقال باطل فی
اسناده حفص بن عمر الایلی کذاب یحدث عن
الائمة بالبواطیل ورواه الحاکم فی المستدرک
من حدیث علی وقال صحیح الاسناد وتعقبه الذهبی
بان فی اسناده حکیم بن جبیر وهو ضعیف و
عبد الله بن بکر الغنوی وهو منکر الحدیث و
قد رواه ابن حبان من غیر طریقه عن عائشة
مرفوعا وفی اسناده الحسن بن علی العدوی وقال
انه الذی صنعه وقد رواه ابن النجار من غیر طریقه
واما اصل الحدیث وهو قوله انت منی بمنزلة
هرون من موسی فهو فی الصحیحین وغیرهما
حدیث النظر الی علی عبادة رواه الطبرانی عن ابن
مسعود مرفوعا وفی اسناده یحیی بن عیسی الرملی
ولیس بشیء ولکنه قد تابعه منصور بن ابی
الاسود کما رواه الشیرازی فی الالقاب وتابعه
ایضا عاصم بن عمر البجلی کما رواه ابو نعیم فی
فضائل الصحابة کلهم عن الاعمش وقد اخرج

اور طحاوی نے اسکو مشکل الحدیث مین دو طرق سے روایت کیا ہے
اور کہا یہ دونو طرق ثابت ہین اور راوی انکے ثقہ ہین اور طبرانی
نے اسکو بھی روایت کیا ہے اور صاحب لآلی نے اسکیلیے کئی طرق
ذکر کیے ہین اور اسمین ایک جزو لکھی ہے **حدیث** جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک کیطرف نکلے اور علی کو مدینہ مین پیچھے
رہنے کے واسطے حکم دیا اوسنے کہا مجھے آپ عورتون اور لڑکون
مین پیچھے چھوڑتے ہو آپنے اوسکو فرمایا مدینہ نہین صلاحیت رکھتا
مگر ساتھ میرے یا تیرے اور تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہی موسے سے مگر یہ کہ
میرے بعد کوئی نبی نہین ہے اسکو ابن حبان نے سعد بن ابی وقاص سے
مرفوعا روایت کیا ہی اور کہا باطل ہی اسلیے کہ اسکی اسناد مین حفص بن
عمر الایلی کذاب ہی اماموں سے جھوٹی حدیثین روایت کرتا ہے اور حاکم
نے اسکو مستدرک مین علی سے روایت کیا ہی اور کہا صحیح الاسناد ہے
اور ذہبی نے اسکا اسطرح تعقب کیا ہی کہ اسکی اسناد مین حکیم بن جبیر ہے اور
وہ ضعیف ہی اور عبد اللہ بن بکر الغنوی ہے اور وہ منکر الحدیث ہی اور ابن
حبان نے غیر اس طریق سے عائشہ سے مرفوعا روایت کی ہی اور اسکی اسناد
مین حسن بن علی العدوی ہے اور کہا اوسنے یہ حدیث بنائی ہے اور
ابن نجار نے غیر اس طریق سے روایت کیا ہو لیکن اصل اس
حدیث کا یعنے یہ قول (تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہی موسے سے) یہ صحیحین
وغیرہ مین ہے **حدیث** علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے
اسکو طبرانی نے ابن مسعود سے مرفوعا روایت کیا ہے اور
اسکی اسناد مین یحیی بن عیسے الرملی ہے اور وہ کچھ شے
نہین ہے لیکن اسکا تابع منصور بن الاسود ہوا ہی جیسا کہ شیرازی
نے القاب مین روایت کی ہے اور عاصم بن عمر البجلی بھی اسکا
تابع ہوا ہے جیسا کہ ابو نعیم نے فضائل الصحابہ مین
سب نے اعمش سے روایت کی ہے اور + + +

الحاکم فی المستدرک من طریق یحیی المذکور
ومن طریق عاصم ورواہ الخطیب عن ابی
ھریرۃ مرفوعا وفی اسنادہ محمد بن ایوب
بن الضریس یروی الموضوعات ومحمد بن
اسمعیل الرازی قال الذھبی فی المیزان ھو
المتھم بوضعہ ورواہ ابن ناصر عن ابن عباس
مرفوعا وفی اسنادہ عبادۃ الحمانی قال احمد
وغیرہ کذاب وفی اسنادہ ایضا یزید بن زیاد
قال النسائی متروک ورواہ الدارقطنی عن
جابر مرفوعا وابن عدی عن انس مرفوعا وفی
اسنادھما العدوی ولا یحتج بہ ورواہ ابن عدی
باسناد اخر فیہ محمد بن القسم الاسدی قیل
کذاب و قال فی اللآلی ھو من رجال الترمذی
وقد روی احمد بن ابی خیثمۃ عن ابن معین انہ
قال ثقۃ ورواہ ابن عدی ایضا عن ثوبان مرفوعا
وفی اسنادہ یحیی بن سلمۃ بن کہیل قیل ھو
متروک قال فی اللآلی ھو من رجال الترمذی
قال فی المیزان وقد قواہ الحاکم وحدہ واخرجہ
فی المستدرک فلم یصب ورواہ ابن مردویہ عن
ابی سعید مرفوعا وفی اسنادہ محمد بن یوسف
الکدیمی وضاع وقد رواہ الحاکم فی المستدرک
من غیر طریقہ وقال صحیح الاسناد ورواہ
الطبرانی عن عمران بن حصین مرفوعا وابو نعیم
عن عائشۃ مرفوعا وفی اسنادہ عبادۃ بن
صھیب وھو متروک ورواہ ابن ابی الفراتی

حاکم نے مستدرک مین طریق یحیے بن مذکور اور طریق عاصم سے
روایت کی ہی اور خطیب نے ابی ہریرہ سے مرفوعًا روایت کی ہی اور اسکی
اسناد مین محمد بن ایوب بن ضریس ہے یہ موضوعات روایت
کرتا ہے اور محمد بن اسمعیل الرازی کہا ذہبی نے میزان مین یہ وضع
کے ساتھہ متہم ہی اور ابن ناصر نے ابن عباس سے مرفوعًا روایت کی
ہے اور اسکی اسناد مین عبادۃ الحمانی ہے کہا احمد وغیرہ نے یہ کذاب ہے
اور بھی اسکی اسناد مین یزید بن زیاد ہے کہا نسائی
نے متروک ہی۔ اور اسکو دارقطنی نے جابر سے مرفوعًا اور
اور ابن عدی نے انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور ان
دونو کی اسناد مین عدوی ہے اور حجت کے لائق نہین ہے
اور ابن عدی نے دوسرے اسناد سے جسمین محمد بن قاسم
الاسدی ہے روایت کیا ہے کہا گیا ہے یہ کذاب ہی اور
کہا لآلی مین یہ راویان ترمذی سے ہے اور احمد بن ابی خیثمہ نے
ابن معین سے روایت کی ہے کہ یہ ثقہ ہے اور اسکو ابن عدی
نے بھی ثوبان سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین
یحیے بن سلمہ بن کہیل ہے کہا گیا ہے وہ متروک ہی کہا لآلی
مین یہ راویان ترمذی سے ہے کہا میزان مین اسکی اکیلے
حاکم نے تقویت کی ہے۔ اور مستدرک مین لایا ہی اور
صواب کو نہین پہونچا اور اسکو ابن مردویہ نے ابی سعید سے مرفوعًا
روایت کیا ہے۔ اور اسکی اسناد مین محمد بن یوسف الکدیمی
وضاع ہے اور حاکم نے بھی مستدرک مین غیر اس طریق سے
روایت کی ہی اور کہا صحیح الاسناد ہے اور طبرانی نے
اسکو عمران بن حصین سے مرفوعًا اور ابو نعیم نے عائشہ سے
مرفوعًا روایت کیا ہے۔ اور اسکی اسناد مین عبادہ بن
صہیب ہی اور وہ متروک ہی اور ابن ابی الفراتی نے اسکو

فی جزئه عن جابر و معاذ مرفوعا فظهر بهذا
ان الحدیث من قسم الحسن لغیره لا صحیحا
کما قال الحاکم و لا موضوعا کما قال ابن الجوزی
حدیث امر رسول الله صلی الله علیه و آله
وسلم بسد الابواب الشارعة فی المسجد و ترک
باب علی رواه احمد فی المسند عن ابن عمرو
عبد الله بن الرقیم الکنانی مرفوعا و رواه ابو
نعیم عن ابن عباس مرفوعا و رواه النسائی
عن زید بن ارقم مرفوعا و روی النسائی ایضا ما
یشهد له عن سعد بن ابی وقاص قال ابن الجوزی
طرقه کلها باطلة اما حدیث ابن عمر فلکون فی
اسناده هشام بن سعد قال ابن معین لیس
بشیٔ و اما حدیث عبد الله بن الرقیم فلکونه
فی اسناده عبد الله بن بشیر و هو کذاب و
اما حدیث ابن عباس فلکون فی اسناده یحیی بن
عبد الحمید الحمانی قال ابن حبان کذاب و اما
حدیث زید بن ارقم فلکون فی اسناده میمون مولی
عبد الرحمن بن سمرة قال ابن معین لا شیٔ
و اما حدیث سعد بن ابی وقاص فلکون فی اسناده
عبد الله بن شریک المتقدم و الحرث بن مالک
قال النسائی لا اعرفه و قد روی هذا الحدیث
الخطیب عن جابر مرفوعا و فی اسناده مجاهیل قال
یحیی هذه الاحادیث من وضع الرافضة
قابلوا به حدیث ابی بکر فی الصحیح قال ابن حجر فی
القول المسدد فی الذب عن مسند احمد قوله

اپنی جزو مین جابر اور معاذ سے مرفوعًا روایت کیا ہی پس اس سے
ظاہر ہوا کہ یہ حدیث قسم حسن لغیرہ سے ہی نہ صحیح جیسا کہ حاکم نے
کہا ہی اور نہ موضوع جیسا کہ ابن جوزی نے کہا ہے **حدیث**
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم دیا کہ مسجد مین جو دروازے
شارع ہین بند کیے جاوین اور علی کا دروازہ چھوڑ دیا اسکو
احمد نے مسند مین ابن عمر اور عبد اللہ بن الرقیم الکنانی سے
مرفوعًا روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے ابن عباس سے مرفوعًا
روایت کیا ہی اور نسائی نے زید بن ارقم سے مرفوعًا اور بھی
نسائی نے شاہد اسکا سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے
کہا ابن جوزی نے سب طرق اسکے باطل ہین لیکن حدیث
ابن عمر کی اسلیے کہ اسکی اسناد مین ہشام بن سعد ہی کہا ابن
معین نے یہ کچھ شے نہین ہی۔ اور حدیث عبد اللہ بن رقیم کی
اسلیے کہ اوسکی اسناد مین عبد اللہ بن بشیر ہے اور وہ
کذاب ہی۔ اور حدیث ابن عباس کی اسلیے کہ اسکی اسناد
مین یحیے بن عبد الحمید الحمانی ہے کہا ابن حبان نے کذاب ہے
اور حدیث زید بن ارقم کی اسلیے کہ اسکی اسناد مین میمون غلام
عبد الرحمان بن سمرہ کا ہے کہا ابن معین نے یہ کچھ شے نہین اور
حدیث سعد بن ابی وقاص کی اسلیے کہ اسکی اسناد مین عبد اللہ
بن شریک جو پہلے گذر چکا ہے اور حارث بن مالک ہے
کہا نسائی نے مین اسکو نہین جانتا اور یہ حدیث کو خطیب نے
جابر سے مرفوعًا روایت کیا ہے۔ اور اسکی اسناد
مین مجہول ہین۔ کہا یحیے نے یہ حدیثین رافضیون
کی بناوٹ ہین۔ اونہون نے حدیث ابی بکر کا جو صحیح
مین ہے مقابلہ کیا ہے۔ کہا ابن حجر نے القول
المسدد فی الذب عن مسند احمد مین قول +

ابن الجوزی فی هذا الحدیث انه باطل و
انه موضوع دعوی لم یستدل علیها الا بمخالفته
الحدیث الذی فی الصحیحین وهذا اقدام علی
رد الاحادیث الصحیحة بمجرد الوهم ولا ینبغی
الاقدام علی الحکم بالوضع الا عند عدم امکان
الجمع ولا یمکن من تعذر الجمع فی الحال انه
لا یمکن بعد ذلک لان فوق کل ذی علم علیم
قال وهذا الحدیث من هذا الباب هو حدیث
مشهور له طرق متعددة کل طریق منها علی
انفرادها لا تقصر عن رتبة الحسن ومجموعها
مما یقطع بصحته علی طریقة کثیر من اهل الحدیث
واما کونه معارضا لما فی الصحیحین فغیر مسلم
لیس بینهما معارضة الی اخر کلامه قلت ما
ذکره من قوله ولا ینبغی الاقدام علی الحکم بالوضع
الا عند عدم امکان الجمع کلام غیر صحیح فانه
اذا تعذر الجمع لا یحل لاحد ان یحکم بوضع
المرجوح بل غایته ما یلزم تقدیم الراجح علیه و
ذلک لا یستلزم کونه موضوعا بلا خلاف
وقد جمع اهل العلم بین هذا الحدیث وحدیث
ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم امر بسد الخوخ
فی المسجد الا خوخة ابی بکر الثابت فی الصحیح بان
سد الابواب غیر سد الخوخ وبالجملة فالحدیث
ثابت لا یحل لمسلم ان یحکم ببطلانه وله طرق
کثیرة جدا قد اوردها صاحب اللآلی وقد
صح حدیث زید بن ارقم فی المستدرک وکذلک

ابن جوزی کا اس حدیث مین (کہ یہ باطل ہی اور موضوع ہی)
مجرد دعوی ہے اسپر دلیل سوا اسکے کہ یہ صحیحین کی حدیث کی
مخالف ہی اور کوئی نہین اور یہ مجرد وہم سے صحیح حدیثون کے
رد کرنے پر پیشدستی کرنی ہے حالانکہ وضع کے حکم کے ساتھ
اسپر اقدام کرنا لائق نہین مگر اسوقت کہ جمع کرنا ممکن نہو اور
فی الحال جمع کے مشکل ہونے سے یہ ممکن نہین ہو سکتا کہ
اسکے بعد بھی ممکن نہو اسلیے کہ ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا
ہے کہا اوسنے اور یہ حدیث اسی باب سے ہے یہ حدیث مشہور
ہے اسکے لیے بہت ہین ہر طریق اسکا بانفرادہ حسن کے رتبہ سے
کم نہین اور اسکے مجموعہ کی صحت پر بہت محدثون نے یقین
کیا ہے لیکن اسکا صحیحین کے معارض ہونا مسلم نہین کوئی
ان دونون مین معارضہ نہین ہے تا آخر کلام تک مین کہتا
ہون یہ قول جو اوسنے ذکر کیا ہے (کہ اسکی وضع کے حکم کے
ساتھ اقدام کرنا لائق نہین مگر اوسوقت کہ جمع کرنا ممکن نہ
ہو) صحیح نہین ہے اسلیے کہ جب جمع کرنا مشکل ہو تو کسی کو
مرجوح پر موضوع کا حکم کرنا حلال نہین بلکہ غائت یہی کہ تقدیم
راجح کی اوسپر لازم آتی ہے اور یہ بات بلا خلاف اسکے موضوع
ہونے کو لازم نہین پکڑتی اور اہل علم نے درمیان اس حدیث
کے اور درمیان اوس حدیث کی جو صحیح مین ثابت ہی کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین کہڑکیون کے بند کرنے
کا حکم دیا سوای کہڑکی ابی بکر کے اسطرح جمع کیا ہے کہ دروازون
کا بند کرنا کہڑکی کا بند کرنا نہین ہے حاصل یہ کہ یہ حدیث ثابت ہے
کسی مسلمان کو اسکے بطلان کا حکم کرنا حلال نہین اور
اس کے لیے بہت طرق ہین انکو صاحب لآلی
لایا ہے اور حدیث زید بن ارقم کی مستدرک مین صحیح

الضيا في المختارة واعلاله بميمون غير صحيح فقد
وثقه غير واحد وصححه الترمذي واما حديث
ابن عمر فقد رواه احمد في المسند باسناد رجاله
ثقات وليس فيه هشام بن سعد والكلام على رد
ما قاله ابن الجوزي يطول وفيما ذكرناه كفاية
ان شاء الله تعالى **حديث** انه صلى الله عليه
وآله وسلم قال لعلي لا يحل لاحد ان يجنب في هذا
المسجد غيري وغيرك رواه ابن مردوية عن ابي
سعيد مرفوعا وفي اسناده عطية العوفي وهو ضعيف
وقد اخرجه الترمذي من طريقه وحسنه قال
النووي انما حسنه الترمذي لشواهده قال
في اللآلي واخرجه البيهقي في سننه وورد من طرق
ثم ذكر اسناد البزار عن سعد بن ابي وقاص
مرفوعا ورواه ابن منيع في مسنده عن جابر رفعه
ورواه ابن ابي شيبة في مسنده عن ام سلمة
مرفوعا **حديث** امرنا رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم ان نعرض اولادنا على حب
علي بن ابي طالب رواه الحسن بن علي العدوي
عن جابر مرفوعا قال ابن حبان باطل **حديث**
حب علي ياكل السيئات كما تاكل النار الحطب رواه
الخطيب عن ابن عباس مرفوعا وقال باطل +
حديث من اراد ان ينظر الى آدم في علمه و
نوح في فهمه وابرهيم في حكمه ويحيى في زهده
وموسى في بطشه فلينظر الى علي رواه الحاكم
عن ابي الحمراء مرفوعا قال ابن الجوزي موضوع

ضیا کی مختارہ مین صحیح ہوئی ہے اور اسکا میمون کے ساتھہ علت
بیان کرنی صحیح نہین ہے اسلیے کہ بہت لوگون نے اسکی توثیق کی
ہے اور ترمذی نے اسکی تصحیح کی ہی اور لیکن حدیث ابن عمر
کی جو احمد نے مسند مین روایت کی ہی اسکی اسناد کے راوی ثقہ
ہین اور اسمین ہشام بن سعد ہے اور ابن جوزی کے رد کرنی
پر کلام لمبی ہو جاتی ہے اور انشاء اللہ تعالی ہمارے ذکر مین کفایت
ہے **حدیث** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو فرمایا کہ سوا میرے
اور تیرے اور کسی کو اس مسجد مین جنبی ہونا حلال نہین ہے، اسکو
ابن مردویہ نے ابی سعید سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین
عطیۃ العوفی ہی اور وہ ضعیف ہی اور ترمذی اسکو اس طریق سے
لایا ہی اور اوسنے حسن کہا ہی کہا نووی نے ترمذی نے بسبب بہت شواہد
کے اسکو حسن کہا ہی کہا لآلی مین بیہقی اسکو سنن مین بہت طرق
سے لایا ہی پہر اوسنے اسناد بزار کی سعد بن ابی وقاص سے مرفوعا ذکر کی
ہے اور ابن منیع نے مسند مین جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے
اور ابن ابی شیبہ نے مسند مین ام سلمہ سے مرفوعا روایت کیا ہی
حدیث ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی کہ ہم
اپنی اولاد کو علی کی محبت پر پیش کرین۔ اسکو حسن بن علی
العدوی نے جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے کہا ابن حبان
نے باطل ہے **حدیث** علی کی محبت برائیون کو کہاتی
ہے جیسا کہ آگ ایندہن کو کہاتی ہے اسکو خطیب نے ابن
عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ اور کہا باطل ہے
حدیث جو شخص آدم کا علم اور نوح کا فہم اور ابراہیم
کی حکمت اور یحیی کا زہد۔ اور موسے کا غلبہ دیکھنا چاہی
تو چاہیے کہ علی کی طرف دیکھے اسکو حاکم نے ابی الحمرا
سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ کہا ابن جوزی نے موضوع ہے

وفی اسنادہ ابو عمر الازدی متروک قال فی
اللآلی لہ طریق اخر عند الدیلمی ثم ذکرہا
ورواہ ابن شاہین عن ابی سعید مرفوعاً
حدیث اسمی فی القرآن والشمس وضحاہا
واسم علی والقمر اذا تلاہا واسم الحسن و
الحسین فی النہار اذا جلہا واسم بنی امیۃ
واللیل اذا یغشہا الخ رواہ الخطیب فی السابق
واللاحق عن ابن عباس مرفوعاً وہو موضوع
کما قال الخطیب وفی اسنادہ مجاہیل وقال فی
المیزان ہذا خبر کذب **حدیث**
ان اللہ لم یبعث نبیا الا بین لہ من یلی بعدہ
فہل بین لک قال الا تم رسالتہ بعد ذلک
فقال علی بن ابی طالب رواہ العقیلی عن سلمان
مرفوعاً وفی اسنادہ مجہولان وضعیف **حدیث**
لما ان عرج بالنبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم الی السماء
السابعۃ واراہ اللہ من العجائب فی کل سماء
فلما اصبح جعل یحدث الناس من عجائب ربہ
وکذبہ من اہل مکۃ وصدقہ من صدقہ
فعند ذلک انقض نجم من السماء فقال النبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ و الہ وسلم فی دار من وقع ہذا
النجم فہو خلیفتی من بعدی وطلبوا ذلک النجم
فوجدوہ فی دار علی بن ابی طالب فقال اہل
مکۃ ضل محمد وغوی وہوی اہل بیتہ ومال
الی ابن عمہ فعند ذلک نزلت ہذہ السورۃ و
النجم اذا ہوی رواہ الجوزقانی عن ابن عباسؓ

اور اسکی اسناد مین ابو عمر الازدی متروک ہی کہا لالی مین اسکی
لیے اور طرق دیلمی مین ہے پہر اوسنے اسکو ذکر کیا اور ابن
شاہین نے اسکو ابی سعید سے مرفوعاً روایت کیا ہے +
حدیث میرا نام قرآن مین والشمس وضحاہا ہے اور علی کا نام
والقمر اذا تلاہا ہے اور نام حسن اور حسین کا والنہار اذا
جلہا ہا ہے اور نام بنی امیہ کا واللیل اذا یغشہا ہے الخ اسکو
خطیب نے السابق واللاحق مین ابن عباس سے مرفوعاً روایت
کیا ہے اور یہ موضوع ہے جیسا کہ خطیب نے کہا ہے اور اسکی
اسناد مین مجہول ہین اور کہا میزان مین یہ خبر کذب ہے،
حدیث اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہین بہیجا مگر اوسکو
بتا دیا کہ تیرے بعد فلان شخص ہو گا کیا آپ کی واسطے (اللہ
تعالیٰ نے) بیان کیا ہے فرمایا نہین پہر مینے بعد اسکے آپ سے
پوچہا۔ فرمایا وہ علی بن ابی طالب ہی۔ اسکو عقیلی نے
سلمان سے مرفوعاً روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین دو مجہول اور
ایک ضعیف ہے، **حدیث** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ساتوین آسمان
کیطرف عروج کیا اور اللہ تعالیٰ نے اوسکے عجائبات ہر آسمان مین
دکہلائی۔ جب صبح ہوئی تو لوگون سے عجائبات اپنے رب کے بیان
کرنے لگے۔ اور اہل مکہ سی بعضون نے آنحضرت کی تکذیب کی اور بعضون
نے تصدیق کی تب اوسوقت آسمان سے ایک ستارہ ٹوٹا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جسکے گہر مین یہ ستارہ گریگا میرے بعد وہ میرا
خلیفہ ہی لوگون نے اوس ستارہ کی تلاش کی اوسکو علی بن
ابی طالب کے گہر مین پایا اہل مکہ نے کہا محمد گمراہ ہو گیا بہک گیا
اوسنے اپنی اہل بیت کی حرص اور اپنے چچا کے بیٹے کی
طرف جہک گیا ہی۔ اوسوقت مین یہ سورت نازل
ہوئی (قسم ہے ستارے کی جب وہ ٹوٹے اسکو جوزقانی نے ابن عباس سے

مرفوعا وفی اسناده ثلاثة کذابون وهو موضوع
بلا ریب **حدیث** وصیی وموضع سری و
خلیفتی فی اهلی وخیر من اخلف بعدی علی رواه
ابن ناصر عن سلمان مرفوعا قال عبد الغنی
اکثر رواته مجهولون وضعفاء وقال الجوزقانی
باطل لا اصل له ورواه الازدی بلفظ سال رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم من وصیه فقال من کان
وصی موسی قال یوشع قال فان وصیی ووارثی
یقضی دینی وینجز موعدی وخیر من اخلف بعدی
علی وفی اسناده متروک وضعیف ورواه ابن حبان
بنحوه وهو من نسخة موضوعة ورواه العقیلی
بلفظ وصیی علی بن ابی طالب قال فی المیزان هذا
کذب ورواه الحاکم عن بریدة مرفوعا وفی اسناده
وضاع **حدیث** انه صلی الله علیه وآله وسلم
قال لانس اول من یدخل علیک من هذا
الباب امیر المؤمنین وسید المسلمین وقائد
الغر المحجلین وخاتم الوصیین قال انس فقلت
اللهم اجعله رجلا من الانصار اذ جاء علی فقال
من هذا یا انس فقلت علی فقام مستبشرا
فاعتنقه ثم جعل یمسح عرق وجهه ویمسح عرق
علی بوجهه فقال علی یا رسول الله لقد رایتک
صنعت شیئا ما صنعت بی قط قال وما یمنعنی
انت تودی عنی وتسمعهم صوتی وتبین لهم ما
تعلقوا فیه بعدی رواه ابو نعیم قال فی المیزان
هذا الحدیث موضوع ورواه الجوزقانی عن ابی ذر

مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین تین کذاب ہین
اور یہ بلا شک موضوع ہے **حدیث** میرا وصی اور میرے بھید
کی جگہ اور میرے اہل مین میرا خلیفہ اور بہتر اونسے جو اپنے بعد مین
اپنا خلیفہ بناؤن علی ہے اسکو ابن ناصر نے سلمان سے مرفوعًا
روایت کیا ہی کہا عبد الغنی نے اکثر راوی اسکے مجہول اور
ضعیف ہین اور جوزقانی نے باطل ہی اسکا کچھہ اصل نہین اور
ازدی نے اسکو ان الفاظ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وصی کی بابت پوچھے گئے فرمایا موسٰی کا کون وصی تہا کہا یوشع
فرمایا آنحضرت نے میرا وصی اور میرا وارث جو میرا قرض ادا کرے اور میرے
وعدے پورے کرے اور بہتر اونسے جو اپنے بعد مین اپنا خلیفہ بناؤن
علی ہے اور اسکی اسناد مین متروک اور ضعیف ہے اور ابن حبان نے اسکی
مثل روایت کی ہی اور یہ نسخہ موضوعہ سے ہی اور عقیلی نے ان لفظون سے
روایت کی ہی میرا وصی علی بن ابی طالب ہے کہا میزان مین یہ کذب ہے
اور حاکم نے بریدہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین وضاع ہے
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کو کہا اس دروازے سے
پہلے جو تجھپر داخل ہوگا وہ امیر المؤمنین اور سید المسلمین ہے اور پانچ
کلیان کا کھینچنے والا ہی اور وصیون کا خاتم ہے کہا انس نے مینے
کہا اے اللہ وہ مرد انصار سے کر جب علی آیا فرمایا اے انس یہ کون ہے مینے
کہا علی ہے آنحضرت خوشی مین کہڑے ہوئے اور اوس سے
معانقہ کیا پھر اوسکے منہ سے پسینہ اپنے منہ کے ساتھہ پونچھنے لگے
علی نے کہا اے رسول اللہ میرے ساتھہ آپنے آج ایسی شئے کی ہی جو
آگے کبھی نہین کی فرمایا کیا چیز مجھے منع کرتی ہے حالانکہ تو مجھسے
ادا کریگا اور اونکو میرا آواز سنائیگا اور تو میرے بعد جسمین وہ
تفرقہ کرینگے بیان کریگا اسکو ابو نعیم نے روایت کیا ہی کہا میزان
مین یہ حدیث موضوع ہے اور جوزقانی نے اسکو اسطرح ابی ذر سے

مرفوعاً انا خاتم النبیین کذلک علی
وذریتہ یختمون الاوصیاء وھو موضوع قول
علی بایع الناس لابی بکر وانا واللہ اولی منہ
واحق بھا منہ فسمعت واطعت مخافۃ ان
یرجع الناس کفارا یضرب بعضھم رقاب بعض
بالسیف ثم بایع الناس عمر وانا واللہ اولی بالامر
منہ واحق بہ فسمعت واطعت خوفا ان
یرجع الناس کفارا یضرب بعضھم رقاب بعض
بالسیف ثم انتم تریدون ان تبایعوا عثمان اذن
اسمع واطیع ان عمر جعلنی فی خمسۃ نفر انا سادسھم
لا یعرف لی فضلا علیھم الخ رواہ العقیلی
مطولا عن عامر بن واثلۃ الکنانی ابی الطفیل
عن علی وقال فیہ رجلان مجھولان وقال
ابن الجوزی ھو موضوع وقال فی المیزان ھذا
خبر منکر غیر صحیح وحاشا امیر المؤمنین
من قول ھذا حدیث ان رب العلمین
عھد الی علی بن ابی طالب فقال انہ رایۃ الھدی
ومنار الایمان وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی
علی بن ابی طالب امینی غدا فی القیمۃ علی
حوضی وصاحب لوائی وتقتی علی مفاتیح خزائن
جنۃ ربی رواہ ابو نعیم عن انس مرفوعا قال
ابن عدی باطل لاھز بن عبد اللہ المذکور
فی اسنادہ غیر ثقۃ ولا مامون یروی عن الثقات
المناکیر قال فی المیزان ھو من ابرد الموضوعات
حدیث انہ اقبل علی بن ابی طالب فتر خرج

مرفوعاً روایت کی ہی جیسا کہ مین خاتم نبیون کا ہون ایسا ہی
علی اور اولاد اوسکی خاتم وصیون کی ہی اور یہ موضوع ہے قول
علی کا لوگون نے ابی بکر سے بیعت کی حالانکہ مین قسم اللہ کی اوس سے
بہتر اور زیادہ تر اوس سے خلافت کا مستحق ہون مینے اوسکی حکم کو
سنا اور اوسکی اطاعت کی اس خوف سے کہ لوگ کافر نہ ہو جاویں
ایک دوسرے کی گردن تلوار سے کاٹنی شروع نہ کر دین پہر لوگون نے
عمر کی بیعت کی حالانکہ مین قسم اللہ کی اوس امر کی لائق زیادہ
مستحق ہون سنا مینے اور اوسکی اطاعت کی اس خوف سے کہ لوگ کافر
ہو جاینگی ایک دوسیرکی گردن تلوار کے ساتھہ مارنی شروع کردینگے
پہر تم ارادہ کرتے ہو کہ عثمان کی بیعت کرو اب بھی سنتا ہون اور
اوسکی اطاعت کرتا ہون اسلیے کہ عمر نے مجھی پانچ نفر دمین کیا ہے
مین چہٹا اونکا ہون میری فضیلت انپر کوئی جانتا نہین الخ اسکو
عقیلی نے مطولاً عامر بن واثلہ الکنانی ابی الطفیل سے اوسنے علی سے
روایت کیا ہی کہا اسمین دو راوی مجہول ہین اور کہا ابن جوزی
نے موضوع ہے اور کہا میزان مین یہ خبر منکر ہے صحیح نہین اور پناہ دے
اللہ تعالی امیر المؤمنین کو اس قول سی حدیث رب العالمین نے علی
بن ابی طالب کے ساتھہ عہد کیا ہے فرمایا ہے اللہ تعالی نے کہ یہ ہدایت
کا نیزہ ہی اور ایمان کا منارہ ہی میرے اولیاؤن کا پیشوا اور تمام میرے
دیکھنے والون کا نور ہے کل قیامت کے دن میرے حوض پر میرا امین اور
میرے جہنڈے کا صاحب اور میرے رب کے جنت کی خزانون کی کنجیون پر میرا
معتبر علی بن ابی طالب ہی اسکو ابو نعیم نے انس سے مرفوعاً روایت
کیا ہے کہا ابن عدی نے باطل ہی لاہز بن عبد اللہ جو اسناد مین
مذکور ہے ثقہ اور امین نہین ہے ثقون سے مناکیر روایت کرتا ہی
کہا میزان مین یہ ابرد موضوعات سے ہے حدیث
علی بن ابی طالب آیا

له ابو بكر حتى قعد بينه وبين النبي صلى الله
عليه وآله وسلم فسر النبي صلى الله عليه وآله وسلم
وقال يا ابا بكر انما يعرف الفضل لاهل الفضل
ذو الفضل رواه الخطيب عن انس مرفوعا ورواه
ايضا عن عائشة مرفوعا وفي اسنادهما محمد بن
زكريا العلائي وهو وضاع ورواه الديلمي من
حديث ابي سعيد بلفظ يا ابا بكر يعرف الفضل
لذوي الفضل اهل الفضل **حديث** كانت راية
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم احد
مع علي وراية المشركين مع طلحة وفيه انه
حمل راية المشركين سبعة فقتلهم علي فقال
جبريل يا محمد ما هذه المواساة فقال النبي
صلى الله عليه وآله وسلم انا منه وهو مني ثم
سمعنا صائحا في السماء يقول لا سيف الا ذو الفقار
ولا فتى الا علي رواه ابن عدي عن ابي رافع مرفوعا
وفي اسناده عيسى بن مهران وهو رافضي يحدث
بالموضوعات وقد ادخل هذا الحديث ابن الجوزي
في الموضوعات وتبع ابن حبان في ذلك قال ابن طاهر
في تذكرة الحفاظ هذه القصة في كتاب النسب
للزبير بن بكار **حديث** ان ابا بكر وعمر خطبا
فاطمة فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم هي
لك يا علي رواه العقيلي من حجر بن عيسى وكان ممن
يشهد الجمل وصفين مع علي مرفوعا وفي اسناده
موسى بن قيس الحضرمي وهو غال في الرفض
قال في اللآلي روى له ابو داود ووثقه ابن معين

اور ابو بکر اوسکے لیے پیچھے ہٹا تاکہ وہ درمیان اوسکے اور درمیان
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھ گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے
اور فرمایا ای ابا بکر بزرگون کی بزرگی بزرگ لوگ جانتے ہین
اسکو خطیب نے انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور بہی عائشہ سے
مرفوعًا اونسے روایت کی ہی اور ان دونوکی اسناد مین محمد بن زکریا
العلائی ہے اور وہ وضاع ہے اور دیلمی نے ابی سعید سے ان الفاظ
سے روایت کی ہی ای ابا بکر بزرگون کی بزرگی بزرگ لوگ سمجھتے ہین
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا احد کے دن
علی کے ساتھہ تہا۔ اور مشرکون کا جھنڈا طلحہ کے ساتھہ تہا اور
اور اسی حدیث مین ہے کہ مشرکون کا جھنڈا سات آدمیونے
اوٹھایا اونکو علی نے قتل کیا ہے۔ پھر جبرائیل نے کہا ای محمد
کیا ہوا مواسات ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین اس سے ہون اور
وہ مجھسے پھر ہمنے آسمان مین ایک صائح سے سنا کہ کہتا ہی نہین
تلوار مگر ذو الفقار اور نہین جوان مگر علی اسکو ابن عدی نے ابی
رافع سے مرفوعًا روایت کیا ہی۔ اور اسکی اسناد مین عیسیٰ
بن مہران ہی وہ رافضی ہی موضوع حدیثین روایت کرتا ہی
اور اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوعات مین داخل کیا ہی
اور ابن حبان کا اسمین وہ تابع ہوا ہے کہا ابن طاہر نے تذکرۃ
الحفاظ مین یہ قصہ کتاب النسب مین زبیر بن بکار کیواسطے ہے
حدیث ابو بکر اور عمر نے فاطمہ کا خطبہ کیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ تیرے واسطے ہی ای علی۔ اسکو عقیلی نے حجر بن عیسی سے
مرفوعًا روایت کیا ہی اور ان شخصون سے تہا جو علی کے ساتھہ جنگ
جمل اور صفین مین حاضر ہوئے ہیں۔ اسکی اسناد مین موسی
بن قیس الحضرمی ہے اور وہ رفض مین بڑا غلو کرتا ہی کہا لآلی مین
اس سے ابو داؤد نے روایت کی ہی اور ابن معین نے اسکی توثیق کی ہی

وقال ابو حاتم لا باس به والحدیث اخرجه البزار
من طریقه قال الهیثمی فی زوائده رجاله ثقات
الا ان حجر بن عیسی لم یسمع من النبی صلی
الله علیه وآله وسلم **حدیث** ان النبی صلی
الله علیه وآله وسلم رای علیا مقبلا فقال انا
وهذا حجة علی امتی یوم القیمة رواه الخطیب عن
انس مرفوعا وهو موضوع والمتهم به ابی مطر
بن ابی مطر قال فی المیزان هذا باطل **حدیث**
ان حافظی علی لیفتخران علی جمیع الحفظة انهما
لم یصعد الی السماء بشئ عنه بسخط الله رواه
الخطیب عن عمار مرفوعا وقال هذا طریق مظلم
ورواه من طریق اخر وقال فیها مجهولون
حدیث من مات وفی قلبه بغض لعلی بن ابی طالب
فلیمت یهودیا او نصرانیا رواه العقیلی عن
بهز بن حکیم عن ابیه عن جده مرفوعا وقال
فی اسناده علی بن قریش کان یضع الحدیث و
الجارود بن یزید وکان یضع ایضا وقد رواه
الدیلمی فی مسند الفردوس من غیر طریقهما
حدیث ان علیا رای النبی صلی الله تعالی
علیه وآله وسلم عند الصفا وهو مقبل علی شخص
فی صورة الفیل وهو یلعنه فقلت من هذا
الذی تلعنه یا رسول الله فقال هذا الشیطان
الرجیم فقلت والله یا عدو الامة لاقتلنک
ولاریحن الامة منک فقال ما هذا جزاء منک
قلت وما جزاؤک یا عدو الله قال والله ما

اور کہا ابو حاتم نے اسکا کچھ خوف نہیں اور اس حدیث کو اسی
طریق سے بزار نے نکالا ہے کہا ہیثمی نے زوائد مین راوی اسکے
ثقہ ہین مگر یہ بات کہ حجر بن عیسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
نہین ہے۔ **حدیث** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو آتے دیکھا
فرمایا مین اور یہ قیامت کے دن اپنی امت پر حجت ہین اسکو خطیب
نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے اور متہم ساتہ
اسکے ابی مطر بن ابی مطر ہے کہا میزان مین یہ باطل ہے **حدیث**
علی کے نگہبان (مراد اس سے وہ فرشتے ہین جو نامہ اعمال لکھتے ہین)
اور تمام نگہبانو نپر فخر کرتے ہین اسلیے کہ وہ دونو اس سے کوئی
ایسی شئے آسمان کیطرف نہین لے چڑہے جسمین اللہ تعالی کا غصہ
ہو اسکو خطیب نے عمار سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا یہ طریق مظلم ہے
اور دوسرے طریق سے بھی اوسنے روایت کیا ہے اور کہا اسمین کئی
مجہول ہین **حدیث** جو شخص مرا اور اوسکی دلمین علی بن ابیطالب
کا بغض ہو تو چاہیے کہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے اسکو عقیلی نے
بہز بن حکیم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے دادا سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور کہا اسکی اسناد مین علی بن قریش ہے وہ حدیثین گہڑتا
تہا اور الجارود بن یزید وہ بھی وضاع تہا اور دیلمی نے مسند فردوس
مین غیران دونو طریق سے روایت کیا ہے **حدیث** علی نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا کے پاس اس حالت مین دیکھا کہ وہ ایک
شخص پر جو ہاتھی کی صورت مین تہا متوجہ تھے اور اوسپر لعنت کرتے
تھے مینے کہا یا رسول اللہ یہ کون ہے جسپر آپ لعنت کرتے ہین تو فرمایا
یہ شیطان مردود ہے مینے کہا قسم اللہ کی اے امت کے دشمن مین
ضرور تجھے قتل کرونگا اور امت کو تیرے (وجود) سے خوش
کرونگا پہر کہا اوسنے یہ کیا میری جزا ہے تجھسے مینے کہا
اے اللہ کے دشمن اور تیری کیا جزا ہے کہا اوسنے قسم اللہ کی کسی نے

ابغضك احد قط الا شاركت اباه فی رحم امه
رواه ابن مردویة عن علی مرفوعا وفی اسناده
اسحق بن محمد النخعی وهو من الغلاة وكان یعتقد
فی علی الالهیة ورواه الخطیب ایضا بلفظ والله
ما ابغضك احد الا قد شاركت اباه فی امه +
حدیث ان الله منع القطر عن بنی اسرائیل
بسوء رایهم فی انبیاءهم وانه یمنع المطر عن هذه
الامة ببغضهم علی بن ابی طالب رواه ابن عدی
عن ابن عباس مرفوعا وقال وضعه الحسن بن
عثمان بن زیاد وقد رواه الدیلمی من غیر طریقه
حدیث من احب ان یتمسك بالقضیب
الرطب الذی غرسه الله بیده فلیتمسك بحب علی
ابن ابی طالب رواه الازدی عن البراء مرفوعا
وفی اسناده وضاع وقد رواه الدارقطنی عن زید
ابن ارقم مرفوعا وفی اسناده وضاع حدیث
قالوا یا رسول الله من یحمل رایتك یوم القیمة
قال الذی یحملها فی الدنیا علی بن ابی طالب
رواه ابن حبان عن جابر بن سمرة مرفوعا وفی
اسناده ناصح بن عبد الله وهو شیعی متروك
ورواه ابن ناصح عن ابی ذر مرفوعا ترد علی
الحوض رایة امیر المؤمنین وامام الغر المحجلین
فاقوم فاخذ بیده فیبیض وجهه ووجوه اصحابه
فاقول ما خلفتمونی فی الثقلین بعدی فیقولون
تبعنا الاكبر وصدقناه ووزرنا الاصغر و
نصرناه وقاتلنا معه فاقول ردوا رواء

تیرے ساتھہ بغض نہین کہا مگر مین اسکے باپ کی ساتھہ اسکی
ماں کے رحم مین شریک ہوا ہون اسکو ابن مردویہ نے علی سے
مرفوعًا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین اسحق بن محمد النخعی
ہے اور وہ غالیون سے ہے اور علی کے حق الوہیت کا اعتقاد
رکہتا تہا اور بہی خطیب نے ان الفاظ سے روایت کی ہی قسم اللہ کی
جس کسی نے تجہ سے بغض رکہا مین اوسکے باپ کے ساتھہ اوسکی ماں مین
شریک ہوا ہون حدیث اللہ تعالی نے بارش بنی اسرائیل سے بسبب انکے
بری فکر کے اپنی نبیون کے حق مین روک دی اور اللہ تعالی اس امت سے انکے بغض
علی بن ابی طالب کے روک دیگا اسکو ابن عدی نے ابن عباس سے مرفوعًا
روایت کیا ہی۔ اور کہا اسکو حسن بن عثمان بن زیاد نے بنایا ہی اور دیلمی نے اسکو غیر
اس طریق سے روایت کیا ہی حدیث جو شخص دوست رکہی کہ
شاخ تر کے ساتھہ جو اللہ تعالے نے اپنی ہاتھہ سے گاڑہی ہے
تمسک کری تو چاہیئے علی بن ابی طالب کی محبت سے تمسک کری
اسکو ازدی نے براء سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین وضاع ہے
اور دارقطنی نے اسکو زید بن ارقم سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور
اسکی اسناد مین وضاع ہے حدیث کہا لوگون نے ای رسول اللہ کون
شخص آپ کا جہنڈا قیامت کی دن اٹہائیگا فرمایا وہ شخص جو دنیا
مین اُٹہاتا ہے وہ علی بن ابی طالب ہے اسکو ابن حبان نے جابر بن
سمرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین ناصح بن عبد اللہ ہے
اور وہ شیعہ متروک ہی اور ابن ناصح نے ابی ذر سے مرفوعًا روایت کیا ہے حوض
پر امیر المومنین اور پانچ کلیان نورانی کے امام کا جہنڈا آئیگا مین اسکو
ہاتہہ سے پکڑون گا اوسکا چہرہ اور اوسکے اصحابون کا چہرہ سفید
ہو جائیگا مین کہونگا میرے بعد ثقلین مین تمنے کسکو خلیفہ بنایا
تہا لوگ کہین گے ہم بڑہی کے تابع ہوئے اور اوسکی تصدیق کی اور چہوٹے کو وزیر
بنایا اور اُسکی مددکی اور اُسکے ساتھہ ملکر جنگ کیا پہر مین کہونگا پیاسو کہیں پیاسے ہر کر دو

مرویین فیشربون شربة لا یظماؤن بعدها
ابدا اسناده مظلم فیه مجاهیل قاله ابن الجوزی
وذکره فی الموضوعات **حدیث** انه قتل
علی عمرو بن ود ودخل النبی صلی الله علیه وآله
وسلم فلما راٰه کبر وکبر المسلمون فقال اللهم اعط
علیا وصلة لم تعطها احدا قبله ولا تعطها
احدا بعده فهبط جبریل ومعه اترجة من الجنة
فقال ان الله یقول خیر هذه الامة علی بن
ابی طالب فدفعها الیه فانفلقت فی یده
فلقتین فاذا فیها جریدة بیضاء مکتوب فیها
سطرین تحفة من الطالب الغالب الی علی بن
ابی طالب رواه الزراع وهو من وضعه **حدیث**
انها نزلت فی علی ثلثمائة آیة رواه الخطیب عن
ابن عباس من قوله وفی اسناده سلام بن سلیم
الثقفی وجویبر وهما متروکان والضحاک
هو ضعیف وقال ابن الجوزی موضوع قال فی
اللآلی سلام روی له ابن ماجة **حدیث**
انه مرض الحسن والحسین فقال علی ان عافی
الله ولدی صمت لله ثلثة ایام شکرا وقالت
فاطمة مثل ذلک وقالت جاریتهم مثل ذلک
فاصبحوا وقد مسح الله تعالی ما بالغلامین فهم
صیام ولیس عندهم قلیل ولا کثیر فانطلق علی
الی رجل من الیهود فقال له اسلفنی ثلاثة
اصع من شعیر واعطی جزة صوف تغزلها لک
بنت محمد فاعطاه فاحتمله علی تحت ثوبه

پس بانی پیئین گے اوسکے بعد ہمیشہ پیاسے نہونگے۔ کہا ابن
جوزی نے اسناد اسکی مظلم ہے اسمین مجہول ہین اور اوسنے اسکو
موضوعات مین ذکر کیا ہے **حدیث** علی نے عمرو بن ود کو قتل کیا
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے جب آنحضرت نے اسکو دیکھا
تکبیر کہی اور فرمایا اے اللہ علی کو اسقدر دے اور رحمت بھیج مجھے
تو نے اس سے آگے کسی کو نہین دیا اور نہ بعد اسکے کسی کو دیگا اتنے
جبرائیل اترا اور اوسکے ساتھ جنت سے ایک ترنج تھا اور کہا اللہ تعالی
فرماتا ہے بہتر اس امت سے علی بن ابی طالب ہے اوہ اسی کو اوسنے
دیدیا پھر وہ اوسکے ہاتھ مین دو ٹکڑے ہو گیا تو اوسمین ایک شاخ
سفید تھی اوسپر دو سطرین لکھی ہوئین تھین یہ تحفہ ہے طالب غالب سے
طرف علی بن ابی طالب کی اسکو ذراع نے روایت کیا ہے
اور اوسی نے اسکو بنایا ہے **حدیث** علی کے حقمین تین
سو آیت نازل ہوئی ہے اسکو خطیب نے ابن عباس سے اسکا قول
نقل کیا ہے اور اسکی اسناد مین سلام بن سلیم الثقفی اور جویبر
وہ دونو متروک ہین اور ضحاک وہ ضعیف ہے اور کہا ابن جوزی
نے موضوع ہے کہا لآلی مین سلام سے ابن ماجہ نے روایت
کیا ہے **حدیث** ایک دفعہ حسن اور حسین بیمار ہوئے کہا
علی نے اگر اللہ تعالی میرے لڑکون کو شفا دے تو مین تین روزے
شکر کے رکھونگا اور فاطمہ نے بھی اسی طرح کہا صبح ہوتے
ہی اللہ تعالی نے لڑکون کو شفا دی۔ انہون نے روزون
کا قصد کیا۔ اور اون کے پاس کچھہ تھوڑا بہت مال نہ تھا
پھر علی ایک مرد یہود کی طرف گئے۔ اوس کو کہا مجھہ کو
تین صاع جو کے قرض دو اور کچھہ صوف کہ بیٹی
محمد کی تجھے کات دے اوس نے دیدیا حضرت
علی نے اوس کو کپڑون کے نیچے رکھہ کر اوٹھا لیا

ودخل على فاطمة وقال دونك فاغزلي هذا
وقامت الجارية الى صاع من الشعير فطحنته
وعجنته فخبزت منه خمسة اقراص وصلى على
المغرب مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم ورجع فوضع
الطعام بين يديه وقعد ليفطر واذا مسكين
بالباب يقول يا اهل بيت محمد مسكين من
مساكين المسلمين على بابكم اطعموني مما تاكلون
اطعمكم الله على موائد الجنة فرفع على يده و
قال شعرا يخاطب فاطمة فدفعوا الطعام الى
المسكين وهو حديث طويل وكذلك في اليوم
الثاني والثالث فلما علم بذلك النبي صلى الله عليه
وآله وسلم قال اللهم انزل على آل محمد كما انزلت
على مريم ثم قال ادخلي محمد على قد دخلت فاذا
جفنة تفور مملوة ثريدا رواه ابن ناصر عن الاصبغ بن
نباتة قال هو من الحسن فذكره وهو لا يساوي
شيئا وفي اسناده ضعيفان وذكره ابن الجوزي في
الموضوعات قال في اللآلي قال الحكيم الترمذي
في نوادر الاصول من الحديث الذي تنكره القلوب
حديث رواه الليث عن مجاهد عن ابن عباس في
قوله تعالى يوفون بالنذر ويخافون يوما كان
شره مستطيرا ويطعمون الطعام على حبه
مسكينا ويتيما واسيرا وذكر نحو ما تقدم
حديث عائشة لما حضر رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم الموت قال ادعوا لي حبيبي
فدعوت له ابابكر فنظر اليه ثم وضع راسه

اور فاطمہ پر داخل ہوئے اور کہا قریب ہو اسکو کات اور
لونڈی نے ایک صاع جو کا لیکر اوسکو پیسا اور گوندہا اور
پانچ روٹیاں اوس سے پکائیں اور جب علی نے نماز مغرب کی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ لی اور لوٹے اور طعام آگا اپنے
رکھا اور افطار کرنے کیلیے بیٹھے تو ناگاہ ایک مسکین دروازے پر
آکھڑا ہوا اور کہنے لگا ای اہل بیت محمد کے ایک مسکین مسلمانوں
کے مسکینوں سے تمہارے دروازے پر کھڑا ہوا ہے کچھ مجھے طعام دو جسے
تم کھاتے ہو تمکو اللہ تعالے جنت کے دسترخوان سے طعام دیگا پس علی
نے اپنا ہاتھ اوٹھایا اور ایک شعر فاطمہ کو مخاطب کرکے پڑھا پہر انہوں
نے طعام مسکین کو دیدیا اور یہ حدیث لمبی ہے اور اسی طرح دوسرے
دن اور تیسرے دن قصہ ہوا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حال
معلوم کیا کہا ای اللہ نازل کر آل محمد پر جیسا تو نے مریم پر نازل
کیا پہر فاطمہ کو فرمایا اپنے پردہ میں داخل ہو جا پس وہ داخل
ہو گئے تو دیکھا ایک ہانڈی ثرید سے جوش مار رہی ہے اسکو ابن
ناصر نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کیا ہو کہا اوسنے حسن ہمارے
ہوا الخ اور یہ کسی شی کے مساوی نہیں اور اسکی اسناد میں دو ضعیف
ہیں اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات میں ذکر کیا ہے کہا لآلی میں
کہا حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور جس حدیث سے دل انکار
کرتے ہیں یہ ہے جسکو لیث نے مجاہد سے اونے ابن عباس سے اس
آیت کی تفسیر میں روایت کیا ہے (نذریں پوری کرتے ہیں اور اس
دن سے خوف کرتے ہیں جسکی شر بڑی لمبی ہے اور طعام دیتے ہیں اسکی
محبت پر مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو) اور جیسا پیچھے گذر
چکا ہے اسکی مثل اوسنے بیان کیا حدیث عائشہ کی جب رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو موت حاضر ہوئی فرمایا میرے حبیب کو میرے واسطے
بلاؤ میں نے ابابکر کو بلایا پس آنحضرت نے اوسکی طرف دیکھا پہر اپنا سر رکھ دیا

فقال ادعوا الی حبیبی فدعوا عمر فنظر الیه ثم
وضع راسه فقال ادعوا الی حبیبی فقلت ویلکم
ادعوا له علی بن ابی طالب فوالله ما یرید غیره
فلما راه ادخله فی الثوب الذی کان علیه فلم
یزل محتضنه حتی قبض و یده علیه رواه الدارقطنی
عن عائشة مرفوعا قال ابن الجوزی موضوع
وقال الدارقطنی غریب تفرد به مسلم بن
کیسان الاعور و تفرد به اسمعیل بن ابان
الوراق قال فی اللآلی ومسلم روی له الترمذی
وابن ماجة وهو متروک واسمعیل من
شیوخ البخاری و قد رواه ابن عدی من طریق اخر
عن عبد الله بن عمر مرفوعا و زاد فقیل لعلی
ما قال قال علمنی الف باب یفتح کل باب الف
باب **حدیث** لا یحل لمسلم ان یری مجردی
او عورتی الا علی فی اسناده وضاع **حدیث**
ان خلیلی حدثنی انی اضرب لتسع عشرة من
رمضان وهی اللیلة التی مات فیها موسی بن
عمران واموت لاثنین و عشرین تمضی من رمضان
وهی التی رفع فیها عیسی رواه العقیلی عن الاصبغ
بن نباتة عن علی وهو کذاب و فی اسناده ایضا
سعد الاسکاف وهو ایضا کذاب **حدیث**
ما فی القیمة راکب غیرنا نحن اربعة فقام
الیه عمه العباس فقال و من هم یا رسول الله
فقال اما انا فعلی البراق الی ان قال و عمی حمزة
اسد الله واسد رسوله سید الشهداء علی

پہر فرمایا میرے حبیب کو میرے پاس بلاؤ لوگون نے عمر کو بلایا اوسکی
طرف دیکہا پہر اپنا سر مبارک نیچے رکہا پہر فرمایا میرے پاس میرے حبیب
کو بلاؤ مینے کہا ہلاکت ہو تمکو اوسکے پاس علی بن ابی طالب
کو بلاؤ قسم اللہ کی اوسکے سوا آپکا اور کوئی ارادہ نہین جب
آنحضرت نے اوسکو دیکہا اوسکو اپنے کپڑے مین جو اونکے اوپر
تہا داخل کر لیا پس بغل مین ہی تہے کہ روح آپکا قبض ہو گیا
اور ہاتہہ اوس پر تہا۔ اسکو دارقطنی نے عائشہ سے مرفوعا روایت
کیا ہے کہا ابن جوزی نے موضوع ہے اور کہا دارقطنی نے غریب ہے متفرد
ہوا ہے ساتہہ اسکے مسلم بن کیسان الاعور اور متفرد ہوا ہے ساتہہ اسکے
اسمعیل بن ابان الوراق کہا لآلی مین اور مسلم سے ترمذی اور ابن ماجہ نے
روایت کی ہے اور وہ متروک ہے اور اسمعیل بخاری کا شیخ ہے اور اسکو
ابن عدی نے دوسرے طریق سے عبد اللہ بن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور
یہ زیادہ کیا علی سے پوچہا گیا آنحضرت نے کیا کہا ہے کہا اونہے مجہے
آپنے ہزار باب سکہلایا ہے ہر باب ہزار باب کہولتا ہے **حدیث**
کسی مسلمان کو میرا مجرد اور شرمگاہ دیکہنا حلال نہین مگر علی کو اسکی
اسناد مین وضاع ہے **حدیث** میرے دوست نے مجہے حدیث بیان کی
کہ مین انیسوین رمضان سے بیمار ہونگا اور یہ وہ رات ہے جسمین موسے بن
عمران فوت ہوا ہے اور بائیسوین کو مین فوت ہو جاؤنگا اور یہ وہی
رات ہے جسمین عیسے علیہ السلام (آسمان کیطرف) بلند کیے گئے اسکو
عقیلی نے اصبغ بن نباتہ سے اوسنے علی سے روایت کیا ہے اور وہ
کذاب ہے اور اسکی اسناد مین بہی سعد الاسکاف ہے وہ بہی کذاب ہے
حدیث ہمارے سوا اور کوئی شخص قیامت کے دن سوار نہ ہوگا
ہم چار آدمی ہین آنحضرت کے چچا عباس کہڑے ہوے اور کہا وہ کون
ہین یا رسول اللہ فرمایا لیکن مین براق پہ ہونگا۔ تا کہ فرمایا
میرا چچا حمزہ اللہ تعالی کا شیر اور اوسکے رسول کا شیر سردار شہیدونکا